بفیضانِ نظر سراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخم حضرت سیِّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

شَعْبانُ الْمُعَظّم ۱۴۳۹ھ
اپریل/مئی 2018ء

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:
مُصیبت پر صبر کرنا چاہئے، بعض اوقات مصیبت درجات کی بُلندی کا باعث ہوتی ہے تو کبھی گناہ کی سزا کے طور پر مصیبت میں مبتَلا کیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

خُدارا! ہوش کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

14مارچ2018ء کو کراچی میں محمد علی جناح روڈ پر اسپتال کے قریب سے نَوزائیدہ بچوں (New Born Babies) کی 3 لاشیں ملیں۔ پولیس واقعے میں مُلَوَّث کسی شخص یا اِدارے کا تعیُّن نہ کرسکی۔ ریسکیو اِداروں کے اَعداد و شمار کے مطابق2017ء میں ملک بھر سے 755 نوزائیدہ بچوں کی لاشیں ملیں 310 کراچی کی کچرا کونڈیوں اور گٹروں سے بَرآمد ہوئیں۔ رَواں سال جنوری 2018 میں 15، فَروری میں 22 اور مارچ کے 14 دِنوں میں 12 نوزائیدہ بچے بے رَحمی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ (دنیانیوز آن لائن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس طرح کی خبریں نئی نہیں ہیں، ماضی میں بھی ایسی خبروں کا سلسلہ رہا ہے، لہٰذا ایسی خبروں کے بنیادی اَسباب (Basic Reasons) پر غور کرنے کی سخت حاجت ہے۔ ان کے بنیادی اَسباب میں سے ایک سبب بے شرمی اور بے حیائی کا فروغ پانا ہے جس میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ مغرِبی دُنیا کے ساتھ ساتھ وہ مَمالِک جہاں مسلمانوں کی اَکثریت ہے بلکہ وہ ملک جو اِسلام کے نام پر آزاد ہوا اگر وہاں بھی کنواری لڑکیوں کے ماں بننے کی تعداد میں اِضافہ ہوتا رہے، نوزائیدہ بچے اسپتالوں میں چھوڑ دیئے جائیں اور ویلفیئر فاؤنڈیشن والے اپنے اِداروں کے باہر جُھولے لگائیں کہ بچوں کو مارنے کے بجائے ان جھولوں میں ڈال دیں، تو اب باقی رہ کیا گیا ہے! **یادرکھئے!** اس بُرائی کی روک تھام کے لئے وقتی طور پر گفتگو کرلینا کافی نہیں بلکہ قراٰنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارَکہ کے اِرشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنا ہوگا۔ قراٰنِ پاک میں بدکاری سے روکا گیا ہے اور اسے بے حیائی اور بہت بری راہ قرار دیا گیا ہے۔

دَرسِ قُرآن گر ہم نے نہ بھلایا ہوتا　　　یہ زمانہ نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا

بدکاری سے بچنے کے لئے ایسے مَضامین، مَناظر اور تصاویر جن سے بدکاری کی خواہش کو تحریک ملتی ہو سے بچنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص اَجنبی عورَتوں کے ساتھ تنہائی اِختیار کرنے سے بچنا بھی ضَروری ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **خبردار! کوئی شخص جب کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔** (ترمذی، 4/67، حدیث: 2172) مِراٰۃُ المناجیح میں ہے: جب کوئی شخص اَجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مَقْصَد کے لئے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو برائی پر ضَرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دِلوں میں ضَرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زِنا (بدکاری) واقع کرادے! اس لئے ایسی خَلْوَت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بہُت ہی اِحتیاط چاہئے، گناہ کے اَسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام (کو) روکو۔" (مراٰۃ المناجیح، 5/21) **بدکاری** سے بچنے کے لئے اس کے ہولناک عذاب کا علم ہونا بھی ضَروری ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **تم ضرور اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کروگے اور اپنے چہرے سیدھے رکھو گے یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔** (معجم کبیر، 8/208، حدیث: 7840) منقول ہے کہ جہنّم میں آگ کے تابوت میں کچھ لوگ قید ہوں گے کہ جب وہ راحت مانگیں گے تو ان کے لئے تابوت کھول دیئے جائیں گے اور جب انکے شعلے جہنمیوں تک پہنچیں گے تو وہ بیک زبان فریاد کرتے ہوئے کہیں گے: یااللہ! ان تابوت والوں پر لعنت فرما۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی شرمگاہوں پر حَرام طریقے سے قبضہ کرتے تھے۔ (بحر الدموع، ص:167)

میری تمام ماں باپ سے یہ **فریاد** ہے کہ وہ اپنے شادی بیاہ، خوشی غمی، تعلیمی اِداروں اور اپنے گھر بار کے معاملات پر غور کریں اور اِسلام کے وہ بنیادی اُصول اور قوانین جن کا تعلق چادر اور چار دِیواری، پَردے، شرم و حیا اور نگاہیں نیچی رکھنے سے ہے ان پر عمل کو یقینی بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس برائی میں نمایاں کمی آئے گی۔ اس حوالے سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" پڑھنا بے حد مفید ہے۔

شَعْبانُ المُعظّم ۱۴۳۹ھ جلد: 2
اپریل/مئی 2018ء شمارہ: 5

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 35 رنگین: 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 421 رنگین: 720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 425
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اس شمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے حافظ حسان رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی اور حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی نے فرمائی ہے۔

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حمد / مناجات

اللہ کوئی حج کا سَبَب اب تو بنادے

اللہ کوئی حج کا سَبَب اب تو بنادے
جلوہ مجھے پھر گنبدِ خَضْرا کا دکھادے

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دَم
دیوانہ شَہنشاہِ مدینہ کا بنادے

جب نعت سُنوں جھوم اٹھوں عشقِ نبی میں
ایسا مجھے مستانہ محمد کا بنادے

اُف حَشْر کی گرمی بھی ہے اور پیاس بلا کی
اے ساقیِ کوثر مجھے اِک جام پلادے

اللہ! مجھے سوز و گداز ایسا عطا کر
تڑپا دے بیاں نعتِ نبی مجھ کو رُلادے

عطّار ہوں میں ان کا گدا اب تو توجّہ
بس جانبِ شاہانِ جہاں میری بلا دے

وسائلِ بخشش مرمم، ص120
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

سَرْوَر کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے

صُبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دُوں شَرَف
بیکس نواز گیسووں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ مُنوّر کی تابِشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے

مُجرم ہوں اپنے عفْو کا ساماں کروں شَہا
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخَن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خَلْق کا آقا کہوں تجھے

حدائقِ بخشش، ص174
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

منقبت

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امامِ اعظم ابو حنیفہ

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امامِ اعظم ابو حنیفہ
ہمارے مَلجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابو حنیفہ

زمانے بھر نے زمانہ بھر میں بہت تجسّس کیا و لیکن
مِلا نہ کوئی امام تم سا امامِ اعظم ابو حنیفہ

تمہارے آگے تمام عالَم نہ کیوں کرے زانوئے ادب خَم
کہ پیشوایانِ دِیں نے مانا امامِ اعظم ابو حنیفہ

نہ کیوں کریں ناز اہلِ سنّت کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمّت
سراجِ اُمّت ملا جو تم سا امامِ اعظم ابو حنیفہ

سراج تُو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امامِ اعظم ابو حنیفہ

خبر لے اے دستگیرِ امت ہے سالکؔ بے خبر پہ شدت
وہ تیرا ہو کر پھرے بھٹکتا امامِ اعظم ابو حنیفہ

دیوانِ سالک، ص35
از حکیم الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

تکلیف نہ دیں

﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠(۵۸)﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اُٹھالیا ہے۔ (پ22، الاحزاب:58)

شانِ نزول: یہ آیت اُن منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی، جو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کو ایذا دیتے اور اُن کی بے ادبی کرتے تھے۔ جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے تُہمت لگا کر حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْھا کو تکلیف پہنچائی۔ لیکن یہاں تفسیر کا ایک اصول یاد رکھیں کہ آیات کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہو لیکن اس کا حکم عام ہوتا ہے۔ اس اصول سے آیت کا عام معنیٰ یہ ہوا کہ جو لوگ کسی مسلمان کو بلا وجہِ شرعی تکلیف پہنچاتے ہیں، وہ بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے اور اس کی سزا کے حق دار بنتے ہیں۔

حقیقی اسلامی معاشرہ وہی ہے، جس میں لوگ ایک دوسرے کی راحت و آرام کا خیال رکھیں، مشکل وقت میں دوسروں کے کام آئیں، کسی کو تکلیف نہ دیں اور اپنے باہمی تعلّقات ملنساری، حُسنِ اَخلاق اور خیر خواہی پر اُستوار کریں۔ اسلام اِنہی چیزوں کا درس دیتا ہے اور مُعاشرے میں نرمی، مَحبّت، شفقت اور ہمدردی کے جذبات پروان چڑھاتا اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والے اُمور مثلاً بے جا شدّت اور ایذا رسانی سے منع کرتا ہے۔

آپس میں اچّھے تعلّقات اور صُلْح صفائی سے زندگی گزارنا اِسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ جبکہ یہ بات واضح ہے کہ لوگوں کے حُقوق ضائع کرکے اور انہیں تکلیف پہنچا کر کبھی اچھے تعلقات قائم نہیں کئے جاسکتے۔ آیت میں اِسی حوالے سے ایک اَہم اُصول دیا گیا ہے اور یہی اِسلامی تعلیمات کا لُبِّ لُباب ہے کہ دوسروں کو بلاوجہ تکلیف نہ دو۔

حدیثِ مبارک میں ارشاد فرمایا: ”تم لوگوں کو (اپنے) شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کروگے۔ (بخاری، 2/150، حدیث:2518) ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے سوال کیا: کیا تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالٰی اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔“ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ مومن کون ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے عرض کی: اللہ تعالٰی اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”مومن وہ ہے جس سے ایمان والے اپنی جانیں اور اموال محفوظ سمجھیں۔“ (مسند احمد، 2/654، حدیث:6942)

اوپر بیان کردہ احادیث کی مزید تفصیل نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے ایک اور فرمان میں موجود ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، گاہک کو دھوکا دینے اور قیمت بڑھانے کیلئے دکان دار کے ساتھ مل کر جھوٹی بولی نہ لگاؤ،

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، کسی کے سودے پر سودا نہ کرو، اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرے، نہ اُسے ذلیل ورُسوا کرے اور نہ ہی حقیر جانے۔ (پھر) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے تین بار فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، اور (مزید یہ کہ) کسی شخص کے بُرا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو بُرا جانے۔ ایک مسلمان، دوسرے مسلمان پر پورا پورا حرام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت۔ (مسلم، ص1064، حدیث:6541)

دوسروں کو تکلیف دینا، ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مشہور تابعی مُفَسِّر حضرت مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جہنّمیوں پر خارش مُسلّط کردی جائے گی۔ تو وہ اپنے جسم کو کھجلائیں گے حتّٰی کہ ان میں سے ایک کی (کھال اور گوشت اُترنے سے) ہڈی ظاہر ہوجائے گی۔ اُسے پکار کر کہا جائے گا: اے فُلاں! کیا تمہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پکارنے والا کہے گا: تُو مسلمانوں کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا یہ اس کی سزا ہے۔ (احیاء العلوم، 2/242)

ع یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

آیت و احادیث کی روشنی میں یہ حکم روزِ روشن کی طرح واضح طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ دوسروں کو تکلیف دینا، قبیح جرم اور کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اِسلام کا یہ خوب صورت حکم جس طرح پسِ پُشت ڈالا گیا ہے وہ شرمناک حد تک قابلِ افسوس ہے، مثلاً: شادی بیاہ کی تقریبات میں ساری رات شور شرابا اور غُل غپاڑا کیا جاتا ہے۔ اونچی آواز میں میوزک بجاکر اور آتش بازی کرکے اہلِ مَحلّہ بیماروں، بوڑھوں، بچوں اور صبح جلد کام پر جانے والوں کو رات بھر سخت تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔ عید، یومِ آزادی اور سال کی پہلی رات سائلنسر نکال کر موٹر سائیکلوں کے شور سے لوگوں کو پریشان کیا جاتا ہے۔ گلی محلوں میں اور سڑکوں پر کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیلنا اور خاص طور پر رمضان کی راتوں میں شب بھر ایسا کرنا اور اِس دوران شور مچاکر تکلیف میں ڈالنا عام ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں غلط جگہ پارکنگ، گلیوں میں ملبا، کچرا اور غِلاظت ڈال کر دوسروں کو اذیت دینا معمول ہے۔ مختلف مذہبی و غیر مذہبی تقریبات کیلئے نہایت مصروف گلیاں بند کرکے گزرنے والوں کو پریشان کرنا بھی زندگی کا ایک لازِمی حصہ ہے۔

خصوصاً پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانا تو شاید برائی ہی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ بعض پڑوسی تو اِس بات پر ناراض ہوتے ہیں کہ آپ نے ہمیں کیوں کہا کہ ہم آپ کو تکلیف نہ دیں، اللہ اکبر! اچھے خاصے دین دار لوگ، پڑوسیوں کے حقوق کے حوالے سے بے پرواہ ہیں، اور دین سے دُور لوگوں کا تو پوچھنا ہی کیا! گھروں میں اونچی آواز سے بولنا، بلند آواز سے ٹی وی چلانا، آدھی رات کو کسی کے گھر کے سامنے جمع ہو کر شور کرنا، رات گئے گھر کا سامان گھسیٹنا، شور پیدا کرنے والے آلات مثلاً ڈرِل مشین وغیرہ استعمال کرنا، آدھی رات کو مسالا پیسنے کے شور سے دوسروں کی نیند خراب کرنا، عام سی باتیں ہیں۔ یونہی رات کو پڑوسی صاحب اپنے گھر آئیں تو شور مچاتے، پاؤں گھسیٹتے یا زور زور سے زمین پر مارتے، بلند آواز سے فون پر باتیں کرتے ہوئے آئیں گے، اور گھر کا دروازہ زور زور سے بجائیں گے۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوئی حد نہیں۔ حالانکہ پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی اِس قدر اہم ہے کہ ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! وہ شخص مومن نہیں، خدا کی قسم! وہ شخص مومن نہیں، خدا کی قسم! وہ شخص مومن نہیں۔ صحابۂ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! کون؟ فرمایا: جس کی آفتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (یعنی جو شخص اپنے پڑوسیوں کو تکلیفیں دیتا ہو) (بخاری، 4/104، حدیث:6016)

کیا ہم مومن ہیں؟* غور کرلیں۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں رحم ڈال کہ ہم دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

---

* یعنی کامل مومن

حدیث شریف اور اس کی شرح

رِزْق ہمیں تلاش کرتا ہے

ابوحذیفہ حافظ محمد شفیق عطاری مدنی*

اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ، ترجمہ: بندے کو رِزْق ایسے تلاش کرتا ہے جیسے بندے کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔ (مسند البزار، 10/37، حدیث:4099)

رزق اور موت کی تلاش میں فرق: حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: رزق کی تلاش موت کی تلاش سے زیادہ قَوی (یعنی مضبوط) ہے کیونکہ موت پوری روزی کھالینے کے بعد آتی ہے مگر رزق ہر وقت آتا رہتا ہے، ربِّ کریم فرماتا ہے: اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں روزی دی، پھر تمہیں مارے گا، پھر تمہیں جِلائے (یعنی زندہ فرمائے) گا۔ (ایک اور روایت میں ہے) انسان اگر موت کی طرح رزق سے بھی بھاگے، جب بھی رزق اُسے ضرور مل کر ہی رہے گا، جیسا کہ موت یقینی طور پر آکر ہی رہتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 9/173، تحت الحدیث:5312 ملتقطاً)

میانہ روی اختیار کیجئے: علّامہ عبد الرءوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اَلتَّیْسِیر شَرح جَامِع صَغِیر میں فرماتے ہیں: رزق کے لئے (ہر وقت) اِہتمام میں لگے رہنے اور اس کی زیادتی کی جستجو میں لگے رہنے کا نتیجہ صرف و صرف دلوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب سے غافل ہونا ہی ہے۔ لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور رزق کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1/285)

موت کی تلاش منع ہے: حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ موت کو تم تلاش کرو یا نہ کرو بہر حال تمہیں پہنچے گی، یوں ہی تم رزق تلاش کرو یا نہ کرو ضرور پہنچے گا، ہاں رزق کی تلاش سنّت ہے موت کی تلاش ممنوع، مگر ہیں دونوں یقینی۔ برادرانِ یوسف علیہ السّلام رزق کی تلاش میں مصر گئے، گُمے ہوئے یوسف (علیہ السّلام) کو پالیا۔ (مراۃ المناجیح، 7/126)

رزق کی کمی اور معاشی بدحالی کی ایک وجہ: عمومی طور پر انسان رزق کی تلاش میں ایسا مگن رہتا ہے کہ موت اور آخرت کی فکر سے یکسر غافل ہوجاتا ہے۔ مال کمانے کی دُھن بھی ایسی سوار ہوتی ہے کہ حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر بس مال جمع کرنے میں مشغول رہتا ہے اور اپنے خالق و مالک اور رازِق (یعنی رزق دینے والے) کو گویا بھول ہی جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اتنی محنت و کوشش کے باوجود مَعاشی بدحالی سب کے سامنے ہے کہ آج تقریباً ہر کوئی رزق کی کمی، مہنگائی، بیماری اور "پوری نہیں پڑتی" کا رونا رو رہا ہے۔ اے کاش! مسلمان رِزْق حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ احکامِ الٰہی کا بھی خیال رکھتے تو آج ان کا حال اس سے بہت مختلف ہوتا۔ عبرت کی نگاہ سے اس حدیث کو پڑھئے:

دنیا کی فکر محتاجی لاتی ہے: تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے آخرت کی فکر ہو اللہ تعالٰی اس کا دل غنی کر دیتا ہے، اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالٰی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے، اس کے جمع شدہ کاموں کو مُنْتَشَر کر دیتا ہے حالانکہ دنیا سے (مال) بھی اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کیلئے مقدر ہے۔ (ترمذی، 4/211، حدیث:2473)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے "جو ہمارے نصیب میں ہے وہ چل کر آئے گا اور جو نصیب میں نہیں وہ آکر بھی چلا جائے گا۔"

* دار الافتاء اہلِ سنّت، اقصیٰ مسجد، بابُ المدینہ کراچی

رُوحیں اور ان کے مقامات

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

رُوح کیا چیز ہے؟ اللہ پاک کا قراٰنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا(۸۵)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔(پ15، بنی اسرآءیل:85) **حضور جانتے ہیں** علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رُوح کے بارے میں علم نہ ہو حالانکہ اللہ پاک نے یہ ارشاد فرما کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر احسان فرمایا ہے: ﴿وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ-وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا(۱۱۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔(پ5، النسآء:113)(عمدۃ القاری، 2/284، تحت الحدیث: 125) حضرتِ علامہ ابراہیم باجوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پردہ فرمانے سے پہلے اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رُوح اور اس کے علاوہ ہر مُبْہَم چیز کا علم عطا فرما دیا تھا۔ (تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص391) **روح کو فنا نہیں** یاد رہے! موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مَر جاتی ہے، جو روح کو فنا مانے، بدمذہب ہے۔(بہارِ شریعت، 1/104) موت کے بعد روح کی جاننے، سننے اور دیکھنے کی صلاحیت نہ صرف باقی رہتی ہے بلکہ پہلے سے بڑھ جاتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/658 مفہوماً) **روح کا جسم سے تعلق** مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جُدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزرے گی رُوح ضرور اُس سے آگاہ و متأثر ہو گی جس طرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔ (بہارِ شریعت، 1/100) **روحوں کے بارے میں عمومی خیالات** عام طور پر اس طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں مکان میں رُوح کا ڈیرا ہے، وہ مار دیتی ہے، فلاں جگہ ایک آدمی قتل ہوا تھا وہاں اس کی روح بھٹک رہی ہے، قتل ہونے والوں کی روحیں دنیا میں بھٹکتی رہتی ہیں، اس حویلی میں کافر روحوں کا بسیرا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب بے سروپا تَوَہُّمات ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلّق نہیں، شرح الصدور میں ہے: وفات کے بعد مؤمنین کی روحیں "رِمیائیل" نامی فرشتے کے حوالے کی جاتی ہیں، وہ مؤمنین کی روحوں کے خازِن ہیں۔ جبکہ کفّار کی روحوں پر مقرر فرشتے کا نام "دُومہ" ہے۔ (شرح الصدور، ص237) **روحوں کے مقامات** کافروں کی روحیں مخصوص جگہوں پر قید ہوتی ہیں جبکہ مسلمانوں کی روحوں کے مختلف مقامات بھی مُقَرّر ہیں اور انہیں اور مقامات پر جانے کی اجازت بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالق فرماتے ہیں: مؤمنوں کی اَرواح آزاد ہوتی ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔(الاستذکار، 2/617، تحت الحدیث:292) نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مؤمنین کی اَرواح سبز پرندوں میں ہوتی ہیں، جنّت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی: اور کافروں کی روحیں؟ ارشاد فرمایا: سِجِّین[1] میں قید ہوتی ہیں۔(اھوال القبور لابن رجب، ص182) بہارِ شریعت میں ہے: مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے ▶ بعض کی قبر پر ▶ بعض کی چاہِ زمزم شریف (یعنی زم زم شریف کے کنویں) میں ▶ بعض کی آسمان و زمین کے درمیان ▶ بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک اور ▶ بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور ▶ بعض کی روحیں زیرِ عرش قِنْدیلوں میں اور ▶ بعض کی اعلیٰ عِلِّیِّین میں مگر کہیں ہوں اپنے

(1) سجین ساتویں زمین کے نیچے ایک جگہ ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا مقام ہے۔

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

جسم سے اُن کو تعلّق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے، پہچانتے، اُس کی بات سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قُربِ قبر ہی سے مخصوص نہیں، اِس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر (پرندہ) پہلے قَفَس (پنجرے) میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ (بہارِ شریعت، 1/101)

خبیث روحیں کافروں کی خبیث روحوں کے بھی مقام مقرّر ہیں وہ آزاد نہیں گھومتیں بلکہ ◄ بعض کی اُن کے مَرگھٹ (مردے جلانے کی جگہ) یا قبر پر رہتی ہیں ◄ بعض کی چاہِ برہُوت میں کہ یمن میں ایک نالہ (یعنی وادی) ہے ◄ بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک ◄ بعض کی اُس کے بھی نیچے سجّین میں اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سُنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں۔ یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسُخ اور آواگون کہتے ہیں، محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/103)

جانوروں کی روحیں جانوروں کی اَرواح کے متعلّق علما کے کئی اقوال ہیں۔ تفسیرِ روح المعانی میں ہے: جانوروں کی اَرواح ہوا میں مُعَلَّق رہتی ہیں یا جہاں اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے وہاں رہتی ہیں اور ان کا اپنے جسموں سے کوئی تعلّق نہیں ہوتا۔

(روح المعانی، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 85، ج15، 8/208)

روحوں کے مقامات کی مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب "بہارِ شریعت" (حصّہ اوّل) اور "شرح الصدور (مترجم)" کا مطالعہ کیجئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

حقِ مہر کا ایک اہم مسئلہ

سوال: اگر کسی کی بیوی کا انتقال ہو جائے اور اس نے اپنی بیوی کا حقِ مہر ادا نہ کیا ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں حقِ مہر ترکہ میں مرحومہ بیوی کے تمام ورثاء کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ (ترکہ کی دُرست تقسیم کیلئے دارُالافتاء اہلِ سنّت سے رابطہ کیجئے)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نکاح کا خطبہ

سوال: کیا نکاح کا خُطبہ کھڑے ہو کر دینا سنّت ہے؟

جواب: جی ہاں۔ "مراٰۃ المناجیح" میں ہے: ہر خطبہ کیلئے کھڑا ہونا سنّت ہے خواہ خطبۂ جمعہ و عیدین ہو یا خطبۂ وعظ یا **خطبۂ نکاح**۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/346)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا جنّت میں کیلے ہوں گے؟

سوال: کیا جنّت میں کیلے ہوں گے؟

جواب: جی ہاں! جنّتیوں کو جنّت میں جو نعمتیں ملیں گی ان میں سے چند کا ذکر فرماتے ہوئے قراٰنِ پاک میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور کیلے کے گچھوں میں۔ (پ27، الواقعۃ:29) تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: یعنی دائیں جانب والے ان جنّتوں میں مزے کریں گے جن میں کیلے کے ایسے درخت ہوں گے جو جڑ سے چوٹی تک کیلے کے گچھوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ (صراط الجنان، 9/684)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

جمعہ کی جماعت نکل جائے تو؟

سوال: اگر جمعہ کی جماعت نکل جائے تو کیا کریں؟

جواب: اگر جمعہ کی جماعت نکل جائے اور کسی دوسری جگہ بھی جمعہ کی جماعت نہ ملے تو اب حسبِ معمول ظُہر کی نماز ادا کریں گے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بکرے کی کھال کا مصلّٰی

سوال: کیا بکرے کی کھال سُکھا کر اُس کا مصلّٰی بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: بکرے کی کھال سُکھا کر اس کا مصلّٰی بنانا جائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بے وُضو کا میت کو غسل دینا کیسا؟

سوال: کیا بے وضو شخص میت کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! دے سکتا ہے، غسلِ میت کے لئے باوُضو ہونا شَرط نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنا کفن رکھنا کیسا؟

سوال: کیا مرنے سے پہلے اپنا کفن خرید کر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفنانا کیسا؟

سوال: مسلمان کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمان کو مسلمانوں کے قبرستان میں کسی نیک مسلمان یا ولی اللہ کے قریب دفنانا چاہئے۔ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے: اپنے مُردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ اِن کی برکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُم وہ، وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشیں بھی بدبخت نہیں ہوتا، وَلِھٰذا حدیث میں فرمایا: اُدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (کنزالعمال، ج15، 8/254، حدیث: 42364) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص270) بہرحال مسلمان کو غیر مسلموں کے قبرستان میں نہ دفنایا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِ فجر و عصر کے بعد سجدۂ تلاوت

سوال: فجر و عصر کی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کرسکتے ہیں، جائز ہے مگر جب مکروہ وقت شُروع ہو جائے تو اب سجدۂ تلاوت نہیں کرسکتے کہ مکروہ وقت میں سجدۂ تلاوت بھی مکروہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

چار انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام

سوال: وہ کون سے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام ہیں جن کی ابھی تک ظاہری وفات نہیں ہوئی؟

جواب: ان چار انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام میں سے دو آسمان پر ہیں (1) حضرتِ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ (2) حضرتِ سیّدنا ادریس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہما الصّلوٰۃ والسّلام اور دو زمین پر (3) حضرتِ سیّدنا خضر (4) حضرتِ سیّدنا الیاس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہما الصّلوٰۃ والسّلام۔ (تفسیر در منثور، 5/432)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز کے آخری قعدہ کا ایک مسئلہ

سوال: اگر کوئی نماز کے آخری قعدے میں دُعائے ماثُورہ (یعنی قراٰنِ کریم یا حدیثِ پاک کی دعا) کے بعد اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

جواب: ہوجائے گی، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سگے بھائی کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

سوال: اگر سگا بھائی زکوٰۃ کا مستحق ہو تو کیا اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: اپنے مستحق سگے بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں (بشرطیکہ وہ ہاشمی نہ ہوں) بلکہ ان کو دینے میں دُونا ثواب ہے کہ اس میں صِلۂ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) بھی ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 10/110)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنا عقیقہ خود کرنا کیسا؟

سوال: کیا انسان اپنا عقیقہ خود کرسکتا ہے؟

جواب: اگر بچپن میں کسی نے عقیقہ نہ کیا ہو تو انسان بڑا ہو کر خود اپنا عقیقہ کرسکتا ہے، اگرچہ پچاس سال کا ہوگیا ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مکتوباتِ امیرِ اہلِ سنّت

زائرِ مدینہ کے لئے حکمت بھرے مدنی پھول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے عازمِ مدینۂ منورہ، زائرِ مکّۂ مکرمہ۔۔۔ کی خدمت میں آرزوئے دیدارِ حَرَمَین شریفَین میں مچلتا ہوا سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عَلٰی کُلِّ حَال

مجھے تیری قسمت پہ رَشک آ رہا ہے
مدینے کا تجھ کو بُلاوا ملا ہے

خوش قسمت زائرِ مدینہ! آپ خواہ عازمِ حج ہوں یا مسافر برائے عمرہ، بہر صورت یہ سفر بے حد مبارک، خوشگوار و پُر کیف ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس سارے سفر فیض اثر میں آپ پر چھما چھم رحمتیں برستی رہیں گی۔

گِرہ میں باندھ لیں بعض اوقات فِرشتے انسانی صورت میں آکر زائرین کا امتحان لیتے ہیں، لہٰذا خبردار! کسی مسلمان سے ہرگز وہاں مت الجھئے۔ آپ کو کیا خبر کہ ظاہری سلوک کے ذریعے غصّہ دلا کر، براَنگیختہ کرکے آپ کے اخلاق کو آزمایا جارہا ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ غصّے میں آکر آپ اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر بیٹھیں۔ ؎

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو! شہرِ مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے

برائے خاکِ مدینہ! فرائض و سُنن کی کوتاہی، جھوٹ، غیبت، چُغلی، بد نگاہی، بد گمانی، بد عہدی، لڑائی جھگڑا، کسی کی ناحق دل آزاری، داڑھی مُنڈوانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے، بے جا ہنسی مذاق، فضول گوئی وغیرہ وغیرہ کے ذریعے سفر مبارک کی ناقدری مت کرنا۔

زائرِ مدینہ سے التماس

1. ہوسکے تو ہر حاضری میں ورنہ کبھی کبھار یا کم از کم ایک بار مجھ پاپی و بدکار کا بارگاہِ رسالت میں سلامِ شوق عرض کرکے التجا کیجئے:

سرکار! چار یار کا دیتا ہوں واسطہ
عطّار کو سدا کیلئے کرلو تم قبول

2. شیخینِ کریمین، سیّدنا عثمانِ غنی، سیّدنا حمزہ و جملہ شہدائے اُحُد، اہلِ جنّتُ البقیع، اہلِ جنّتُ المعلٰی و مدفونینِ مطاف کو سلام۔
3. خصوصاً مجھ گنہگار اور میری آل کیلئے، تمام مُریدوں اور طالبوں کیلئے اور ساری امّت کی مغفِرت کیلئے دُعا فرمایئے۔
4. دعوتِ اسلامی کی ترقّی کیلئے دعا فرماتے رہئے۔
5. ایک بار یا چند بار مکّۂ مکرّمہ و مدینۂ منوّرہ زادھما اللّٰہ شرفاً وّ تعظیماً کی خاکِ مبارک ہتھیلی پر لیکر میری نیت سے اسے درودِ پاک سنا کر پھر بلا حائل چُوم کر کسی کونے میں رکھ دیجئے۔
6. مجھے ثواب پہنچنے کی نیت سے کم از کم ایک بار طوافِ کعبہ کر دیں تو احسان بالائے احسان ہو گا۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

نبی یا نَبِیّہ نام رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ نبی یا نَبِیّہ نام رکھنا اور اس نام سے پکارنا کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبی نام رکھنا اور اس نام سے پکارنا شرعاً حرام ہے اور یہی حکم نَبِیّہ نام رکھنے کا ہے۔ اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ کسی غیر نبی کو نبی ماننا اگرچہ کفر ہے، مگر یہاں حکمِ کفر تو اس وجہ سے نہیں کیونکہ نادان مسلمان اس بچے کو ہرگز نبی یا نَبِیّہ نہیں مانتے بلکہ محض اپنی جہالت و حَماقت سے یہ نام رکھ لیتے ہیں، البتہ چونکہ یہ لفظ ظاہری طور پر اس کے نبی ہونے کا گویا دعویٰ کرنا ہے اس لئے یہ نام رکھنا ناجائز و حرام ضرور ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُه اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجیب: محمد ہاشم خان العطاری المدنی

مُصَدِّق: محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

ادارے کے کاموں کے لئے ملنے والا پٹرول ذاتی کاموں میں استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایک پرائیویٹ ادارے کے تحت کچھ ملازم مارکیٹنگ کرتے ہیں، ملازمین کو رُوٹ کے حساب سے روزانہ گاڑی کے لئے پٹرول دیا جاتا ہے اور انہیں اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ اگر پٹرول بچ جائے تو ادارے کو واپس کرنا ہے تاکہ اسے اگلے دن کے لئے استعمال کیا جاسکے، کسی کو بھی ذاتی طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں، پوچھنا یہ ہے کہ اگر پٹرول بچ جائے تو ملازم اسے ذاتی طور پر استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں، براہِ کرم جو بھی حکم شرعی ہو اس سے آگاہ فرمائیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں ملازمین کو بچا ہوا پٹرول استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، اگر کریں گے تو گنہگار ہوں گے، کیونکہ ملازمین کے پاس جو پٹرول بچ جائے، اس کی شرعی حیثیت امانت جیسی ہے، اور امانت میں خیانت جائز نہیں اور خیانت دھوکا دہی اور باطل طریقے سے مسلمانوں کا مال کھانے کے زُمرے میں آتی ہے جس کی حُرمت قرآن و حدیث میں صَراحت سے موجود ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُه اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

دورانِ طواف یادداشت کے لئے دھات کا چھلّا پہننا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طواف کے لئے ایک قسم کی دھات کا چھلّا ملتا ہے جس کے ساتھ دانوں والی تسبیح لٹک رہی ہوتی ہے اسے یادداشت کے لئے انگلی میں ڈالتے ہیں اور پھر ہر چکّر پر ایک دانہ شمار کرتے جاتے ہیں۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس طرح کا چھلّا انگلی میں ڈالنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور جو چھلّا پہننا گناہ ہے یہ اس میں شمار ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تانبا اور پیتل میں صرف تَحَلّی (یعنی زیور کے طور پر پہننا) حرام ہے اور تَحَلّی زیور کے ساتھ ہوتی ہے اور زیور وہ چیز ہوتی ہے جس سے زینت حاصل کی جاتی ہے اور تسبیحات وغیرہ کو پکڑنے کے لئے جو چھلّا ان کے ساتھ لگا ہوتا ہے یہ زیور کی طرز پر نہیں بنا ہوتا اور اس طرح کا نہیں ہوتا کہ اس سے زینت حاصل کی جائے اور اس کو انگلی میں زیور اور زینت کے طور پر ڈالا بھی نہیں جاتا بس حفاظت کے لئے انگلی میں اَٹکا لیا جاتا ہے۔ پس اسے حفاظت کے لئے انگلی میں اَٹکا لینا جائز ہے۔

جُزئیات سے ثابت ہے کہ زیور وہ ہے جس سے تَزَیُّن (یعنی زیب وزینت اختیار کرنا) مقصود ہوتا ہے اور تسبیحات وغیرہ اَشیاء کے ساتھ جو چھلّا ہوتا ہے اس سے تَزَیُّن مقصود نہیں ہوتا لہٰذا یہ زیور میں شمار نہیں ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب — مُصَدِّق

محمد عرفان مدنی — محمد ہاشم خان العطاری المدنی

امام کا لمبی قراءت کرنا اور مقتدیوں کا اس پر باتیں کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز میں امام کا لمبی قِراءَت کرنا اور مُقتدیوں کا لمبی قراءَت کرنے پر باتیں کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرض نمازوں میں قراءت کے معاملے میں امام کے لئے سنّت یہ ہے کہ اگر مُقیم ہونے کی حالت میں نماز کا وقت تنگ نہ ہو اور جماعت میں بوڑھا، بیمار، ضعیف اور ضروری کام والا کوئی فرد موجود نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں طِوالِ مُفَصَّل (یعنی سورۂ حُجُرات سے سورۂ بُرُوج تک)، عصر اور عشاء میں اَوْساطِ مُفَصَّل (یعنی سورۂ بُرُوج سے لے کر سورۂ بَیِّنَہ تک) اور مغرب میں قِصارِ مُفَصَّل (یعنی سورۂ بَیِّنَہ سے سورۂ ناس تک) پڑھے۔

یا پھر فجر اور ظہر کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ 40 سے 50 آیات تک، عصر اور عشاء میں 15 سے 20 آیات تک اور مغرب میں 10 آیات تک پڑھے۔

اور اگر نماز میں بوڑھا، ضعیف، بیمار اور ضروری کام والا کوئی فرد موجود ہو تو ان کی رعایت کرتے ہوئے قراءت میں تخفیف (یعنی کمی) کرے۔

اور اس سے ہَٹ کر امام کا قراءَت کرنا بُرا اور خلافِ سنت ہے اور اگر نمازیوں میں کوئی بوڑھا یا مریض یا ضروری کام والا ہے جس پر طویل قراءَت گراں (یعنی دشوار) گزرتی ہو تو یہ ناجائز و حرام ہے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اگر امام سنت کے مطابق قراءَت کرتا ہے تو مقتدیوں کو امام کے خلاف باتیں کرنے کی اجازت نہیں اور اگر وہ مذکورہ طریقے پر قراءَت نہیں کرتا بلکہ اس سے ہَٹ کر دیگر لمبی سورتیں پڑھتا ہے تو اس صورت میں وہ قصور وار ہے، مقتدیوں کو چاہئے کہ پیار و محبت سے اُسے سمجھائیں نہ یہ کہ اس کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

شَدّاد کی جنّت

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

صدیوں پُرانی بات ہے، ایک کافِر بادشاہ جس کا نام شَدّاد تھا، دنیا پر حکومت کرتا تھا۔ جب اُس نے مختلف انبیائے کِرام علیہم السلام کی زبانی جنّت اور اُس کی عظیم خوبیوں کا ذِکْر سنا تو سَرکشی کرتے ہوئے دنیا ہی میں ایک جنّت بنانے کی ٹھان لی۔

شَدّاد کی جنّت کا منظر چنانچہ اُس نے ایک بہت بڑا شہر بنوایا جس کے ❁ محلّات سونے چاندی کی اینٹوں سے بنے تھے ❁ اُن کے سُتون (Pillars) زَبَرجَد (سبز رنگ کا زردی مائل قیمتی پتھر) اور یاقُوت (سرخ، سفید، زرد یا نیلے رنگ کے قیمتی پتھر) کے تھے ❁ مکانوں اور راستوں کے فرش بھی جواہرات کے تھے ❁ فرش پر کنکروں کی بجائے نفیس موتی بچھائے گئے تھے ❁ جگہ جگہ جواہرات بچھا کر اُن پر نہریں جاری کی گئی تھیں ❁ طرح طرح کے درخت سائے اور زینت کی غرض سے لگائے گئے تھے۔ الغَرَض 300 سال کی محنت سے ہر طرح کا عیش وعِشرت کا سامان اس شہر میں جمع کر دیا گیا۔

شَدّاد کی ہلاکت جب تعمیراتی کام (Construction Work) مکمل ہوا تو شَدّاد اپنی سلطنت کے وزیروں کے ساتھ اپنی بنوائی ہوئی جنّت کی جانب چلا، ابھی ایک دن رات کا سفر باقی تھا کہ آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی اور شَدّاد 900 سال کی عمر پا کر ساتھیوں سمیت ہلاک ہوگیا۔

یہ شہر کس نے دیکھا؟ صحابیٔ رسول حضرتِ سیّدنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دور میں ایک بُزرگ حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ بن قِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک اونٹ یَمَن کے قریبی شہر عَدَن کے صَحْرا میں گم ہوگیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ صَحْرا میں اونٹ تلاش کر رہے تھے کہ اس دوران شَدّاد کی جنّت میں جا پہنچے، وہاں کی زَیب وزینت دیکھی، کوئی شخص بھی وہاں موجود نہیں تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں سے تھوڑے سے جواہرات ساتھ لئے اور چلے آئے، اس بات کی خبر حضرتِ سیّدنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہوئی تو انہوں نے آپ کو بُلا کر معاملہ پوچھا، سارا قصّہ سننے کے بعد آپ حضرتِ سیّدنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا دنیا میں اِس اِس طرح کا بھی کوئی شہر موجود ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں! اِس کے بعد اُنہوں نے شَدّاد کا سارا قصّہ بیان کیا اور کہا: آپ کے زمانے میں ایک مسلمان شخص اپنا اونٹ تلاش کرتے کرتے اِس شہر میں داخل ہوگا، اُس شخص کا رنگ سُرخ، آنکھیں نیلی، قد چھوٹا جبکہ بھنوؤں پر ایک تِل ہوگا۔ بعد میں جب آپ نے حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ بن قِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا تو فرمایا: اللہ پاک کی قسم! یہ وہی شخص ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص222-223 مفہوماً، صراط الجنان، 10/663-664 مفہوماً، خازن، 4/376)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ❁ اللہ پاک کو نافرمانی اور غُرور سخت ناپسند ہے ❁ شدّاد اپنی نافرمانی کی وجہ سے عذابِ الٰہی کا شکار ہوا ❁ ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے عاجزی اختیار کریں ❁ ہر اس کام سے بچیں جس سے اللہ پاک اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی نافرمانی ہوتی ہو، اِسی میں ہمارے "روشن مستقبل" (Bright Future) کی ضمانت ہے۔

* ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، بابُ المدینہ کراچی

مجلس دارُ المدینہ (شعبۂ نصاب)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ہمارے گھر والے ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ کبھی کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے انہیں پریشانی ہو جیسا کہ **خطرناک کھیل کھیلنا** طرح طرح کے کھیل کھیلنا کس بچّے کو پسند نہیں ہوتا! بچّے تو کھیل کے دیوانے ہوتے ہیں۔ لیکن پیارے بچّو! ہر کھیل اچھا نہیں ہوتا، کچھ کھیل بہت خطرناک (Dangerous) ہوتے ہیں جن سے ہمیں بہت نقصان ہو سکتا ہے، جیسے **"دیوار پر چڑھنا، پائپ سے لٹکنا"** ایسے کھیل کھیلتے ہوئے اگر ہمارا ہاتھ پھسلا تو نیچے گرنے سے ہمارے سر میں خطرناک چوٹ لگ سکتی ہے، ہاتھ پاؤں ٹُوٹ سکتے ہیں اور اللہ نہ کرے پوری زندگی کے لئے معذور ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسے کھیلوں سے دور ہی رہنا اچّھا ہے۔ **پانی میں کھیلنا** پانی میں کھیلنے سے بھی نقصان ممکن ہے۔ اس سے ہم بیمار ہو سکتے ہیں، کان میں پانی جانے سے کان خراب ہو سکتے ہیں، پانی میں پاؤں پھسل کر ہم گر سکتے ہیں اور چوٹ لگ سکتی ہے۔ **آگ اور بجلی کے پاس جانا** ہمیں چاہئے کہ بجلی کے تاروں سے دُور رہیں، جلتے ہوئے چُولھے اور ہیٹر کے قریب نہ جائیں، ماچس اور آگ (Fire) سے تو بالکل نہ کھیلیں کیونکہ یہ ہمیں جلا بھی سکتی ہے لہٰذا ایسی خطرناک چیزوں سے دور ہی رہنا چاہئے۔

اللہ پاک ہماری حفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک شیر (Lion) بوڑھا ہو گیا اور اسے شکار پکڑنے میں مشکل ہونے لگی تو ایک دن اُس نے سوچا کوئی ایسی چالاکی کرنی چاہئے جس سے روزانہ شِکار آسانی سے مِل سکے۔ آخر کار اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور وہ بیمار بَن کر غار میں بیٹھ گیا تاکہ جو جانور بھی اس کی طبیعت پوچھنے آئے تو اُس جانور کو کھا جائے اور اِسے بیٹھے بِٹھائے شِکار مل جائے۔ جب جانوروں کو شیر کی بیماری کا پتا چلا تو وہ طبیعت پوچھنے آنے لگے۔ جو جانور بھی غار کے اندر جاتا وہ واپس نہ آتا کیوں کہ شیر اُسے کھا جاتا تھا۔ ایک دن ایک لَومڑی (Fox) آئی اور غار کے باہر ہی کھڑے ہو کر پوچھنے لگی: حضور! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ شیر نے لَومڑی سے کہا: باہر کیوں کھڑی ہو؟ اندر آجاؤ۔ لَومڑی بولی: حضور! میں اندر اس لئے نہیں آرہی کہ میں نے یہاں جتنے بھی جانوروں کے پاؤں کے نشان دیکھے ہیں، وہ نشان اندر جانے کے ہیں باہر آنے کا ایک بھی نشان نہیں، تَو میں باہر ہی اچّھی ہوں، آپ کی طبیعت پوچھ کر یہیں سے واپس چلی جاؤں گی۔ (مثنوی کی حکایات، ص301)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! دیکھا آپ نے! اُس لومڑی نے کس طرح ہوشیاری سے کام لیا کہ غار کے اندر جانے کے انجام پر غور کیا اور شیر کا شِکار بننے سے بچ گئی، بعض اوقات ہم طرح طرح کے بُرے کاموں (جیسے والدین کی نافرمانی، بڑوں کی بے ادبی، پڑھائی میں سُستی، وقت ضائع کرنے وغیرہ) میں لگ جاتے ہیں اور ان کے اَنجام اور ان پر ملنے والی سزاؤں پر غور نہیں کرتے، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام کے اَنجام اور اُس کی سزا کو ذہن میں رکھیں اور اُس سے بچیں تاکہ دُنیا و آخرت میں شیطان کا شِکار بننے سے بچ سکیں۔

اللہ پاک ہمیں بُرے کاموں سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

بچوں کی فرضی کہانی

شب براءت اور پٹاخے

ابوعبید عطاری مدنی*

ٹَن !ٹَن !ٹَن چُھٹی کی بیل بجی تو10 سالہ کاشان نے اپنی کتابیں بیگ میں رکھیں اور اسکول سے باہر نکل کر گھر کی طرف چل پڑا۔ اس کا گھر اسکول سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ گھر پہنچ کر اس نے امّی کو سلام کیا اور ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھ گیا، پھر مسجد میں جاکر نَماز پڑھی اور واپس آکر سو گیا۔ شام 4 بجے اٹھا تو دیکھا کہ امّی کپڑوں پر اِستری کر رہی ہیں، کاشان نے پوچھا: امّی کیا آج کسی دعوت میں جانا ہے؟ جو آپ سب کے کپڑوں پر استری کر رہی ہیں! امّی نے کہا: آج دعوت نہیں، شب براءت یعنی دوزخ سے چھٹکارے کی رات ہے، یہ سُن کر کاشان کھیلنے چلا گیا۔ کھیل کے دوران اس کے دوستوں نے آج رات خوب پٹاخے خریدنے اور پھاڑنے کا پر گرام بنایا، گھر آکر کاشان نے بھی امّی سے پٹاخے خریدنے کیلئے 200 روپے مانگے تو امّی نے کہا: بیٹا! پٹاخے پھاڑنا بہت بُری بات ہے، جو بچّے پٹاخے اور بم پھاڑتے ہیں گندے بچّے ہوتے ہیں اور آپ تو اچّھے بچّے ہیں، کاشان نے کہا: امّی! آج تو سبھی بچّے پُھل جَھڑِیاں اور پٹاخے خریدتے ہیں، پھر آپ مجھے کیوں منع کر رہی ہیں؟ امّی نے کہا: اس لئے کہ آج کی رات پٹاخے پھوڑنے کی رات نہیں بلکہ اللہ پاک کی خوب عبادت کرنے کی رات ہے، اس رات عبادت کرنے پر ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، لوگ گھروں اور مسجدوں میں نوافل پڑھتے ہیں، تلاوتِ قراٰن اور اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں، پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر خوب دُرود و سلام بھیجتے ہیں اور اس کا ثواب اپنے عزیزوں اور رشتے داروں کو پہنچاتے ہیں، اس رات قبرستان جانا پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنت بھی ہے، (مراٰۃ المناجیح، 2/290) کاشان نے کہا: اچّھی امّی! صرف 50 روپے دے دیں تاکہ تھوڑے سے پٹاخے خرید لوں، میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسجد میں جاکر نَماز بھی پڑھوں گا اور ابو کے ساتھ قبرستان بھی جاؤں گا۔ امّی نے کہا: بیٹا! بات تھوڑے یا زیادہ پیسوں کی نہیں ہے! ہمیں ہر حال میں اللہ پاک کی نافرمانی سے بچنا چاہئے، پٹاخے اور بم پھاڑنے کی آواز سے خوب شور شرابا ہوتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں کو بہت زیادہ تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے اور عبادت میں دل نہیں لگتا، کبھی اس کی چنگاری سے کپڑوں یا سامان میں آگ بھی لگ جاتی ہے۔ کاشان نے پوچھا: امّی! اگر پٹاخا پھاڑنا بُری بات ہے تو دوسرے بچّے ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ان کے امّی ابو انہیں منع کیوں نہیں کرتے؟ امّی نے کہا: سمجھدار والدین اپنے بچوں کو سمجھاتے ہیں اور اچّھے بچّے ان کی بات بھی مان لیتے ہیں اور پٹاخے خریدنے کی ضد بھی نہیں کرتے۔ امّی کی باتوں کو کاشان نے غور سے سنا اور نئے کپڑے پہن کر مسجد میں آگیا۔ نَمازِ مغرب کے بعد کاشان نے زبیر کے ہاتھ میں مختلف قسم کے پٹاخے اور پُھل جَھڑِیاں دیکھیں، کاشان نے اسے پٹاخے پھاڑنے سے منع کیا لیکن اس نے کاشان کی بات پر توجّہ نہ دی اور گلی کے لڑکوں کے ساتھ مل کر پٹاخے پھاڑنے لگا، بچوں کے شور شرابے اور پٹاخے پھٹنے کی آوازوں سے پوری گلی گونج رہی تھی، اسی دوران زبیر نے ایک پٹاخے کے فیتے میں آگ جلائی مگر دور پھینکنے سے پہلے ہی وہ اس کے ہاتھ میں پھٹ گیا جس سے اس کی زوردار چیخ نکل گئی، اس کا ہاتھ بُری طرح جل چکا تھا، کاشان نے فوراً زبیر کے گھر جاکر بتایا تو اس کے ابو بھاگے بھاگے آئے اور اسے اسپتال لے گئے، کاشان کو جہاں زبیر کا ہاتھ جل جانے کا افسوس تھا وہیں یہ بات اس کی سمجھ میں اچّھی طرح آچکی تھی کہ یہ رات کھیل کود، پٹاخے پھاڑنے اور آتش بازی کرنے کی نہیں، بلکہ اللہ کریم سے عافِیَت مانگنے کی رات ہے، دوزخ سے آزادی کی رات ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے نیچے دیے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس اپ یا ای میل کیجئے، منتخب تصاویر شائع کی جائیں گی۔ ڈاک کا پتا: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

Email: mahnama@dawateislami.net Whattsapp: +923012619734

حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی*

تَلْبِینَہ

کے فوائد اور بنانے کا طریقہ

تَلْبِینَہ کیا ہے؟ تلبینہ جَو، دودھ، اور کھجور سے تیار ہونے والی کھیر جیسی غذا ہے جو بے شمار خصوصیات کی حامل ہے، اس کو حضور اکرم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پسند فرماتے اور بالخصوص مریض کو بطورِ علاج اس کے کھانے کی تاکید فرماتے تھے۔

فوائد ❀ تلبینہ دل کو سکون بخشتا اور غموں کو مٹاتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تلبینہ مریض کے دل کو تسلّی بخشتا اور غموں کو دور کرتا ہے۔ (بخاری، 3/532، حدیث:5417) ❀ تلبینہ بیمار کی کمزوری کا علاج ہے چنانچہ اہلِ خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حکم ارشاد فرماتے کہ اس کیلئے تلبینہ تیار کیا جائے، پھر فرماتے کہ تلبینہ بیمار کے دل سے غم کو اُتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں دور کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر گندگی کو دور کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، 4/92، حدیث:3445) ❀ تلبینہ امراضِ دل، ذہنی امراض، معدے و جگر کے امراض، کمر درد، حافظہ کی کمزوری، اور وزن کی کمی کے علاوہ دیگر کئی امراض میں فائدہ مند ہے نیز ہر عمر کے صحت مند افراد کیلئے بھی مفید ہے، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جَو میں دودھ سے زیادہ کیلشیم اور پالک سے زیادہ فولاد پایا جاتا ہے اس وجہ سے بھی تلبینہ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

بنانے کا طریقہ دودھ (Milk) کو ایک دفعہ اُبال کر اس میں جَو (Barley) یا اس کا آٹا شامل کرلیں اور چمچ چلاتے رہیں جب جَو دودھ میں مل جائے تو مٹھاس کے لئے شہد یا کھجور مَسل کر ڈال دیجئے، کھیر کی طرح بن جائے گی ٹھنڈا کر کے کھایئے اور کثیر فوائد حاصل کیجئے۔

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

* شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی،

شبِ براءت اور اللہ والوں کے معمولات

نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم **شعبانُ المُعَظَّم** بالخصوص اس کی پندرھویں (15ویں) رات میں عبادات کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معمولات اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **شعبانُ المعظّم** سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ (ترمذی، 2/182، حدیث: 736) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا مزید فرماتی ہیں: ایک رات میں نے حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ پایا۔ میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تلاش میں نکلی تو آپ مجھے جنّتُ البقیع میں مل گئے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی شعبان کی پندرھویں (15ویں) رات آسمانِ دنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ (ترمذی، 2/183، حدیث: 739 ملتقطاً) معلوم ہوا کہ شبِ براءت میں عبادات کرنا، قبرستان جانا سنّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/290)

بزرگانِ دین کے معمولات بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین بھی یہ رات عبادتِ الٰہی میں بسر کیا کرتے تھے حضرت سیّدُنا خالد بن مَعدان، حضرت سیّدُنا لقمان بن عامر اور دیگر بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین **شعبانُ المُعَظَّم** کی پندرھویں (15ویں) رات اچّھا لباس پہنتے، خوشبو، سُرمہ لگاتے اور رات مسجد میں (جمع ہو کر) عبادت کیا کرتے تھے۔ (ماذا فی شعبان، ص75) امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز بھی شبِ براءت میں عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔

(تفسیر روح البیان، پ25، الدخان، تحت الآیۃ: 3، 8/402)

اہلِ مکّہ کے معمولات تیسری صدی ہجری کے بزرگ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق فاکِہی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جب شبِ براءت آتی تو اہلِ مکّہ کا آج تک یہ طریقۂ کار چلا آرہا ہے کہ مسجدِ حرام شریف میں آجاتے اور نَماز ادا کرتے ہیں، طواف کرتے اور ساری رات عبادت اور تلاوتِ قراٰن میں مشغول رہتے ہیں، ان میں بعض لوگ 100 رکعت (نفل نماز) اس طرح ادا کرتے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے۔ زم زم شریف پیتے، اس سے غسل کرتے اور اسے اپنے مریضوں کے لئے محفوظ کر لیتے اور اس رات میں ان اعمال کے ذریعے خوب برکتیں سمیٹتے ہیں۔

(اخبار مکہ، جز: 3، 2/84 ملخصاً)

درودِ پاک پڑھنے کا مہینا

درودِ پاک پڑھنا افضل ترین اعمال میں سے ہے اور ماہِ شعبان المعظم کو درودِ پاک پڑھنے کا مہینا کہا گیا ہے، چنانچہ امام قَسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: بیشک شعبان کا مہینا نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیت: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ﴾ (پ22، الاحزاب: 56) اسی مہینے میں نازل ہوئی۔ (مواہب لدنیہ، 2/506)

21 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المُبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے مدنی پھول

جنّت کے طلبگاروں کے لئے

① ارشادِ حضرتِ سیّدُنا ابوذر غِفَاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: جو جنّت میں جاناچاہتا ہے اسے چاہئے کہ دُنیوی مال و زَر میں رَغْبت نہ رکھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/219، رقم: 542)

ظلم کی نحوست

② ارشادِ حضرتِ سیّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: دنیا میں لوگوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/260، رقم: 640 ملخصاً)

رزق ضرور ملے گا

③ ارشادِ حضرتِ سیّدنا عُمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اِعْتِدال کے ساتھ رِزْق طلب کرو، اگر تم میں سے کسی کا رزق پہاڑ کی چوٹی پر یا زمین کے اندر ہو گا تو (بھی) وہ اس کو ضرور ملے گا۔

(تاریخ الخلفاء، ص193)

مؤمن اور منافق میں فرق

④ ارشادِ حضرتِ سیّدنا امام عبد الرّحمٰن اَوْزاعی علیہ رحمۃ اللہ القوی: مؤمن بات کم اور عمل زیادہ جبکہ منافق بات زیادہ اور عمل کم کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/152، رقم: 8127)

عملِ آخرت کے بدلے دنیا طلب کرنے کا وبال

⑤ ارشادِ حضرتِ سیّدنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: جو شخص عملِ آخرت کے بدلے دنیا طلب کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو اُلٹ دیتا اور اس کا نام جہنمیوں کے رجسٹر میں لکھ دیتا ہے۔ (تنبیہ المغترین، 23)

گفتگو میں احتیاط زیادہ دشوار ہے

⑥ ارشادِ حضرتِ سیّدُنا اِسحاق بن خَلَف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: گفتگو میں اِحتیاط بَرتنا سونے چاندی کے مُعَاملے میں احتِیاط کرنے سے زیادہ دُشوار ہے۔ (حسن السمت فی الصمت، ص92)

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

⑦ ارشادِ حضرتِ سیّدُنا رَجاء بن حَیْوَۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: بندہ جب موت کا ذکر بکثرت کرتا ہے تو اس سے حسد اور طَعْن و تَشْنِیع کی عادت نکل جاتی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 18/113)

مسلمانوں کی اَصْل خوشی

⑧ ارشادِ حضرتِ حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان: مسلمان کی اصل خوشی اور رونق نماز ہے لہٰذا نماز کے اوقات میں مسلمانوں کے گھروں میں عید کی طرح چَہَل پَہَل اور رونق ہونی چاہئے۔ (فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ص28)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

مسلمان کی طرف بدکاری کی نسبت کرنا

❶ مسلمان کی طرف بدکاری کی نسبت بے ثبوتِ شَرْعی ہرگز جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 11/194)

عمل کی اہمیت

❷ عالمِ شریعت اگر اپنے علم پر عامل (عمل کرنے والا) بھی ہو چاند (کی طرح) ہے کہ آپ (خود) ٹھنڈا اور تمہیں روشنی

دے ورنہ شمع (کی مانند) ہے کہ خود جلے مگر تمہیں نفع دے۔
(فتاویٰ رضویہ، 531/21)

استاذ کا حق مُقدَّم ہے

3 استاذ کے حق کو والدین کے حق پر مُقدَّم رکھنا چاہئے کیونکہ والدین کے ذریعے بدن کی زندگی ہے اور استاذ روح کی زندگی کا سبب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 421/24)

حالاتِ زمانہ کی ابتری

4 زمانے کی حالت صدہا (سینکڑوں) سال سے دِگرگُوں ہو رہی ہے، دِیانت اَمانت اور روپے کے مُعاملے میں حرام و حلال کی پروا نادِر (بہت کم) رہ گئی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 214/16)

ناپاک شوق

5 بٹیر بازی کہ ان کے لڑانے سے عبارت ہے (یعنی بٹیر بازی بٹیروں کو لڑانے کا نام ہے) بِلا فائدہ بِلا وجہ اپنے ناپاک شوق کے لئے جانوروں کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینی ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 314/16)

کسی کو کَم تر سمجھنا

6 جو فقط دنیوی وَجاہت (عزت و دَبدبہ) رکھتا ہو اسے مُعَزَّز اور اس کے مُقابل اور (دیگر) مسلمانوں کو معمولی مسلمان کہنا یہ بھی جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 361/16)

مسجد کا کچرا بھی قابلِ تعظیم ہے

7 عُلَما نے اس کُوڑے کی بھی تعظیم کا حکم دیا ہے جو مسجد سے جھاڑ کر پھینکا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 258/16)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

موت کو ہمیشہ یاد رکھیں

1 اے اپنے مکان کی تعمیر کی تکمیل کے مُنْتَظِر! اِس بات کو یاد رکھ! مکان بننے سے پہلے تیری قبر بھی بن سکتی ہے۔
(13 جمادی الاولیٰ 1437ھ کی تحریر سے لیا گیا)

کامیاب عقلمند

2 عقلمند وہی کامیاب ہے جس نے اپنی عقل کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت میں استعمال کیا۔ (مَدَنی مذاکرہ، 15 رمضان المبارک 1437ھ)

مالداروں کی آزمائش

3 جس کے پاس جتنا حلال مال زیادہ ہوگا آخرت میں اُس کا حساب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوگا کیونکہ حلال کا حساب ہے اور حرام پر عذاب۔ (مَدَنی مذاکرہ، 16 رمضان المبارک 1437ھ)

عاجزی و نرمی کا فائدہ

4 عاجزی و نرمی اختیار کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ سب کی آنکھوں کا تارا بن جائیں گے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 20 ربیع الآخر 1437ھ)

اسلامی بہنوں کو نصیحت

5 اسلامی بہنیں جب میکے جائیں تو صِلۂ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھے برتاؤ) کی نیت کرلیں اور میکے جا کر سُسرال کی خامیاں یا سُسرال آکر میکے کی خوبیاں بیان نہ کریں، اِنْ شَآءَ اللہ گھر امن کا گہوارہ بنا رہے گا۔ (مَدَنی مذاکرہ، 22 ربیع الاول 1437ھ)

چیونٹیاں بھگانے کا طریقہ

6 ہینگ (ایک درخت کا گوند Asafoetida) گھر میں رکھنے سے چیونٹیاں بھاگ جاتی ہیں۔ (مَدَنی مذاکرہ، 2 ذوالقعدۃ الحرام 1437ھ)

آتش بازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ براءت میں رائج آتش بازی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے کہ اس میں مال کو ضائع کرنا ہے اور فضول مال خرچ کرنے والوں کو قراٰنِ پاک میں شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے۔ حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔ (اسلامی زندگی، ص76 ملخصاً) (آتش بازی کے مزید نقصانات جاننے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان المعظم 1438/ مئی 2017 پڑھئے)

معاشرے کے ناسور

بُرے گُمان کے نقصانات

محمد آصف عطاری مدنی*

والد صاحب کی اچانک بیماری، دوا مہنگی اور جیب خالی! یہ سب کچھ ناصر کے حواس گُم کرنے کے لئے کافی تھا، اس نے اپنے سب سے قریبی دوست (Best friend) جمال کو فون کیا کہ میرے ابّو سخت بیمار ہیں اور میرے پاس اس وقت دوا کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ جمال نے ہمت بندھائی: میں کچھ کرتا ہوں۔ ناصر نے تھوڑی دیر بعد دوبارہ فون کیا تو موبائل بند جارہا تھا، بار بار کی کوشش کے بعد بھی رابطہ نہ ہوا تو ناصر سوچنے لگا کہ بڑا دَم بھرتا تھا دوستی کا! آج دوستی نبھانے کا وقت آیا تو جھوٹا دِلاسَا دیا پھر فون ہی بند کردیا، سب مطلبی ہوتے ہیں، کوئی کسی کے کام نہیں آتا! خیالات کا ایک سیلاب تھا جو اس کے دل و دماغ سے ٹکرا رہا تھا۔ وہ گھر سے نکلا کہ کہیں اور سے رقم کا انتظام ہوجائے، ناکام کوششیں کرنے کے بعد وہ بوجھل قدموں سے گھر کی طرف چل دیا، گھر پہنچ کر دیکھا تو والد صاحب سکون سے سو رہے ہیں، ان کے سرہانے دوائیوں (Medicines) کا پیکٹ رکھا ہوا ہے، حیرت و خوشی کے ملے جلے جذبات میں اس نے چھوٹے بھائی سے پوچھا: یہ دوائیاں کون لایا؟ ”آپ کے دوست جمال آئے تھے، مجھ سے دوائی کی پرچی مانگی اور تھوڑی دیر بعد یہ دوائیاں دے گئے،“ بھائی نے جواب دیا۔ ناصر کافی فاصلہ طے کرکے جمال کے گھر پہنچا کہ پتا تو چلے کہ ماجرا کیا ہے! پہلے اس کا شکریہ ادا کیا پھر کہا: میں نے بعد میں آپ کو بہت فون کئے مگر فون بند تھا! جمال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بتایا کہ اِتّفاق سے میرے پاس بھی اس وقت اتنی رقم نہیں تھی لہٰذا میں نے وہی موبائل بیچ دیا اور آپ کے والد صاحب کی دوائی خرید لایا۔ یہ سُن کر ناصر کی آنکھیں بھیگ گئیں کہ میرا دوست مجھ سے اتنا مُخلِص ہے اور افسوس! میں اس کے بارے میں کیسی کیسی بدگمانیاں کرتا رہا ہوں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فرضی حکایت میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے جو بات بات پر بدگمانی (بُرے گمان، Mischief) کا شکار ہوجاتے ہیں، مثلاً: نوکری (Job) سے فارغ ہوگئے تو آفس کے کسی فرد سے بدگُمانی کہ اس نے سازش کی ہوگی کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی کاروباری حَرِیف سے بدگُمانی کہ اس نے کچھ کروادیا ہوگا اجتماعِ ذکر و نعت میں یا دعا مانگتے ہوئے کوئی شخص رو رہا ہے تو بدگُمانی کہ لوگوں کو دِکھانے کے لئے رو رہا ہے گھر سے کوئی چیز غائب ہوجائے تو آنے جانے والے رشتہ داروں یا ملازموں پر بدگمانی کہ انہوں نے چُرائی ہوگی کامیابی یا ترقی پر کسی نے حسبِ خواہش مبارک باد (Congratulation) نہیں دی تو بدگمانی کہ مجھ سے جلتا (یعنی حسد کرتا) ہے گورنمنٹ کے کسی ملازم کو خوشحال دیکھ لیا تو بدگمانی کہ اوپر کی کمائی سے عیش کررہا ہے کاغذات (Papers) نامکمل ہونے کی وجہ سے کسی سرکاری افسر نے کوئی کام کرنے مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ یا ویزہ دینے سے انکار کردیا تو بدگمانی کہ مجھ سے رشوت لینا چاہتا ہے کسی نے توقُّع کے مطابِق توجّہ نہیں دی، حال چال نہیں پوچھا تو بدگمانی کہ تکبر کرتا ہے کہیں رشتے کی بات چل رہی تھی وہاں سے انکار ہوگیا تو اپنے کسی رشتہ دار (Relative) سے

* مُدیر (Chief Editor) ماہنامہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

بدگمانی کہ اس نے کوئی گڑبڑ کی ہوگی ▪ شوہر کی توجُّہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو ساس سے بدگمانی کہ اس نے اپنے بیٹے کے کان بھرے ہوں گے ▪ بہو کو نماز کے بعد اَوراد و وَظائف کرتے دیکھ لیا تو بدگمانی کہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے کوئی وظیفہ کررہی ہے ▪ ساس کا بدلا ہوا مہربان رَوَیّہ دیکھ کر بدگمانی کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے ▪ جس نے قَرض (Loan) لیا اور وہ رَابطے میں نہیں آرہا تو بدگمانی کہ میرا قرض کھا گیا ▪ جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً بدگُمانی کہ بھاگ گیا ▪ کسی نے وقت دیا اور آنے میں تاخیر ہوگئی تو بدگُمانی کہ وعدہ کرکے مُکر گیا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ 15 مثالیں (Examples) تو سمجھانے کے لئے دی ہیں ورنہ کیا گھر! کیا دفتر! کیا بازار! کونسی جگہ ہے جہاں بدگمانی کا ناسُور پھیلا ہوا نہیں ہے!

بدگمانی کا شَرعی حکم صدرُ الشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: بے شک مسلمان پر بدگُمانی حرام ہے مگر جبکہ کسی قرینہ سے اُس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو تو اَب حرام نہیں، مثلاً کسی کو بھٹی (یعنی شراب خانے) میں آتے جاتے دیکھ کر اُسے شراب خور (یعنی شراب پینے والا) گُمان کیا تو اِس (یعنی بدگُمانی کرنے والے) کا قصور نہیں، اُس (یعنی شراب خانے میں آنے جانے والے) نے مَوضَعِ تُہمت (یعنی تہمت لگنے کی جگہ) سے کیوں اِجتِناب (یعنی پرہیز) نہ کیا۔ (فتاویٰ امجدیہ، 1/123)

بدگمانی کا حکم کس وقت لگے گا؟ شارحِ بخاری علّامہ بدرُ الدّین محمود عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: گُمان وہ حرام ہے جس پر گُمان کرنے والا مُصِر ہو (یعنی اصرار کرے) اور اسے اپنے دِل پر جمالے، نہ کہ وہ گمان جو دِل میں آئے اور قرار نہ پکڑے۔ (عمدۃ القاری، 14/96، تحت الحدیث: 5143)[1]

بدگمانی کے نقصانات بدگمانی کے انفرادی نقصانات بھی ہیں اور اجتماعی بھی، جن کا تعلّق دنیا سے بھی ہوتا ہے اور آخرت سے بھی! بہرحال بدگمانی سے یہ نقصانات ہوسکتے ہیں: 1 کسی کے بارے میں بدگمانی ہونے اور اسے دل پر جمانے میں چند سیکنڈز بھی نہیں لگتے لیکن اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے جسے ہم برداشت نہیں کرسکتے 2 بدگمانی ایک ایسا باطنی (دل کا) گناہ ہے جس کے کرنے سے انسان دیگر گناہوں کی دلدل میں پھنس سکتا ہے جیسے کسی کے عیبوں کی تلاش میں رہنا، غیبت، تہمت، کینہ اور بُہتان میں مبتلا ہوجانا 3 معمولی سی بدگمانی سے شروع ہونے والا جھگڑا قتل و غارت تک پہنچ سکتا ہے جس کا سلسلہ بعض اوقات کئی نسلوں (Generations) تک چلتا ہے 4 بدگمانی محبت و اُلفت کو بُغض و عداوت میں بدل سکتی ہے جس کی وجہ سے معاشرتی تعلّقات میں ایسا کھچاؤ (Strained) آجاتا ہے کہ بھائی کی اپنے سگے بھائی سے نہیں بنتی، میاں بیوی ایک دوسرے سے تنگ آجاتے ہیں، ساس بہو میں ٹھن جاتی ہے جس کی وجہ سے زندگی مشکل ہوجاتی ہے اور خاندان بکھر سکتا ہے 5 بدگمانی اگر کسی تحریک، تنظیم یا ادارے میں گھس جائے تو اعتماد کی فضا ختم کردیتی ہے جس سے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے 6 بعض اوقات کسی تحریک (مثلاً دعوتِ اسلامی) سے وابستہ اسلامی بھائی کو دوسرے اسلامی بھائی سے کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے اور یہ اُس کا اِنفرادی فعل ہوتا ہے لیکن وہ ساری تحریک سے بدگمان ہوجاتا ہے اور اس تحریک سے ناطہ توڑ لیتا ہے اور مدنی کاموں کے سبب ملنے والے ثواب کا ایک ذریعہ ختم کربیٹھتا ہے۔

بدگمانی کے 8 علاج قراٰن و حدیث اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کے فرامین کی روشنی میں بدگمانی کے 8 علاج ملاحظہ کیجئے: 1 گمانوں کی کثرت سے بچئے، اس سے بدگمانی کا راستہ تنگ ہوگا اور دوسرے کے بارے میں سوچتے ہوئے آپ محتاط (Cautious) رہیں گے۔ 2 بُرے کاموں سے بچئے، اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ یعنی جب کسی کے کام بُرے ہوجائیں تو اس کے گمان بھی بُرے ہوجاتے ہیں۔ (فیض القدیر، 3/157)

---

(1) بدگمانی کے شرعی احکام کی مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "بدگمانی" پڑھ لیجئے۔

3 ارشادِ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے: اپنے بھائی کی زبان سے نکلنے والے کلمات کے بارے میں بد گمانی مت کرو جب تک کہ تم اسے بھلائی پر محمول (یعنی گمان) کرسکتے ہو۔(دُرِّ منثور، 7/565) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جتنے دلائل ہم اپنے فعل کو درست ثابت کرنے کے لئے دیتے ہیں اگر اس کا 10 فی صد بھی اپنے مسلمان بھائی کے کام کو اچّھا سمجھنے کے لئے سوچیں تو بد گمانی جڑ سے اُکھڑ سکتی ہے، مثلاً کسی اِسلامی بھائی کو اجتماعِ ذکر و نعت میں روتا دیکھ کر بُرا گمان آئے کہ ریاکاری کر رہا ہے، یہاں حُسنِ ظن بھی کیا جاسکتا ہے کہ یہ خوفِ خدا یا عشقِ رسول میں رو رہا ہے 4 بُری صحبت میں نہ بیٹھیں، روح المعانی میں ہے: صُحْبَۃُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ یعنی بُروں کی صحبت اچھوں سے بد گمانی پیدا کرتی ہے۔(روح المعانی، 16/612) 5 حُسنِ ظن (اچھے گمان) کی عادت بنائیں ثواب ملے گا، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اچھا گُمان اچھی عبادت سے ہے۔(ابو داؤد، 4/387، حدیث:4993) 6 حُسنِ ظَن میں کوئی نقصان نہیں اور بد گمانی میں کوئی فائدہ نہیں، حضرت سیّدنا بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر تمہارا گُمان دُرُست ثابت ہوا تو بھی تمہیں اس پر اجر و ثواب نہیں ملے گا لیکن اگر گُمان غلط ثابت ہوا تو گُناہ گار ٹھہرو گے۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/257، رقم:2143) 7 اپنے دِل کو سُتھرا رکھنے کی کوشش کیجئے، حضرت سیّدنا عارف زرّوق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: خبیث گُمان خبیث دِل سے نکلتا ہے۔(حدیقۃ الندیۃ، 2/8) 8 روزانہ دس بار "اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم" پڑھنے والے پر شیاطین سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ پاک ایک فرشتہ مقرّر کر دیتا ہے۔(مسند ابی یعلٰی، 3/400، حدیث: 4100)

اللہ کریم ہمیں بد گمانی سے بچنے اور مسلمانوں سے حسنِ ظن رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی طریقے

عمامہ باندھنے کا طریقہ

محمد آصف خان عطاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں میں سے ایک بہت ہی پیاری اور محبوب ترین سنّت عمامہ شریف بھی ہے۔ عمامہ شریف باندھنے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیجئے، اگر عمامہ باندھتے وقت ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا کم از کم یہ نیّت ضرور کر لیجئے کہ رِضائے الٰہی کیلئے بطورِ سنّت عمامہ باندھ رہا ہوں۔

عمامہ باندھنے کے مدنی پھول ❀ خَاتَمُ الْمُحَدِّثِین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عمامہ باطہارت اور قبلہ رُو کھڑے ہو کر باندھے اور جب کھولے تو پیچ پیچ کر کے کھولے یکبارگی نہ اُتارے، جیسے باندھنے میں پیچ پر پیچ دیا تھا اسی طریقے سے کھولے، عمامہ باندھنے کے بعد آئینہ یا پانی یا اس کی مثل کسی (عکس دار) چیز میں دیکھ کر اس کو دُرُست کرے اور عمامہ شملہ کے ساتھ باندھے۔(کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38) مناسب یہ ہے کہ عمامہ کا پہلا پیچ سر کی داہنی (سیدھی) جانب جائے۔(فتاویٰ رضویہ، 22/199) ❀ (عمامے کے) شملے کی اَقَل (یعنی کم از کم، Minimum) مقدار چار اُنگُشت (اُنگل) اور ❀ زیادہ سے زیادہ (Maximum) ایک ہاتھ (یعنی آدھی پیٹھ تک) (فتاویٰ رضویہ، 22/182) ❀ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ۔(فتاویٰ رضویہ، 22/186)

عمامہ شریف کے فضائل و مسائل تفصیل سے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عمامہ کے فضائل" پڑھئے۔

* ناظم المدرسۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

فقاہتِ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم

فرمان علی عطاری مدنی*

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار کی جالی مبارک

حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ پاک ہے: اللہ کریم جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ بُوجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، 1/43، حدیث:71) اللہ پاک نے حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ایسی زبردست فقہی صلاحیت سے نوازا کہ کروڑوں مسلمان آپ کی تقلید کرتے ہیں۔ **آپ کی صلاحیتوں کا اِعتراف** اِمامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم مُحدِّث و فقیہ ہی نہیں بلکہ مُحدِّثین و فقہائے کِرام کثّرھم اللہ السلام کے امام بھی تھے۔ آپ کے ہم زمانہ جلیلُ القدر علما و مفتیانِ کِرام نے آپ کی فقہی مہارت اور پیچیدہ مسائل کو لمحوں میں حل کرنے کی خُدا داد صلاحیت دیکھ کر اپنے اپنے انداز میں کلماتِ تحسین ارشاد فرمائے جنہیں تاریخ نے اپنے سنہری گوشوں میں قیمتی موتیوں کی طرح محفوظ کر رکھا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی فقہی مہارت کے متعلق ایسے کئی مسائل کا ذِکر ملتا ہے جنہیں بڑے بڑے فقہا حل نہ کرسکے لیکن آپ نے فوراً حل فرمالیا۔ آیئے! آپ کی ذَہانت اور علمی صلاحیّت سے متعلق 2 دلچسپ حکایات مُلاحَظہ کیجئے: **مہارتِ فتویٰ** ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: میں قسم کھاتا ہوں کہ تم سے اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو، ورنہ تمہیں طلاق۔ جواباً بیوی نے بھی یہی قسم کھالی۔ اِمام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے پاس یہ مسئلہ پہنچا تو آپ نے اُس شخص سے فرمایا: جاؤ! اپنی بیوی سے گفتگو کرو، کچھ نہیں ہوگا۔ جب حضرتِ سیّدنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کو آپ کے فتویٰ کا علم ہوا تو (حیرت سے) کہنے لگے: کیا آپ حرام کو حلال کرتے ہیں؟ اِمام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے فتوے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: شوہر نے قسم کھائی تھی کہ وہ بیوی کے بولنے سے پہلے گفتگو نہیں کرے گا، یہ سن کر بیوی نے بھی یہی قسم کھائی اور جب قسم کھائی تو اُس نے شوہر سے بات کرلی، اب جب شوہر اُس سے بات کرے گا تو یہ کلام بیوی کی گفتگو کے بعد ہوگا، اِس طرح کسی کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یہ وضاحت سن کر حضرت سیّدنا سفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: **اے ابو حنیفہ! اللہ پاک نے آپ کیلئے علم کے وہ راستے کُشادہ فرمائے ہیں جو ہماری پہنچ سے دُور ہیں۔** (الخیرات الحسان، ص71) **چور کا نام بتانے پر تین طلاق** ایک شخص کے پاس رات میں چور آگئے اور اس کے کپڑے لے گئے اور اس سے یہ قسم بھی لی کہ اگر تم نے ہمارے بارے میں کسی کو بتایا تو تمہاری بیوی کو تین طلاق، جب صبح ہوئی تو اس شخص نے دیکھا کہ اس کے کپڑے بازار میں بک رہے ہیں لیکن وہ کچھ بول نہیں سکتا تھا، چنانچہ وہ اپنے مسئلے کے حل کیلئے امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، امام صاحب نے فرمایا: تمہارے محلے کے چوروں کو ایک جگہ جمع کیا جائے پھر ایک ایک کرکے وہ نکلتے جائیں اور ہر ایک بارے میں تم سے پوچھا جائے: کیا یہ تمہارا چور ہے؟ اگر وہ چور نہ ہو تو تم کہہ دینا کہ نہیں اور اگر ہو تو خاموش ہوجانا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور یوں چوروں کو پہچان لیا گیا اور چوروں نے اس شخص کا سارا مال لَوٹا دیا اور اس کی قسم بھی سچّی ہوگئی کیونکہ اس نے ان کے متعلّق کسی کو بتایا نہیں۔ (الخیرات الحسان، ص72)

آپ کی مُرتَّب کردہ فقہ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ علّامہ ابنِ حجر مکّی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: آپ کا مذہب ان علاقوں تک بھی پھیلا جن میں اور کسی امام کا مذہب نہیں ہے جیسا کہ ہند، (باب الاسلام) سندھ، رُوم اور مَاوَرَاءَالنَّھْروغیرہ۔ (الخیرات الحسان، ص43)

*ذمہ دار شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، ...

چھٹی کے 7 نقصانات

7 Disadvantages Of Being Absent

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اِستقامت ترقّی کا زینہ اور دنیاو آخرت میں کامیابی پانے کا ذریعہ ہے اسی لئے کہاجاتاہے کہ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ حضرتِ سیّدُنا ابو علی جُوزَجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: استقامت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار مت بنو کیونکہ تمہارا نفس کرامت کے لئے بے چین ہے اور تمہارا رب تم سے استقامت کا مطالبہ فرماتا ہے۔(رسالہ قشیریہ، ص240) لہٰذا ہمارے بزرگانِ دین نے علم کا نور حاصل کرنے کے لئے استقامت کا مظاہرہ کیا مثلاً حضرتِ سیّدنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم اَنصاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے سِراجُ الاَئمّہ حضرتِ سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی صحبتِ بابرکت میں مسلسل 17 سال رہ کر علمِ دین کی مَنازل طے کیں۔(سیر اعلام النبلاء، 7/708) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ذوقِ علم کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ حضرتِ سیّدنا امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی مجلسِ درس میں حاضر تھے، لوگوں نے آپ کو آپ کے بیٹے کے انتقال کی خبر دی، اس خیال کے پیشِ نظر کہ اگر میں چلا گیاتو میرا اس دن کا سبق چھوٹ جائے گا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تجہیز و تکفین کا اِنتظام کسی اور کے حوالے کیا اور خود درس میں حاضر رہے۔(المستطرف، 1/40،ماخوذاً) یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ ذاتی صلاحیتوں کو نکھارنے میں تعلیمی ادارے کا ماحول، اَساتذہ کی تربیَت اور طالبِ علم کی اپنی کوشش کا بے پناہ دَخْل ہوتا ہے، یہی عَناصِر مل کر انسان کی شخصیّت (Personality) کو نکھارتے، قابلیّت کو بڑھاتے اور مُعاشَرے میں نمایاں مقام دلواتے ہیں اور استقامت کو عملاً پسند اور چھٹی کو عملاً ناپسند کرنے والے طلبہ ہی یہ مقام حاصل کرپاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ "چھٹی" طلبہ کو سب سے بہترین نعمت "علم" سے محروم کردیتی ہے۔ استقامت کے ساتھ کلاس میں آنے اور روزانہ اساتذہ کی نگرانی میں علم کی منزلیں طے کرنے سے کامیابی قدم چومتی ہے جیسا کہ حضرتِ سیّدنا امام ابن شہاب زُہری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اگر تم زبردستی کرکے علم پر قابو پانے کی کوشش کروگے تو یہ تم پر حاوی ہو جائے گا، لہٰذا کئی دنوں اور راتوں میں رَفتہ رَفتہ علم حاصل کرو تب تمہیں کامیابی ملے گی۔(الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص187)

چھٹی کے 7 نقصانات چھٹی کرنے والے طالبِ علم کو جن ذہنی اور مُعاشَرتی نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے ان میں سے 7 یہ ہیں: (1) حصولِ علم کاتسلسل ٹوٹ جاتا ہے (2) چھٹی کے دن سبق رہ جانے کی وجہ سے اگلے دن نیا سبق سمجھ نہیں آتایوں بورِیت اور بیزارِیت محسوس ہوتی ہے (3) سبق سمجھ نہ آنے کی وجہ سے مایوسی پیدا ہوتی ہے (4) زندگی غیر منظّم (Non Organized) ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے کلاس سے فرار ہونے کو دِل چاہتا ہے (5) اُستاذ کی جانب سے ملنے والا کام بوجھ محسوس ہوتا ہے (6) والدین اور اساتذہ ناراض ہوتے ہیں (7) چونکہ تعلیمی ادارہ چھٹی پر طلبہ کو سمجھانا اور سَرزَنِش کرنا اپنی اَخلاقی ذِمّہ داری سمجھتا ہے مگر چھٹی کا عادی انتظامیہ کی خیر خواہی کو نہیں سمجھ پاتا اور ان سے اُلجھ یا جھگڑ کر خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لیتا ہے۔ لہٰذا شاہراہِ علم پر کامیابی سے سفر جاری رکھنے کے لئے چھٹی سے گریز کیجئے۔

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیاو علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

قناعت ایک عظیم خزانہ

انسانی خواہشات (Human Desires) سمندر سے زیادہ گہری اور زمین و آسمان سے زیادہ وُسعت رکھتی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے خواہشات کی تلاطُم خیز موجوں کے آگے "قَناعَت کا بند" باندھ کر پرسُکون زندگی گزارتے ہیں۔ قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت پیاری صِفَت ہونے کے ساتھ اطمینان، راحت، صبر اور تسلّی کا سرچشمہ ہے کیونکہ قناعت اختیار کرنے والا خواہشات کی تکمیل اور زیادہ کی دوڑ میں شامل ہونے کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لے کر سُکون کی دولت پالیتا ہے، جبکہ قناعت سے منہ موڑنے والا نفس کا غلام بن کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے کیونکہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو دوسروں کی محتاجی سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ **قناعت کیا ہے؟** خدا کی تقسیم پر راضی رہنا یا جو کچھ ہو اُسی پر اِکتفا کرنا قناعت ہے۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص8بتغیر) یاد رہے کہ ہاتھ پہ ہاتھ دَھرے بیٹھے رہنا قناعت نہیں بلکہ کوشش کے بعد ملنے والی روزی کو کافی سمجھنا قناعت ہے۔ **قناعت کی فضیلت پر دو فرامینِ مصطفٰے** (1) خوشخبری ہے اس کیلئے جو اسلام لایا اور اسے بقدرِ کفایت روزی دی گئی اور اس نے اس پر قناعت کی۔ (ترمذی، 4/156، حدیث:2356) (2) مؤمنوں میں سے بہترین وہ ہے جو قناعت کرنے والا ہے۔ (فردوس الاخبار، 1/365، حدیث: 2707) **قناعت کے فوائد** قناعت خُود داری پیدا کرنے، زندگی پُرسکون بنانے کے ساتھ بندے کو اللہ پاک اور اس کے رسول علیہ الصلوۃ والسّلام کی رضا کا حق دار بناتی ہے۔ نیز قناعت ہی حرص کی آلودگی اور لالچ کے جال سے بچنے کا بہترین ہتھیار ہے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم مارستانی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کا فرمان ہے: جس طرح تم قصاص کے ذریعے دشمن سے انتقام لیتے ہو اسی طرح قناعت کے ذریعے اپنی حرص سے انتقام لو۔ (نتائج الافکار القدسیۃ، الجزء:3، 2/77) **حکایت** بزرگانِ دین قناعت اپنا کر اپنی خود داری پر آنچ نہ آنے دیتے جیسا کہ امام خلیل نَحوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے بارے میں منقول ہے کہ حاکمِ وقت نے اپنے بچوں کی تربیت کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس قاصِد (Messenger) بھیجا تو آپ نے خُشک روٹی نکالی اور قاصد کو دکھا کر فرمایا: جب تک یہ روٹی کا ٹکڑا میسّر ہے، مجھے (حاکمِ وقت) سلیمان بن عبد الملک سے کوئی حاجت نہیں۔ (بغیۃ الوعاۃ، 1/558) **قناعت اور ہمارا معاشرہ** آج ہم قناعت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، شاید اسی لئے ہماری اکثریت تنگیِ رِزْق کی شکایت کرتی نظر آتی ہے، قناعت تنگدستی کے بھَنْوَر میں خود کو سنبھالے رکھنے کا بہترین سہارا ہے۔ اسی طرح مُعاشَرے میں رشوت، دھوکا دہی اور لوٹ مار کا بڑھتا ہوا رُجحان بھی قناعت سے دُوری کی چُغلی کھارہا ہے۔ غربت، اِفلاس اور بیروزگاری سے تنگ آکر خودکشی اور خُودسوزی کے واقعات آئے دن اخبارات کی زینت بنتے ہیں، معاشرے کی اس بدترین صورت کی بہت بڑی وجہ قناعت کو عملاً نہ اپنانا بھی ہے۔ **قابلِ غور بات** جب زندگی چند دنوں کی ہے، دنیا کی کسی شے کو بَقا (یعنی دنیا کی کوئی شے ہمیشہ رہنے والی) نہیں ہے، ایسے میں قناعت کو چھوڑ کر حرص و طَمَع میں پریشان رہنا عقل مندی نہیں ہے اور نہ ہی سعادت مندی۔ اس لئے قناعت کو اپنا شیوہ (یعنی اصول) بنایئے، ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سکون و اطمینان کے ساتھ ساتھ سعادت مندی آپ کا استقبال کرے گی۔

* شعبہ فیضان صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ

معراج اور عقل

آخر درست کیا ہے؟

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جن مُعجِزات سے مُشرّف فرمایا اُن میں سفرِ معراج نہایت عظیمُ الشّان ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے جسمانی وُجود کے ساتھ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا سفر کیا، پھر وہاں سے آسمانوں اور اس سے بالا جنّت و عرش کی سیر کی اور خداوندِ قُدّوس کی بے شمار نشانیوں اور عجائبات کا مُشاہَدہ فرمایا، اور یہ ساری سیر اور مُشاہَدات رات کے بہت مختصر حصے میں کئے، حالانکہ سفر کی تفصیلات کے پیشِ نظر عام عقل کے مطابق جسمِ انسانی کے ساتھ یہ چیزیں ممکن نہیں، اور ممکن مانیں بھی تو اِس سیر کی تکمیل کے لئے لاکھوں سال چاہئیں۔

لیکن یہ دونوں باتیں یعنی جسمِ انسانی کے ساتھ ایسی سیر اور چند لمحات میں لاکھوں بَرَس کی مَسافت طے کرنا، صرف سطحی نظر وظاہری عقل کے اعتبار سے ناممکن محسوس ہوتے ہیں، ورنہ نظرِ ایمانی کی بینائی سے دیکھیں اور عقلِ انسانی کی گہرائی سے غور کریں تو اس میں اِنکار کی کوئی وجہ نہیں۔ نگاہِ ایمانی کیلئے آیتِ معراج کے شروع کے چند الفاظ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی۔ (پ15، بنی اسرآءیل:1) ﴾ ہی کافی ہیں کہ یہ سیر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود نہیں کی بلکہ اُس ہستی نے آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو یہ سیر کروائی جو ہر عیب، کمی، کوتاہی، نقص اور کمزوری سے پاک ہے، جس نے چھ دنوں میں آسمان وزمین بنائے ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (پ8، الاعراف:54)﴾۔ جو کسی شے کو وُجود بخشنا چاہے تو صرف اتنا فرماتا ہے "ہوجا" تو وہ چیز ہوجاتی ہے ﴿اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (پ23، یٰسٓ:82)﴾۔ جس کا حکم پلک جھپکنے کی مقدار میں نافذ ہوجاتا ہے ﴿وَ مَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ (پ27، القمر:50)﴾۔ سورج چاند جس کے حکم کے پابند ہیں ﴿مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ (پ14، النحل:12)﴾۔ جس نے آسمان کو نظر آنے والے سُتونوں کے بغیر بلند کردیا ﴿رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (پ13، الرعد:2)﴾۔ جس نے اربوں کہکشاؤں اور کھربوں ستاروں کے جہان آباد کردیئے اور اِن سے آسمان کی وُسعتیں سجادیں ﴿وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (پ29، الملک:5)﴾۔ مومن کی نگاہ تو معجزۂ معراج کو اِس انداز میں دیکھتی ہے اور ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (پ1، البقرۃ:3)﴾ پر عمل کرکے ہدایت و فلاح سے سرفراز ہوتی ہے۔

درحقیقت قدرتِ خداوندی ہی کی ایک صورت اِس معجزے کی بنیاد ہے جسے اِصطلاح میں "طَیِّ زمان" (وقت سمٹ جانا) اور "طَیِّ مکان" (فاصلے سمٹ جانا) کہا جاتا ہے، اور یہ دونوں چیزیں نقل و عقل سے ثابت ہیں۔ "طَیِّ زمان" یہ ہے کہ سینکڑوں یاہزاروں یا اس سے زائد سالوں کا زمانہ چند لمحات میں گزرجائے، اور "طَیِّ مکان" یہ ہے کہ ہزاروں، لاکھوں برس کی مَسافت چند لمحوں میں طے ہوجائے۔ زمان و مکان کی وُسعتیں محدود وقت و مسافت میں سماجانے سے متعلق معجزات و کرامات قطعی آیات و روایات سے ثابت ہیں۔ دونوں کی ایک ایک مثال پیشِ خدمت ہے:

"طَیِّ زمان" کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک میں سورۃ البقرۃ آیت 259 میں ایک واقعہ بیان ہوا جس کا آیات وتفاسیر کی روشنی میں خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عُزَیر علیہ السّلام ایک گدھے پر سُوار، اپنے ساتھ کچھ پھل پانی رکھے ایک بستی کے پاس سے گزرے جو چھتوں کے بل گری پڑی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ ان لوگوں کو اِن کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السّلام کو سو سال موت کی حالت میں رکھا، پھر انہیں زندہ کیا، ان کے پھل پانی سب سلامت تھے، جبکہ گدھے کی ہڈیاں تک سلامت نہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عُزَیر علیہ السّلام سے پوچھا کہ تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ایک دن یا اس سے بھی کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم یہاں ایک سو سال ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا، اور اپنے گدھے

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کو دیکھو جس کی ہڈّیاں تک سلامت نہ رہیں۔ یہ سب اس لئے کیا گیا ہے تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں۔ اب ہماری قدرت کا نظارہ کرنے کیلئے یہ ہڈیاں دیکھو کہ ہم کیسے انہیں زندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ چند لمحوں میں وہ گدھا دوبارہ صحیح سالم زندہ ہوگیا۔ اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ گدھے پر تو سو سال کا عرصہ گزر گیا جبکہ حضرت عزیر علیہ السّلام اور پھل پانی پر ایک دن کے قریب کا وقت گزرا۔ یہی طَیِّ زمان کی صورت ہے کہ ایک طویل عرصہ کسی پر تھوڑی سی دیر میں گزر جائے۔

”طَیِّ مکان“ یعنی فاصلوں کا سمٹ جانا، قرآنِ پاک کے ایک دوسرے واقعے سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں سورۂ النَّمل آیت 38 تا 40 میں مذکور کلام کا خلاصہ و تفسیر یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ملکہ بلقیس کے تخت کے مُتعلّق سنا جو دوسرے ملک میں سینکڑوں میل کے فاصلے پر تھا۔ آپ علیہ السّلام نے ملکہ کو اسلام کی دعوت دینے کے مقصد سے اپنے درباریوں سے فرمایا کہ وہ تخت کون لائے گا؟ ایک طاقتور جن نے کہا کہ میں آپ کا دربار برخاست ہونے سے پہلے وہ تخت حاضر کردوں گا۔ لیکن اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السّلام کے وزیر، اسمِ اعظم کا علم رکھنے والے حضرت آصف بن برخیا علیہ الرحمۃ نے عرض کی کہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے وہ تخت حاضر کردوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پلک جھپکنے میں وہ تخت سامنے موجود تھا۔ اس طرح کی دیگر آیات و احادیث بھی موجود ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر، قدیر، مُقتَدِر اور خالق ہے، وہ اپنی قدرت و شانِ تخلیق کا جیسے چاہے اظہار فرمائے، یہ اُس کی شان ہے۔

موجودہ سائنسی دور میں معجزۂ معراج کا سمجھنا اور ماننا مزید آسان ہوچکا ہے۔ کیونکہ پہلے لوگ کائنات میں موجود قوانینِ خداوندی سے واقف نہیں تھے تو عقل میں نہ آنے والی چیزوں کا اِنکار کردیتے تھے۔ جیسے اگر کوئی شخص آج سے ہزار سال پہلے دعویٰ کرتا کہ لاکھوں ٹن وزنی لوہے کا بنا ہوا محل ہوا میں اُڑ سکتا ہے تو لوگ مذاق اڑاتے۔ لیکن آج ہوائی جہاز کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ یونہی پانچ سو سال پہلے اگر کوئی شخص کہتا کہ ایک بٹن دبانے سے لاکھوں پنکھے، مشینیں اور چیزیں حرکت میں آسکتی اور کروڑوں بلب روشن ہوسکتے ہیں اور ایک بٹن دبانے سے سب کچھ بند ہوسکتا ہے، تو سننے والے اِنکار کردیتے۔ لیکن آج پاور ہاؤس کا ایک بٹن دبانے سے یہ سب حقیقی دنیا میں ہورہا ہے اور سب اِسے مانتے ہیں۔ جب انسانی علم و قدرت کا کرشمہ ایسا حیرت انگیز ہے تو قدرتِ خداوندی کا آپ خود ہی تصور کرلیں۔ صرف سمجھانے کیلئے عرض ہے کہ اگر شبِ معراج میں معنوی بٹن آف کرکے سارا زمینی نظام روک کر معراج کرائی گئی ہو اور وہاں سے واپسی پر دوبارہ نظام مُتحرِّک کردیا ہو تو خدا کی قدرت سے کیا بعید ہے۔ اب تو سائنسدان برملا اِعتراف کررہے ہیں کہ ہم اب تک کائنات کے رازوں کا بہت معمولی سا حصہ دریافت کرسکے ہیں۔ چنانچہ ماضی قریب کا سب سے بڑا سائنس دان ”آئن اسٹائن“ کہہ گیا ہے: ”میں نے ریڈیو دُوربین کے ذریعے ایک ایسا کہکشاں تو دیکھ لیا ہے، جو زمین سے دو کروڑ نوری سال دور ہے، یعنی روشنی جو فی سیکنڈ ایک کروڑ چھیاسی ہزار میل طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی، مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے، اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ برس بھی ہوجائے تب بھی دریافت نہیں کرسکتا۔“

؎ یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید \ کہ آرہی ہے دمادم صدائے کُنْ فَیَکُون

ہماری آنکھوں کے سامنے ناممکن اُمور، ممکنات میں بدل رہے ہیں: موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے چند لمحوں میں ہماری آوازیں، پیغامات، ای میلز ہزاروں میل دور پہنچ جاتے ہیں۔ یونہی کسی جگہ ہونے والا واقعہ چند سیکنڈ میں تمام دنیا میں ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے قابلِ مُشاہدہ ہوجاتا ہے۔ کار سے جہاز کی رفتار تیز ہے اور خلائی شٹل کی اُس سے زیادہ تیز، اور مریخ جانے والی گاڑی کی رفتار تمام سابقہ گاڑیوں سے تیز تر ہے۔ ہوا سے تیز رفتار، آواز ہے اور آواز سے تیز تر روشنی ہے۔ یونہی کائنات میں ستاروں کی گردش ناقابلِ یقین حد تک تیز ہے۔ الغرض ابھی تو کائناتی حقائق ظاہر ہونے کی ابتدا ہے۔ ؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

اِن سب حقائق کے ہوتے ہوئے غور کرلیں کہ اِن تمام رفتاروں کا خالق، کائنات کا مالک اگر اپنے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چند لمحوں میں لاکھوں میل کی سیر اور کروڑوں مُشاہدات کروادیتا ہے تو اس میں کون سی بات ناممکن و خلافِ عقل ہے؟

انقلابی کارنامے

خدمتِ قرآن اور دعوتِ اسلامی

ذوالقرنین عطاری مدنی*

قراٰنِ پاک آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جسے اللہ پاک نے سب سے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازِل فرمایا۔ اس کو پڑھنا، پڑھانا، دیکھنا اور چُھونا عبادت ہے۔ قراٰنِ پاک کو شایانِ شان طریقے سے شائع (Publish) کرنا، دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا دُرُست ترجمہ اور تفسیر کرنا، مسلمانوں کو دُرُست قراٰن پڑھنا سکھانا، مساجد و مدارس، عوامی جگہوں مثلاً (ایئر پورٹ، ریلوے اسٹیشن و بس اسٹینڈ وغیرہ کی جائے نماز) میں قراٰنِ کریم پہنچانا اور احکامِ قراٰن پر عمل کی ترغیب دلانا وغیرہ خدمتِ قراٰنِ پاک کی مختلف صورتیں ہیں۔ **خدمتِ قراٰن کی تاریخ** سب سے پہلے خدمتِ قراٰنِ مجید کی عظیم سعادت صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو حاصل ہوئی جنہوں نے اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قراٰنِ مقدّس کی تعلیم حاصل کی، دیگر مسلمانوں تک قراٰنِ مجید اور اس کے احکام پہنچائے، بعض حضرات نے حفظِ قراٰن کی سعادت پائی نیز سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد قراٰنِ پاک کو جمع کرنے کا اِہتمام فرمایا چنانچہ جنگ یمامہ میں بہت سے حُفّاظ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی شہادت کے بعد حضرتِ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جمعِ قراٰن کا مشورہ دیا۔ حضرتِ سیدنا عمر فاروق کے مشورے کو قبول فرماتے ہوئے حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قراٰن مجید جمع کرنے کا حکم فرمایا (بخاری، 3/398، حدیث:4986) اور بعد میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسی جمع شدہ نسخے کی نقول تیار کرواکے مختلف علاقوں میں روانہ فرمائیں۔ (بخاری، 3/399، حدیث:4987) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے بعد تابعین، تبع تابعین اور ہر دور کے بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین نے خدمتِ قراٰنِ پاک کو اپنا معمول بنایا اور قراٰنِ کریم کے ترجمہ، تفسیر، احکامِ قراٰن کی وضاحت، علومِ قراٰن کی تفصیل، قراٰنِ پاک پر ہونے والے اِعتراضات کے جوابات، الغرض کثیر قراٰنی موضوعات پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی قراٰنِ پاک سے لاجواب محبت اور خدمتِ قراٰن کے جذبے کے برعکس آج کا مسلمان قراٰنِ پاک سے دُور ہوتا چلا جارہا ہے۔ اس عظیم کتاب کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ اور احکامِ قراٰن پر عمل کا جذبہ دن بدن کم ہوتا جارہا ہے۔ بدقسمتی سے اب ایسا لگتا ہے کہ قراٰنِ مجید صرف لڑائی جھگڑے کے موقع پر قسم اُٹھانے اور شادی کے موقع پر حصولِ برکت کے لئے دُلہن کے سر پر رکھنے کے لئے رہ گیا ہے۔ ان پُرفتن حالات میں قراٰنِ پاک سے مسلمانوں کا رشتہ مضبوط کرنے اور فیضانِ قراٰن کو عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** مختلف انداز سے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کس کس طرح خدمتِ قراٰن کررہی ہے اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے: **تدریس (Teaching) کے ذریعے خدمتِ قراٰن** ❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا مُعاوضہ تجوید و مَخارِج کے ساتھ دُرُست تلاوتِ قراٰن سکھانے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مدرسۃ المدینہ بالِغات جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مدرسۃُ المدینہ لِلْبَنِین اور مدرسۃُ المدینہ لِلْبَنَات قائم ہیں نیز جن مقامات پر قراٰنِ کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن کا بھی سلسلہ ہے۔ متعدّد مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو قیام و طعام کی

* شعبہ فیضانِ قراٰن،

سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارسُ المدینہ میں 8 گھنٹے کا دورانیہ ہوتا ہے جبکہ ایک اور دو گھنٹے کے جُزْ وقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مدنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت ملک و بیرونِ ملک کم و بیش **2734** مدارسُ المدینہ قائم ہیں، جن میں تقریباً **128737** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو سینتیس) مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں زیرِ تعلیم ہیں جبکہ اساتذہ سمیت کل مدنی عملے (اسٹاف) کی تعداد تقریباً **7268** ہے۔ 2017ء میں تقریباً **5229** (پانچ ہزار دو سو اُنتیس) مدنی منّوں اور مدنی منّیوں نے **حفظِ قراٰن** اور تقریباً **20580** (بیس ہزار پانچ سو اسّی) نے ناظرہ قراٰنِ کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی، اب تک کم و بیش **74329** (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس) مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظِ قراٰن جبکہ تقریباً **215882** (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بیاسی) ناظرہ قراٰنِ پاک پڑھنے کی سعادت پاچکے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن** میں دُنیا بھر سے تقریباً **7 ہزار** طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے والوں کی تعداد تقریباً **633** جبکہ **مدنی عملے** (ناظمین، مُفَتِّشِین وغیرہ) کی تعداد تقریباً **140** ہے۔ ملک و بیرونِ ملک تقریباً **13853** **مدرسۃ المدینہ بالغان** اور ان میں پڑھنے والے تقریباً **89043** جبکہ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63 ہزار** سے زائد ہے۔) ❀ اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **جامعاتُ المدینہ** کے نصاب میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم شامل ہے، یہ نصاب اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ درجہ مُتَوَسِّطہ اوّل سے درجہ خامِسہ تک مدنی قاعدہ اور پورا قراٰنِ پاک ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ درجہ سابِعہ میں تجوید اور پارہ 26 تا 30 حَدر کی دُہرائی اور درجہ دورۂ حدیث میں حُسنِ قراءت کے حوالے سے تربیت کی جاتی ہے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرونِ ملک جامعۃ المدینہ کی **526** شاخیں قائم ہیں جن میں **42770** (بیالیس ہزار سات سو ستر) سے زائد طلبہ و طالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور **6871** طلبہ و طالبات درسِ نظامی مکمل کرچکے ہیں۔) **طباعت کے ذریعے خدمتِ قراٰن** **(1) اشاعتِ قراٰنِ پاک:** دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **"مکتبۃ المدینہ"** سے قراٰنِ پاک کے مختلف لائنوں اور سائزوں پر مشتمل متعدّد نسخے شائع کئے گئے ہیں جبکہ معیار میں مزید بہتری لانے کیلئے مشہور اِشاعتی مرکز بیروت (لُبنان) سے بھی قراٰنِ پاک کی اشاعت کا اِہتمام کیا گیا ہے۔ (اب تک تقریباً **2 لاکھ 89 ہزار 769** نسخے شائع کئے جاچکے ہیں۔) **(2) مدنی قاعدہ:** تجوید و قراءَت کے بنیادی قواعد کو آسان انداز میں سکھانے کے لئے **"مدنی قاعدہ"** مرتّب کیا گیا ہے۔ (اب تک دو مختلف سائز میں مدنی قاعدے کے تقریباً **57 لاکھ 94 ہزار 436** نسخے شائع ہوچکے ہیں) **(3) کنزالایمان مع خزائن العرفان:** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کا شاہکار ترجمۂ قراٰن **"کنزالایمان"** اور اس پر صدرُ الافاضل مفتی نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کا تفسیری حاشیہ **"خزائن العرفان"** کسی تعارُف کا محتاج نہیں ہے۔ مکتبۃ المدینہ نے **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کے تعاون سے **کنزالایمان مع خزائن العرفان** کا اَغلاط سے حتی المقدور پاک، تسہیل شدہ اور معیاری نسخہ شائع کیا ہے۔ (اب تک اس کے **87 ہزار 107** نسخے شائع ہوچکے ہیں) **(4) مَعْرِفَۃُ القراٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان:** یہ **6 جلدوں** پر مشتمل قراٰنِ پاک کا جدید انداز میں **"لفظی ترجمہ"** ہے جو حُسنِ صُوری و معنوی کا مجموعہ ہے، مختلف رنگوں کے استعمال کی وجہ سے ہر لفظ کا ترجمہ الگ معلوم کیا جاسکتا ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمہ **"کنزالعرفان"** بھی شامل ہے (جو الگ سے بھی شائع ہوگا) آیات کے عنوانات اور ضَروری حاشیے بھی دیئے گئے ہیں۔ (تادمِ تحریر 5 جلدوں کے مجموعی طور پر تقریباً **ایک لاکھ دو ہزار 119** نسخے شائع ہوچکے ہیں) **(5) صِرَاطُ الْجِنَان:** موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق اُردو زبان میں 10 جلدوں پر مشتمل تفسیر **"صِرَاطُ الْجِنَان"** اُمّتِ مُسلمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے جس کو پڑھنے سے محبتِ قراٰن، ذوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت بڑھتا اور دِینی معلومات کا خزانہ ہاتھ آتا ہے، یہ اردو زبان کی بہترین تفسیر ہے۔ (اب تک مجموعی طور پر اس کے **1 لاکھ 84 ہزار 567** نسخے شائع ہوچکے ہیں) **(6) جلالین مع حاشیہ اَنْوَارُ الْحَرَمَیْن:** تفسیرِ جلالین امام جلال الدّین محلی اور امام جلالُ الدِّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی مشترکہ تصنیف ہے جو کہ درسِ نظامی (عالم کورس) میں پڑھائی جاتی ہے۔ **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کا شعبہ **درسی کتب** اس عظیم تفسیر پر حاشیہ **"اَنْوَارُ الْحَرَمَیْن"** کے نام سے کام کررہا ہے۔ (مکتبۃ المدینہ اب تک 6 جلدوں میں سے 2 جلدوں کے تقریباً **7167** نسخے شائع کرچکا ہے، مزید پر کام جاری ہے۔) **(7) بیضاوی مع حاشیہ مقصود الناوی:** **"تفسیرِ بیضاوی"** علامہ ناصرُ الدین عبداللہ بن عمر بَیْضَاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی مشہور تفسیر کا جتنا حصّہ درسِ نظامی میں شاملِ نصاب ہے، اس پر **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کی طرف سے "مقصودُ

الثّاوِی“ کے نام سے حاشیہ مُرَتَّب کیا گیا ہے(اب تک اس کے تقریباً 5000 نسخے شائع ہو چکے ہیں) **(8) تفسیر سورۂ نور:** اسلامی بہنوں کے جامعاتُ المدینہ میں درسِ نظامی کے علاوہ **”فیضانِ شریعت کورس“** بھی کروایا جاتا ہے۔ اس کی نصابی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے **”تفسیر سورۂ نور“** نامی کتاب تیار کی گئی ہے جسے 18 اَسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔(تادمِ تحریر یہ کتاب 5ہزار کی تعداد میں چھپ چکی ہے) **(9) فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبانُ المعظّم:** شعبان المعظم کی پندرھویں (15) رات یعنی شبِ بر اَت میں بعد نمازِ مغرب 6 نوافل کا سلسلہ ہوتا ہے جن کے درمیان سورۂ یٰسٓ شریف اور دُعائے نصف شعبان پڑھی جاتی ہے۔ (اب تک اس کے تقریباً 2لاکھ 25ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں) **(10) مدنی پنج سُورہ:** یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی تالیف ہے جس میں مشہور قراٰنی سورتوں کے فضائل اور ان کا مَتن و ترجمہ، درود شریف کے فضائل، مختلف وظائف اور رُوحانی علاج وغیرہ شامل تحریر ہیں۔(اب تک تقریباً 13لاکھ 85ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں) **(11) آیاتِ قراٰنی کے انوار:** دعوتِ اسلامی کی طرف سے بالخصوص تعلیمی اداروں کے طلبہ و اساتذہ اور دیگر عملے نیز اسلامی بہنوں کے لئے **”فیضانِ قراٰن و حدیث کورس“** کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ **”آیاتِ قراٰنی کے انوار“** نامی رسالہ اسی کورس کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔(اب تک تقریباً 37ہزار 6سو کی تعداد میں چھپ چکا ہے) **(12) عجائب القرآن مع غرائب القرآن:** یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تالیف ہے جس میں قراٰنی واقعات کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے، مکتبۃ المدینہ نے اس کا تخریج شدہ نسخہ شائع کیا ہے(اب تک اس کے تقریباً 1لاکھ نسخے شائع ہو چکے ہیں) **(13) فیضانِ تجوید:** علمِ تجوید کے اُصول و قوانین کو آسان انداز میں پیش کرنے کے لئے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَه کی طرف سے **”فیضانِ تجوید“** کے نام سے کتاب مُرَتَّب کی گئی ہے۔ (اب تک اس کے تقریباً 44ہزار850 نسخے شائع ہو چکے ہیں) **(14) آیئے قراٰن سمجھتے ہیں:** اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کے لئے یہ ایک نصابی کتاب ہے جو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عنقریب منظرِ عام پر آجائے گی۔(نوٹ: مذکورہ بالا کتابوں کی اشاعت کے حوالے سے یہاں جو تعداد ذکر کی گئی وہ ہارڈ کاپی کی صورت (کتابی شکل) میں ہے، سافٹ کاپی (PDF وغیرہ) کی صورت میں بھی یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جنہیں مفت ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔)

بیانات کے ذریعے خدمتِ قراٰن خدمتِ قراٰنِ پاک کے لئے بیانات کے میدان میں بھی دعوتِ اسلامی کی کثیر کاوشیں ہیں، مدنی چینل پر فیضانِ قراٰن کو عام کرنے والے کئی سلسلے پیش کئے، بعض اب بھی جاری ہیں مثلاً: (1) فیضانِ قراٰن (2) تفسیرِ قراٰن (3) قراٰن کی روشنی میں (4) قراٰنی سورتوں کا تعارف (5) احکامِ قراٰن (6) شانِ نزول (7) صِرَاطُ الْجِنَان (8) قراٰنی واقعات (9) میرے ربّ کا کلام (10) فیضانِ کنز الایمان (11) کتابُ اللہ کی باتیں (12) قراٰنی قصّے (13) قراٰنی مثالیں اور اسباق (14) فیضانِ علم القراٰن (15) ایک قصّہ ہے قراٰن سے، (16) Wonder of Quran (17) Blessing of Quran (18) Summary of Tafseer ul Quran (19) In the light of Quran (20) Learn Quran (21) The Excellence of the Holy Quran

عملی میدان میں خدمتِ قراٰن عملی میدان میں بھی دعوتِ اسلامی مسلمانوں میں قراٰنِ پاک کی محبت اور اس کے احکام پر عمل کا جذبہ بیدار کرنے میں مصروف ہے۔ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں اجتماعی طور پر 3 آیاتِ قراٰنی کی تلاوت اور ترجمہ و تفسیر پڑھنے سننے کا سلسلہ ہوتا ہے نیز مدنی انعامات میں روزانہ رات سورۂ ملک کی تلاوت کرنے، آخری 10 سورتیں زبانی یاد کرکے مہینے میں ایک بار پڑھنے اور مخارج کی درست ادائیگی کے ساتھ کم از کم ایک بار قراٰنِ پاک ختم کرکے سال میں دُہرانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پانچ پانچ ماہ کے **”اِمامت کورس“** اور **”مُدَرِّس کورس“** میں جبکہ 7 ماہ کے **”قاعدہ ناظرہ کورس“** میں اور 12 ماہ کے **”فیضانِ تجوید و قراءت کورس“** میں دیگر مسائل و اَحکامات کے ساتھ ساتھ مَدَنی قاعدہ اور مکمل قراٰن پاک حَدر کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے نیز **”مُدَرِّس کورس“** میں مخصوص سورتیں اور عَمَّ پارہ (پارہ 30) ترتیل کے ساتھ پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کی خدماتِ قراٰن قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ع یہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہو جائے ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

نوجوانوں کے مسائل

بُری عادتیں کیسے چھوڑی جائیں؟

ابورجب عطّاری مدنی*

ہم اکثر عادتیں(Habits) لاشُعوری طور پر اپناتے ہیں پھر اچّھی عادتیں ہمیں کامیاب اور بُری ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ (ایک تحقیق کے مطابق) دن بھر میں تقریباً 40 فی صَد کام ہم اپنی مرضی سے نہیں بلکہ عادت کے مطابق کرتے ہیں۔ بُری عادتیں سردیوں کے نرم گرم بِستر کی طرح ہوتی ہیں جس میں گھسنا آسان لیکن نکلنا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اپنی غلطی کو مان کر درست کرلیا جائے تو کامیابی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ سب سے پہلے اپنا یہ ذِہن بنالیجئے کہ اپنی بُری عادَتوں کو دُور کرنا میری ہی ذمّہ داری (Responsibility) ہے لہٰذا اِس کا انتظار نہ کیجئے کہ کوئی دوسرا آپ کی اس ذمّہ داری کو ادا کرے گا۔ جب تک آپ خود میں تبدیلی نہیں لانا چاہیں گے بُری عادتیں بھی تبدیل نہیں ہوں گی کیونکہ تبدیلی اس دروازے کی طرح ہوتی ہے جو اندر سے ہی کھلتا ہے باہر والا صرف دستک دے سکتا ہے۔ بُری عادتوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ان باتوں پر عمل کیجئے:

بُری عادتیں چھوڑنے کے 9 طریقے

1 سب سے پہلے اپنی عادتوں کا جائزہ لیجئے کہ ان میں کونسی اچّھی ہیں اور کون سی بُری؟ 2 اس جائزے کیلئے خود سے الگ ہوکر اپنے آپ کو دیکھیں گے تو خُوبیاں خامیاں جلدی دکھائی دینے لگیں گی، کیونکہ جتنا آپ خود کو جانتے ہیں کوئی دوسرا شخص نہیں جانتا مثلاً میں کن باتوں کو برداشت (Tolerate) نہیں کرسکتا اور جلدی غصّے میں آجاتا ہوں یا میں کس طرح کے کام کرکے خوشی محسوس کرتا ہوں؟ 3 عادتوں کی شناخت کیلئے اپنے کسی دوست یا شریکِ حیات (Life Partner) کی بھی مدد لی جاسکتی ہے کیونکہ بعض اوقات اپنی کانٹ چھانٹ کرنا مشکل کام ہوتا ہے 4 اپنی ترجیحات (Priorities) طے کرلیجئے، اس کیلئے بُری عادتوں کی ایک لسٹ بنالیں اور ان میں سے جو عادتیں پہلے درست کرنا ضَروری ہیں انہیں شُروع میں رکھئے، جیسے نَمازیں چھوڑنے کی عادت ہے تو سب سے پہلے اس عادت کو بدلئے اور توبہ کرکے نَماز پڑھنا شروع کردیجئے اور جو چھوٹ چکیں ان کا حساب لگا کر انہیں بھی ادا کرلیجئے 5 ایک ساتھ ساری عادتیں تبدیل کرنا دُشوار ترین ہے، انسان ہمت بھی ہار جاتا ہے کہ میں نہیں بدل سکتا! اس لئے عادتوں کو ایک ایک کرکے تبدیل کیجئے مثلاً لیٹ ہونے کی عادت ہے تو دیکھ لیجئے کہ آپ کتنا لیٹ ہوتے ہیں، پندرہ بیس منٹ یا اس سے زیادہ! اس کے اسباب (Reasons) پر غور کریں کہ آپ ناشتے میں دیر لگا دیتے ہیں یا صبح کے وقت کوئی غیر ضروری کام کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اسے کنٹرول کیجئے اور اگر آپ کو اسکول کالج، مَدرَسہ یا جامِعہ یا پھر دفتر اور دکان پہنچنے میں آدھا گھنٹا لگتا ہے تو آپ کوشش کریں کہ چالیس منٹ پہلے گھر سے نکل جائیں، رفتہ رفتہ وقت پر پہنچنے کی عادت بن ہی جائے گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 6 عادت کو تبدیل کرنے کیلئے کوئی ہدف (Target) (مثلاً بیس یا تیس دن) طے کرلیں پھر ہفتے یا مہینے بعد جائزہ لیتے رہیں کہ کونسی عادتیں کتنے فی صَد تبدیل کرنے میں کامیابی ہوئی

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

7 پرانی عادت کو تبدیل کرنے کیلئے نئی عادت اپنا لینا بھی اچھی حکمتِ عملی(Strategy) ہے مثلاً آپ جانتے ہیں کہ میں رات 9 بجے کے بعد انٹرنیٹ استعمال کرنا شروع کرتا ہوں تو رات کے کم و بیش 12 بجے تک اسی میں لگا رہتا ہوں تو اس وقت کوئی دلچسپ کتاب پڑھنا یا کوئی اور ایسا مفید کام شروع کردیں جس میں آپ کا جی لگتا ہو، شاید فوری کامیابی نہ ملے لیکن مسلسل کوشش ضرور رنگ لائے گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 8 بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ سے خود کو بدلنے کا وعدہ کرتے ہیں لیکن اسے پورا نہیں کرپاتے، ایسی صورت میں ہمّت نہ ہاریئے کہ میں کبھی اس بُری عادت کو نہیں چھوڑ پاؤں گا بلکہ اسے عارضی ناکامی(Temporary Failure) سمجھیں اور کامیابی کیلئے کمربستہ ہوجائیں 9 صحبت (Company) اپنا اثر رکھتی ہے اس لئے ایسے لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے کی کوشش کیجئے جن کی عادتیں اچّھی ہوں، کچھ ہی عرصے میں آپ کی عادتیں بھی اچّھی ہوجائیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس حوالے سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجانا بھی بہت مُفید ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں نوجوان اپنی بُری عادتیں اس مدنی ماحول کی برکت سے دُرُست کرچکے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باپ اپنے بچوں کا سربراہ و حاکم ہوتا ہے اور حاکم سے اس کی رِعایا کے بارے میں سُوال ہوگا، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: "اَلرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْھُمْ" یعنی مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے ان کے مُتعلّق سُوال ہوگا۔ (بخاری، 2/159، حدیث: 2554)

مفسّرِ قراٰن حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "مرد سے سوال ہوگا کہ تُو نے اپنی بیوی بچّوں کے شرعی حُقوق ادا کیے یا نہیں، جن کا خرچہ تیرے ذمہ تھا انہیں خرچ دیا یا نہیں اور جن کی تعلیم تجھ پر لازم تھی انہیں تعلیم دی یا نہیں۔" (مراٰۃ المناجیح، 5/352) تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے وہیں اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یادلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنّم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ (صراط الجنان، 10/221)

*ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد اللہ کریم کی بڑی عظیم نعمت ہے، اس نعمت کی قدر یہ ہے کہ اس کی اچھی تربیت کی جائے تبھی یہ نعمت نعمت ہوگی، وگرنہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے نتیجۃً ایک وقت آتا ہے کہ اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں۔ یاد رکھئے! بچے کی پرورش میں باپ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ اللہ کریم نے باپ کو جنّت کے درمیانی دروازے کا مقام عطا فرمایا ہے۔(سنن ابن ماجہ، 4/186حدیث:3663) ہر صاحبِ اولاد مسلمان پر باپ ہونے کے ناطے بہت سی ذمہ داریاں (Responsibilities) بھی لازم ہوتی ہیں۔ اسے اپنے بچّوں کو زمانے کے سَرد وگرم راستوں پر چلنے کا ڈھنگ سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم وتربیت پر بھی توجُّہ کرنی ہوتی ہے۔ ایک باپ کو اولاد کی تعلیم وتربیت اور دُرُست پرورش کے مُعاملے میں ”کیسا ہونا چاہئے؟“ اس کے بارے میں ذیل کے مدنی پھول ملاحظہ کیجئے!

❀ بیج(Seed) کتنا ہی اچھا وعمدہ ہو گلشن کی رونق اِسی صورت میں بنتا ہے جب زمین بھی زرخیز ہو۔ ماں بچے کے لئے زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا باپ کو چاہئے کہ نیک سیرت، صالحہ، اچھی عادات والی اور نیک خاندان کی عورت کا انتخاب کرے کیونکہ ماں اور اس کے خاندان کی اچھی یا بُری عادات کل اولاد میں بھی منتقل(Transfer) ہوں گی۔ رسولِ کریم، رؤف رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورتوں سے ان کے حُسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حُسن اور مال انہیں سَرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کردے، بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو کیونکہ چپٹی ناک اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔“(سنن ابن ماجہ، 2/415، حدیث:1859) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ”عورتیں اپنے ہی بہن بھائیوں کے مُشابہ بچے پیدا کرتی ہیں۔“(الکامل فی ضعفاء الرجال، 6/423) ❀ یاد رکھئے! بچے کے سامنے جو بھی کیا یا بولا جاتا ہے، بچہ ویسا ہی کرنے کی کوشش کرتا ہے، ایسے بھی واقعات ہیں کہ بچہ ماں کے پیٹ میں بھی سیکھتا ہے لہٰذا بچہ خواہ ایک دن ہی کا ہو، باپ کو چاہئے کہ بچے کے سامنے ہمیشہ اچھی بات اور اچھا کام کرنے کا اِلتزام کرے، بچے کے سامنے تُو تکار، اَبے تَبے نہ کرے، یہاں تک کہ بچوں کی امّی اور دیگر افراد کو بھی مُہذَّب انداز سے بلائے اور شفقت و مہربانی اور عزّت افزائی کے الفاظ استعمال کرے۔ ایک اسلامی بھائی اپنے بچوں کے سامنے دوسرے بچوں کو بھی بھائی جان کہہ کر بلاتے تھے چنانچہ بچے بھی اس کو بھائی جان کہتے تھے، ایک دن نام لے کر پکارا تو بچے بھی نام لینے لگے۔ ❀ باپ اور اولاد کا رشتہ بڑا عظیم رشتہ ہے۔ جو بچے اپنے باپ سے قریب ہوتے ہیں وہ زندگی کی کئی دُشواریوں (Difficulties) سے بچے رہتے ہیں۔ باپ کو نَرم مزاج (Polite) ہونا چاہئے، اگر باپ شفیق اور تعاون کرنے والا ہو تو بچہ بھی مُثبت(Positive) اثر لے گا۔ جن بچوں کو باپ سے شفقت، مَحبّت اور تَحفُّظ کا احساس ملتا ہے تو وہ بچے زندگی میں کامیاب رہتے ہیں۔ باپ سے بچے کا یہ تعلق بچے کو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ کوئی اس پر نظر رکھتا ہے اور اس کا خیال بھی رکھتا ہے، اگر باپ غصے والا، بے جا پابندی لگانے اور رعب جمانے والا ہوگا تو بچہ بھی انہی رویّوں کو اپنائے گا۔ لہٰذا ایک باپ کا مزاج ایسا ہونا چاہئے کہ بچہ کُھل کر اپنے دل کی بات کرسکے اور بڑھتی عُمْر میں پیش آنے والے مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں کُھل کر اظہارِ خیال کرسکے۔ ❀ باپ کو چاہئے کہ بچوں کی بچپن ہی سے اچھے انداز میں تربیت کرے، اولاد کی نافرمانی کا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ بچپن میں ان کی دُرُست تربیت نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: تم نے میرے بچپن میں مجھے ضائع کیا، اب میں تمہارے بڑھاپے میں تمہیں ضائع کروں گا۔(فیض القدیر، 1/292، تحت الحدیث:311)

بقیہ آئندہ ماہ کے شمارے میں۔۔۔۔۔۔

چھٹیوں کی تنخواہ لینے کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک ملازم ہوں اگر میں دس دن نوکری پر نہیں جاتا تو میرے لئے ان دس دنوں کی تنخواہ لینا حلال ہے یا حرام؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں اگر چھٹی کرکے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں حاضر تھا اور ان دنوں کی حاضری لگادی گئی تو ان دنوں کی تنخواہ لینا حلال نہیں اور اگر یہ ظاہر کیا کہ میں غیر حاضر تھا تو اس صورت میں کمپنی اور ملازم کے درمیان ہونے والا معاہدہ دیکھا جائے گا کہ وہ کیا تھا؟ اپنے ملازمین کے ساتھ معاہدہ کرنے کے کمپنیوں میں مختلف طریقے ہیں اور چھٹیوں کی بھی مختلف صورتیں ہیں، کمپنیاں ماہانہ چند چھٹیوں کی گنجائش رکھتی ہیں کچھ سالانہ چھٹیوں کی گنجائش رکھتی ہیں کچھ کمپنیوں کی پالیسی یہ ہوتی ہے کہ اتنی اتنی چھٹیوں میں تنخواہ کے ساتھ چھٹیاں ہوں گی اور اس سے زیادہ میں بغیر تنخواہ کے۔ الغرض کمپنی اور ملازم کے درمیان ہونے والا معاہدہ ہی ان مسائل کی اصل بنیاد ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا شراکت میں ہر فرد کا کام کرنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دو شخصوں نے ایک ایک لاکھ روپے ملاکر شراکت کی ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں مہینے کے آخر میں نفع لے لوں گا اور کام نہیں کروں گا کیا اس طرح کی شرکت جائز ہے کہ ایک کام کرے اور دوسرا کام نہ کرے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جب دو یا دو سے زیادہ افراد پیسے ملاکر کام کریں تو اس کو شراکت کہتے ہیں۔ شراکت میں ہر ایک شریک کے پیسے برابر ہوں یہ ضروری نہیں بلکہ کم یا زیادہ بھی ہوسکتے ہیں شراکت میں دونوں یا تمام پارٹنرز کا کام کرنا ضروری نہیں بلکہ اس بات کی گنجائش ہے کہ ایک کام کرے اور دوسرا کام نہ کرے۔ البتہ نفع کا پَرسنٹیج (Percentage) سے مقرر ہونا ضروری ہے مثلاً دونوں نے طے کیا کہ پچاس پچاس فیصد نفع دونوں کا ہوگا تو اب اسی تناسب سے نفع دونوں میں تقسیم ہوگا۔ ہر کام کی نوعیت ایسی نہیں ہوتی کہ جس میں مہینے کے آخر میں ہی نفع کا حساب نکل آئے اور نفع تقسیم ہوجائے اگر کوئی سو فیصد حساب کتاب نکال کر نفع تقسیم کرتا ہے تو حرج نہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ ہمارے معاشرے میں کثیر مواقع پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاروبار میں شراکت کے نام پر دوسرے کو شامل کیا جاتا ہے لیکن کوئی باقاعدہ حساب کتاب رکھنے یا پرسنٹیج میں نفع مقرر کرنے کے بجائے اسے ہر ماہ کے آخر میں ایک خاص فِگر ذہن میں رکھتے ہوئے نفع دے دیتے ہیں یہ کاروبار پر نفع نہیں کہلائے گا بلکہ یہ سودی نفع کہلائے گا۔ کاروبار پر نفع اسی وقت کہلائے گا جب آپ اپنے کاروبار کو زیرِ بحث مسئلہ میں شراکت کے شرعی

*دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر باب المدینہ کراچی

اُصولوں کے مطابق چلائیں۔ دارُالافتاء اہلِ سنّت ایپلیکیشن میں تجارت کورس موجود ہے اس میں شراکت کے ضروری اُصول و ضَوابِط پر بھی بات کی گئی ہے، وہاں سے متعلّقہ بیانات ضرور سُنیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زمین ٹھیکے پر دے کر گندم کو اُجرت مُقَرَّر کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زمین کو ٹھیکے پر دیا تو کیا رقم کی جگہ گندم کو اُجرت مُقَرَّر کیا جاسکتا ہے؟اور سال کے آخر میں گندم کے ریٹ کم یا زیادہ ہو گئے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: خرید و فروخت کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز خریدی یا بیچی جائے تو اس کا مُتَعَیَّن ہونا ضروری ہے مثلاً دال خریدی تو یہ طے ہونا ضروری ہے کہ دال کس قسم اور کوالٹی کی ہو گی، کتنے کلو ہو گی، پہنچ کس کے ذمے ہو گی تاکہ بعد میں کسی قسم کا تَنازُعَہ و جھگڑا نہ ہو اسی طرح قیمت جس کو فقہاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہ کی اصطلاح میں ثَمَن کہتے ہیں اس کا بھی طے اور مُتَعَیَّن ہونا ضروری ہے اور قیمت میں رقم کا ہونا ضروری نہیں بلکہ گندم، جَو، چاول وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح خرید و فروخت میں رقم کی بجائے گندم ثَمَن ہو سکتی ہے اسی طرح ٹھیکے میں اُجرت رقم کی بجائے گندم بھی مقرر ہو سکتی ہے۔ سال کے آخر میں گندم کا ریٹ کم ہو یا زیادہ اس کا اعتبار نہیں بہر حال جو گندم طے ہوئی وہی دینا ہو گی۔ اور گندم مکمل تفصیل کے ساتھ طے کی جائے کہ اس جنس کی، نئی یا پرانی، باردانے کے ساتھ یا بغیر باردانے کے، پہنچا کر دی جائے گی یا وصول کرنا ہو گی، ان تمام جُزْئِیات کو طے کر کے گندم کو اُجرت میں مُقَرَّر کیا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وارنٹی کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بعض چیزوں کو بیچتے وقت دکاندار کسٹمر کو ایک دو سال کی وارنٹی دیتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟اور جن چیزوں کی وارنٹی دی گئی اگر اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو جائے اور کسٹمر دکاندار کے پاس وہ چیز واپس کرنے کے لئے لے آئے تو کیا اس صورت میں بھی دکاندار کو وہ چیز واپس کرنا ہو گی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: وارنٹی دورِ جدید کی پیداوار ہے پرانے زمانے میں نہ مشین ہوتی تھی اور نہ ہی وارنٹی۔ دورِ جدید میں مشین آئی تو وارنٹی بھی آئی اور وارنٹی ایک طرح کا احسان ہے جو آج کل معاہدے کا ایک حصہ بن چکی ہے فقہاء کرام رَحِمَہُمُ اللہ نے عرصۂ دراز سے اس کا اعتبار کیا ہے اور اس شرط کو جائز کہا ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جو کہ تقریباً70 سال پہلے لکھی جانے والی کتاب ہے اس میں وارنٹی کے متعلق لکھا ہے: (اگر) شرط ایسی ہے جس پر مسلمانوں کا عام طور پر عمل درآمد ہے جیسے آج کل گھڑیوں میں گارنٹی سال دو سال کی ہوا کرتی ہے کہ اس مدّت میں خراب ہو گی تو دُرستی کا ذمّہ دار بائع ہے ایسی شرط بھی جائز ہے۔

(بہار شریعت،2/701، مکتبۃ المدینہ)

وارنٹی میں جو شرائط بیان کی جائیں گی اور جن چیزوں کی وارنٹی دی جائے گی ان کا اعتبار ہو گا اور انہی شرائط کے ساتھ چیز کو واپس کیا جائے گا ان کے علاوہ کوئی اور خارجی سبب پایا گیا تو چیز کو واپس نہیں کیا جا سکتا مثلاً کمپنی نے ایک موبائل بیچا اور یہ کہا کہ یہ موبائل واٹر پروف نہیں ہے اور نہ ہی اس کی وارنٹی ہے اگر خریدنے والا اس موبائل کو پانی میں گرا دے پھر کمپنی کے پاس لے آئے تو اس کو یہی کہا جائے گا کہ مثلاً موبائل کی مشین کی وارنٹی تھی کہ یہ چلے گی نہیں یونہی اس کی اسکرین کی وارنٹی تھی کہ آف نہیں ہو گی اس بات کی وارنٹی نہیں تھی کہ یہ واٹر پروف ہے اس لئے اس موبائل کو واپس نہیں کیا جائے گا اور وارنٹی کلیم (Claim) کرنے کا حق نہیں ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدنا آدم علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصّلٰوۃ وَالسَّلام کا ذریعۂ معاش

ابو صفوان عطّاری مدنی*

حکایت حضرتِ سیّدنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصّلٰوۃ وَالسَّلام جب جنّت سے زمین پر تشریف لائے تو آپ کی مَشقّت کا آغاز اس طرح ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السَّلام جنّت سے غلّے کے چند دانے لے کر آپ کے پاس آئے اور کہا: اے آدم! ان کی کاشت کیجئے، چنانچہ آپ علیہ السَّلام نے ان دانوں کو زمین میں بویا، ان کی کاشت کی۔ جب فصل تیار ہوگئی تو اس کو کاٹا، اس میں سے دانے نکالے، انہیں صاف کرکے پیسا اور آٹا گوندھ کر اس کی روٹی پکائی پھر اس مشقت کے بعد روٹی کھانے کے لئے بیٹھے تو روٹی آپ کے ہاتھ سے پھسل کر پہاڑ سے نیچے گر گئی۔ حضرت آدم علیہ السَّلام اس کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ تھک گئے اور آپ کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوگیا۔ آپ سے کہا گیا کہ اے آدم! اب آپ کو اسی طرح مشقت اور تھکاوٹ سے رزق حاصل ہوگا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کو اسی طرح مشقت اور تھکاوٹ سے رزق حاصل ہوگا جب تک وہ دنیا میں رہیں گے۔ (تفسیر قرطبی، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ: 117، 6/135)

سُرخ رنگ کا بیل حضرتِ سیّدنا سعید بن جُبَیْر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدنا آدم علیہ السَّلام کی طرف سرخ رنگ کا بیل اتارا گیا، آپ علیہ السَّلام اس کے ذریعے ہل چلاتے اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے۔

(تفسیر قرطبی، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ: 117، 6/135)

کپڑا بھی بُنا تفسیرِ نعیمی میں ہے: سب سے اوّل کپڑا بننے کا کام آدم علیہ السَّلام نے کیا اور بعد میں کھیتی باڑی کے کام میں مشغول رہے۔ (تفسیر نعیمی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 36، 1/260)

ہریالی کی وجہ حضرتِ سیّدنا مولا علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی زمین اس لئے ہری بھری ہے اور عُود اور قَرَنْفُل (یعنی لونگ) وغیرہ خوشبوئیں اس لئے وہاں پیدا ہوتی ہیں کہ آدم علیہ السَّلام جب اس زمین پر آئے تو ان کے جسم میں جنتی درخت کے پتّے تھے اور پتّے ہوا سے اُڑ کر جس درخت پر پہنچے وہ ہمیشہ کے لئے خوشبودار ہوگیا۔

(تفسیر نعیمی، 1/259، 260 ملخصاً)

عطّار کا پیارا

مبلّغِ دعوتِ اسلامی، بلبلِ روضۂ رسول، الحاج قاری محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کی ولادت غالباً 18 رمضانُ المبارک 1386 ہجری کو بنّوں (KPK، پاکستان) میں ہوئی، کچھ عرصہ سردار آباد (فیصل آباد، پاکستان) میں قیام فرمایا اور پھر بعد میں بابُ المدینہ کراچی میں مستقل سکونت اختیار فرمائی تھی۔ اکتوبر 2000ء میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر مُتمکّن ہوئے۔ **وفات** 29 شعبانُ المعظم 1423 ہجری صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ کے دوران خالقِ حقیقی سے جاملے، مزارِ مبارک صحرائے مدینہ (ٹول پلازہ بابُ المدینہ کراچی) میں ہے۔ (ماخوذ از فیضانِ سنّت، 1/629تا635) آپ کی سیرت کے متعلق تفصیلاً جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عطار کا پیارا" پڑھئے۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

محمد بلال سعید عطاری مدنی*

نواسیِ مصطفےٰ حضرت سیّدتنا اُمامہ بنتِ ابوالعاص رضی اللہ تعالٰی عنہما

حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نواسیوں میں ایک سعادت مند نواسی حضرت سیدتنا اُمامہ بنتِ ابوالعاص رضی اللہ تعالٰی عنہما ہیں، آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے بڑی اور لاڈلی نواسی تھیں۔

مقام و مرتبہ آپ کی فضیلت کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے کہ آپ کی والدہ سیّدتنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا اور والد حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ تعالٰی عنہ، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی نانی اُمُّ المؤمنین سیّدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور نانا امام الانبیاء حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔

رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ان سے محبّت کا عالم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے چنانچہ حضرتِ سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) اُمامہ بنتِ ابوالعاص کو اپنے مبارک کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اُتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اُٹھا لیتے۔

(بخاری، 4/100، حدیث:5996)

شارحِ بُخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: چھوٹے بچّے کو گود میں لے کر نماز پڑھنے کے بارے میں (بعض لوگوں کا) یہی خیال ہے کہ نماز نہیں ہوگی، اس واہمے (یعنی گمان، خیال) کو ختم کرنے کے لئے امام بُخاری (علیہ رحمۃ اللہ البارِی) نے یہ باب باندھا اور یہ حدیث ذِکر فرمائی۔ اگر چھوٹے بچّے کا جسم اور کپڑے پاک ہوں اور اُتارنے اور گود میں لینے میں "عملِ کثیر" [1] نہ ہوتا ہو تو چھوٹے بچے کو گود میں لے کر نماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

(نزہۃ القاری، 2/198)

شفقت کے دو ایمان افروز واقعات (1) ایک دفعہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک بہت ہی خوبصورت ہار پیش کیا گیا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں اِس ہار کو اپنے خاندان میں جس سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اس کی گردن میں پہناؤں گا، خواتین نے کہا کہ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ ہار حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو عنایت فرمائیں گے لیکن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیّدتنا اُمامہ بنت ابو العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بُلوایا اور وہ ہار اپنے ہاتھ سے ان کو پہنا دیا۔ (مسند ابی یعلٰی، 4/86، حدیث:4454) (2) ایک مرتبہ حَبشہ کے بادشاہ نجاشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بطورِ ہدیّہ ایک جوڑا بھیجا جس کے ساتھ سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی، حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ انگوٹھی حضرت اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو عطا فرمائی۔

(شرح الزرقانی علی المواھب، 4/321 ملخصاً)

شیرِ خُدا سے نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے انتقال کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم نے حضرت فاطمہ کی وصیّت کے مطابق حضرت اُمامہ بنت ابوالعاص (رضی اللہ تعالٰی عنہا) سے نکاح کر لیا۔ (مدارج النبوۃ، 2/325) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ایک فرزند کا نام محمد الاَوسَط تھا۔ (صفۃ الصفوۃ، 1/163)

---

(1) عملِ کثیر کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نمازکے احکام" کا صفحہ نمبر242 پڑھئے۔

* شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی،

بیٹیوں کی پرورش

سیّد انعام رضا عطاری مدنی*

اولاد اللہ پاک کی نعمت ہے، والدین کو چاہئے کہ اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے بچپن ہی سے اولاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجّہ دیں کیونکہ بچّے سادہ وَرَق (Blank Paper) کے مانند ہوتے ہیں۔ سادہ کاغذ پر جو نقش و نِگار بنائے جائیں وہ بن جاتے ہیں۔ بچّوں کا سب سے پہلا مَدْرَسہ ماں کی گود ہے۔ اس لئے ماں کی تعلیم و تربیَت کا بچّوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہر ماں کا فرضِ منصبی ہے کہ بچّوں اور بِالخصوص بچّیوں کو اسلامی تہذیب و تمدُّن کے سانچے میں ڈھال کر ان کی اچھی سے اچھی تربیَت کرے کیونکہ آج کی بچّی کل کی ماں ہے۔ مفسرِ قراٰن حضرت اِلْکِیا شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم پر لازم ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قُرطبی، پ28، تحریم، تحت الایۃ: 9/ 148)

دین کی ضروری باتیں سکھائیں اپنی بچّی کو سب سے پہلے قراٰنِ مجید پڑھائیں، عقائد اور دین کی ضَروری باتیں سکھائیں، طہارت، نماز، روزہ اور دیگر مسائل جن کی روزمرّہ حاجت پڑتی ہے انہیں سکھانے کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد کسی دین دار عورت سے سِلائی کڑھائی وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے۔ کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری میں اُس کو باسلیقہ بنانے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندَگی بسر کر سکتی ہے بدسلیقہ نہیں کر سکتی۔ بزرگانِ دین اپنی بچّیوں کی تربیَت پر بھی بہت زیادہ توجّہ دیتے تھے، آیئے ان کی تربیَت کے دو شاہکار ملاحظہ کیجئے۔

پہلی حکایت تابعی بزرگ حضرتِ سعید بن مُسَیّب مَخزومی علیہ رحمۃ اللہ القَوی نے اپنی شہزادی کا نکاح اپنے ایک طالبِ علم سے کیا۔ دوسرے دن صبح کے وقت جب ان کے شوہر اپنی چادر لے کر گھر سے نکلنے لگے تو شہزادی صاحبہ نے پوچھا: میرے سرتاج! کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ انہوں نے کہا: علمِ دین سیکھنے کے لئے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں جارہا ہوں۔ شہزادی صاحبہ نے کہا: آپ بیٹھ جایئے! علمِ سعید میں آپ کو سکھاتی ہوں۔ (المدخل لابن الحاج، 1/156)۔

دوسری حکایت منقول ہے کہ امام مالِک علیہ رحمۃ اللہ الخالِق کے پاس جب آپ کی تحریر کردہ حدیث شریف کی کتاب "المؤطا" پڑھی جاتی اور پڑھنے والا کسی حرف میں غَلَطی کرتا یا کسی حرف کی کمی بیشی کر دیتا تو آپ کی شہزادی دروازہ بجا دیتیں جس سے امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالِق سمجھ جاتے کہ قاری نے غَلَطی کی ہے، چنانچہ آپ اس سے فرماتے: دوبارہ پڑھو، تم نے غَلَطی کی ہے، جب وہ اس مقام کو دوبارہ پڑھتا تو واقعی غَلَطی پاتا۔ (المدخل لابن الحاج مکی، 1/156)

پردے کی بھی خاص تلقین کریں دیکھا آپ نے! بزرگانِ دین نے اپنی بچّیوں کی کیسی تربیَت کی، انہیں باعمل عالِمہ اور قراٰن و حدیث کی حافِظہ بنایا۔ دوسری حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ وہ اپنی بچّیوں کو پردے کی بھی خاص تلقین کرتے تھے کہ امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالِق کی شہزادی پردے کے پیچھے رہ کر دروازہ بجاتی تھیں۔ اپنی بچّیوں کو بچپن ہی سے پردے کی عادت ڈالئے، لڑکوں جیسے بال بنوانے اور لڑکوں جیسے کپڑے اور ہَیٹ وغیرہ پہنانے میں بھی احتِیاط کریں تاکہ بچّی اسی عمر سے اپنے آپ کو مَردوں سے مُمتاز سمجھے اور ہوش سنبھالنے اور بالغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات و اَطوار شریعت کے مطابق بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔

اللہ پاک ہمیں صحیح معنوں میں اپنی بچّیوں کی مدنی تربیَت و پرورش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ،

کپڑے دھونے کی احتیاطیں

بنتِ اصغر عطّاریہ

صاف سُتھرا لباس انسان کی شخصیت کا آئینہ دار اور اللہ پاک کی نعمت کے شکر کی علامت ہوتا ہے۔ اسلامی بہنو! ہمارے روز مرّہ کے معمولات میں کپڑوں کی دُھلائی اور پھر ان دُھلے ہوئے کپڑوں کو خشک کرنا بھی شامل ہے۔ ذیل میں کپڑے دھونے اور سُکھانے کے متعلق 5 احتیاطیں ملاحظہ فرمایئے:

(1) رنگ چھوڑنے والے کپڑوں سے احتیاط: گہرے رنگوں (Dark color) والے کپڑے بعض اوقات رنگ چھوڑ دیتے ہیں، ایسے کپڑوں کو ہلکے رنگ (Light Color) والے کپڑوں کے ساتھ نہ دھوئیں کیونکہ دوسرے کپڑوں پر رنگ آجانے کا قَوِی امکان ہے۔ **(2) رنگ دار اور سفید کپڑے الگ دھونا:** کپڑے گھر میں دھوئیں یا دھوبی سے دُھلوائیں! سفید اور رنگین کپڑوں کو الگ الگ دھونے کا اِلتزام کریں۔ **(3) ناپاک کپڑوں کو پاک کپڑوں میں مکس نہ کریں:** اگر بالٹی یا کپڑے دھونے کی مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ایک بھی ناپاک کپڑا[1] پانی کے اندر ڈال دیا تو سارے ہی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور بِلا ضرورتِ شَرعِیَّہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجہ) جلد اوّل صَفْحَہ 792 پر فرماتے ہیں: بِلا ضَرورت پاک شَے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ جلد 4 (مُخَرَّجہ) صَفْحَہ 585 پر فرماتے ہیں: جسم و لباس بِلا ضَرورتِ شَرعِیَّہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ "اَلْبَحْرُ الرَّائِق" میں ہے: پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔ (البحر الرائق، 1/170) لہٰذا ضَروری ہے کہ پاک و ناپاک کپڑے جُدا جُدا دھوئیں۔ اگر ساتھ ہی دھونا ہے تو ناپاک کپڑے کا نَجاست والا حصّہ اِحتِیاط کے ساتھ پہلے پاک کر لیجئے پھر بے شک دیگر میلے کپڑوں کے ہمراہ ایک ساتھ واشنگ مشین میں اس کو بھی دھو لیجئے۔[2] (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص30) واشنگ مشین کا سوئچ آف یا آن کرتے وقت خیال رکھیں کہ ہاتھ گیلے نہ ہوں کہ اس سے کرنٹ لگنے کا خطرہ رہتا ہے۔ **(4) نیل لگانے کی احتیاط:** ایک بڑے ٹب یا بالٹی میں ضَرورت کے مطابق پانی بھر لیں، اس پانی میں ایک مخصوص مقدار میں نیل ڈالیں اور اچھی طرح مکس کر لیں کہ سب پانی یکساں رنگ کا ہو جائے، پھر کپڑے اس پانی میں ڈالئے اور اچھی طرح پانی میں ڈبو کر نکال لیجئے، کپڑے نچوڑنے میں بھی اِحتِیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بسا اوقات نچوڑتے وقت ہی کپڑے کا نیل خراب ہو جاتا ہے۔ **(5) کپڑے سکھانے میں احتیاط:** نیل والے کپڑوں کو الگ اور سایہ دار جگہ سکھانے کا اہتمام کریں کیوں کہ بسا اوقات دھوپ میں کپڑوں پر نیل کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ نیل والے کپڑوں کے علاوہ اور کپڑوں کو خشک کرنے کے لئے دھوپ میں جہاں ڈال رہے ہیں اس جگہ پر اگر دُھول مٹی وغیرہ ہو تو صاف کر لیجئے۔ کپڑے تیز ہوا سے نہ اڑیں اس کے لئے پلاسٹک کی چُٹکی وغیرہ کا استعمال ضرور کریں، لوہے کے سیفٹی پن سے بچیں کہ بعض اوقات ان پر زنگ لگ جاتا ہے یوں اچھے بھلے سوٹ پر زنگ کا نِشان آجاتا ہے۔ کوشش کریں کہ زنانہ کپڑے ایسی جگہ نہ سُکھائیں جہاں آنے جانے والے غیر مَردوں کی نظر پڑتی ہو، خشک ہونے کے بعد کپڑوں کو فوراً اتار لیجئے کیونکہ بعض کپڑے دھوپ میں جلد خراب ہو جاتے ہیں یا ان کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔

---

(1) بچہ خواہ ایک دن کا ہو اس کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے اور کپڑوں پر لگنے کی صورت میں کپڑے بھی ناپاک ہو جائیں گے۔ (ماخوذ از مدنی مذاکرہ قسط 3، ص20)

(2) کپڑے پاک کرنے کا طریقہ اور اس کے متعلق مزید مسائل جاننے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان" پڑھئے۔

مسجد کی دکان میں بیوٹی پارلر کھولنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ مسجد کی دکانوں (Shops) میں ایک دکان بیوٹی پارلر کے کام کے لئے دی گئی ہے، دکان پر نمایاں طور پر بیوٹی پارلر کی تشہیر (Advertisement) کے لئے کچھ عورتوں کی تصاویر کے سائن بورڈ وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں تو معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ کام کرنا اور اس کام کے لئے مسجد کی دکان کرائے پر دینا اور تصاویر لگانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میک اَپ کرنا یا اس پر اُجرت لینا ایک جائز کام ہے جبکہ خلافِ شرع کاموں سے اِجْتِناب کیا جائے۔ بیوٹی پارلر میں جائز وناجائز دونوں قسم کے کام ہوتے ہیں۔ عُمومی طور پر وہاں ہونے والے کاموں میں سے چند ناجائز کام درج ذیل ہیں:

1 آئی بروز (Eyebrows) بنوانا: حدیث شریف میں اس کام پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ **2 مردانہ طرز کے بال کاٹنا:** حدیث شریف میں مَردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ **3 رانوں کے بالوں کی صفائی کرنا:** ایک عورت کے لئے دوسری عورت کی ناف سے گُھٹنے سمیت جسم کے حصوں کا پردہ ہے بلاضَرورتِ شرعیّہ ان کو دیکھنا یا چھونا جائز نہیں۔ **4 بالوں میں سیاہ رنگ کا خِضاب کرنا:** بالوں کو سیاہ رنگ سے رَنگنا مَردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ناجائز و حرام ہے۔ **5 گانے باجے چلانا**

ان کے علاوہ اور بھی غیر شَرعی معاملات ہوتے ہوں گے۔ یاد رہے کہ ان ناجائز کاموں کی اُجرت لینا بھی جائز نہیں۔

البتّہ بیوٹی پارلر میں درج ذیل جائز امور بھی ہوتے ہیں: مثلاً چہرے کے زائد بالوں کی صفائی، مختلف کریمز، لالی پاؤڈر اور آئی شیڈز وغیرہ کے ذریعہ میک اَپ کرکے چہرے کو خوبصورت بنانا، سیاہی مائل رنگت کو نکھارنا، ہاتھوں پاؤں میں مہندی لگانا، بالوں کو سنوارنا وغیرہا اور میک اَپ کے لئے پاک اشیاء کا اِستعمال کرنا اور جائز میک اَپ کرنا جائز ہے۔

اگرچہ از روئے اِجارہ بیوٹی پارلر کے لئے کرائے (Rent) پر دکان دینا جائز ہے جبکہ بیوٹی پارلر میں ہونے والے ناجائز امور پر مدد کی نیت نہ کی جائے بلکہ مَحْض اجارے سے ہی غرض ہو۔ تاہم ایسے لوگ جو دکان میں جائز و ناجائز دونوں قسم کے کام کریں گے ان کو اپنی دکان کرائے پر دینے سے بچنا چاہئے اور بالخصوص مسجد کی دکانوں کو ایسے کاموں سے بچانا چاہئے۔

جاندار کی تصاویر (Pictures) دکان پر آویزاں کرنا جائز نہیں اور عورتوں کی تصاویر جو میک اپ کے بعد مزید جاذبِ نظر ہوں ان کا آویزاں کرنا بدنگاہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس لئے عورتوں کی تصاویر لگانا بھی ہرگز جائز نہیں سخت بےحیائی کی بات ہے اور جہاں جاندار کی تصاویر آویزاں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے اس لئے تصاویر لگانا ہی جائز نہیں اور مسجد کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اس کی دکانوں میں ایسی تصاویر لگانے سے ضَرور احتراز کیا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطّاری	ابوالحسن جمیل احمد غوری العطّاری

ذہین فطین، باہمّت، فصیحُ البیان، بُلند پایہ حاکم، تجرِبہ کار جرنیل، نظم و نَسَق کے ماہر، عشقِ رسول میں بے قرار رہنے والے، "مُغِیرَۃُ الرَّأیِ" کالقب پانے والے صحابیِ رسول حضرت سیّدنا مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی کُنیت ابو عیسیٰ ہے جبکہ بعض روایتوں میں ابو محمد اور ابو عبداللہ بھی لکھی ہے آپ کا تعلّق قبیلہ ثَقِیف سے تھا۔(تاریخ ابن عساکر، 60/13، 15)

پیدائش و قبولِ اسلام آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی پیدائش شہرِ طائف میں ہوئی۔ 5ہجری میں دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ (اعلام للزرکلی، 7/277)

عظمتِ رسول کا پاس اسلام لاتے ہی محبّتِ رسول کے دریا میں ایسے غوطہ زَن ہوئے کہ عظمتِ رسول کے سامنے کسی کو خاطر میں نہ لاتے چنانچہ سن 6ہجری صلحِ حُدَیبیہ کے موقع پر قریش کی جانب سے آنے والے نمائندے عُروہ بن مسعود ثَقَفی نے(ایمان لانے سے پہلے) دورانِ گفتگو بار بار اپنا ہاتھ حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی داڑھی مبارکہ تک بڑھایا تو آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے تلوار کا دَستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اپنے ہاتھ کو رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی داڑھی اقدس سے دور رکھ۔ (بخاری، 2/225، حدیث: 2731)

صُحبتِ رسول آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ سفر و حَضَر میں پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہتے اور سرکار صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا وُضو کا برتن ساتھ رکھتے تھے۔ (معرفۃ الصحابۃ، 4/273) نیز بار گاہِ رسالت میں گزارے ہوئے لمحات کو خوب یاد رکھتے تھے چنانچہ فرماتے ہیں: ایک موقع پر میری مونچھیں لمبی تھیں، نبی کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے مسواک رکھ کر میری مونچھوں کو تراش دیا۔ (ابوداود، 1/96، حدیث: 188)

نرالی محبت جب پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے جسدِ اَطہر کو لَحد مبارکہ میں رکھ کر حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکریم قبرِ مُنَوَّر سے باہر تشریف لائے تو آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے اپنی انگوٹھی قبر مبارک میں گرادی پھر حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکریم سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا: اندر اُتر کر اسے اٹھالو، چنانچہ آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ اَدَب واحترام کے ساتھ قبرِ انور میں اُترے اور عشقِ رسول میں ڈُوب کر محبت بھرے انداز میں اپنا ہاتھ لحدِ مبارکہ پر رکھا دوسری روایت میں ہے کہ پاکیزہ کفن پر اپنا ہاتھ پھیرا جبکہ تیسری کے مطابق اینٹ مبارک ہٹا کر اپنی انگوٹھی اٹھائی اور دونوں مُقدّس آنکھوں کے درمیان بوسہ لے کر باہر آگئے۔
(تاریخ ابن عساکر، 60/29، سیر اعلام النبلاء، 4/220، المبسوط، 1/118، ج:2)

ذِہانت تابعی بزرگ حضرت قَبِیصہ بن جابر علیہ رحمۃ اللہ القادر فرماتے ہیں کہ میں حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کے پاس کچھ عرصہ رہا ہوں اگر کسی شہر کے 8 دروازے ہوں اور کوئی ترکیب لڑائے بغیر ان سے نکلنا ممکن نہ ہو تو حضرت مغیرہ بن شعبہ اپنی خُداداد صلاحیّتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آٹھوں دروازوں سے باری باری نکل جائیں گے۔(تاریخ ابن عساکر، 60/50)

شکریہ ادا کیا کرو! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کے فرامین اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے کسی انمول خزانے سے کم نہیں، حُصولِ برَکت کے لئے ایک

*مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

فرمان مُلاحَظہ کیجئے: تمہیں کوئی تحفہ دے تو اس کا شکریہ ادا کرو اور جو تمہارا شکریہ ادا کرے اسے بھی کوئی تحفہ دو کیونکہ ناشکری کی وجہ سے نعمت زائل ہو جاتی ہے اور شکر ادا کرنے کی وجہ سے نعمت باقی رہتی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 60/53)

مجاہدانہ کارنامے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ 5ہجری کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ شریک ہوئے، حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانۂ خلافت میں فتنۂ اِرْتِداد نے سر اٹھایا تو لشکرِ اسلام کے ساتھ مل کر جنگِ یمامہ میں مُسَیْلِمہ کذّاب کی فوج کے دانت کھٹے کئے، دورِ فاروقی میں فُتوحاتِ شام کا سلسلہ پھیلا تو اسلامی لشکر کا حصہ بن کر تاریخ میں اپنا نام سنہری حروف سے لکھوایا، جنگِ یَرْمُوک میں دشمنوں کے سامنے پہاڑ بن کر کھڑے ہوئے۔ اسی دوران آنکھ میں ایک تیر لگا جس کی وجہ سے اس آنکھ کی بینائی جاتی رہی، مقامِ قادِسِیّہ میں لڑائی کا میدان گرم ہوا تو سر ہتھیلی پہ رکھ کر میدانِ جنگ میں کُود پڑے۔ معرکۂ نَہاوَند میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جانب سے یہ حکم تھا کہ مَیْسَرہ (بائیں حصے) کے سپہ سالار حضرت نعمان بن مُقرِّن ہوں گے اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت حُذیفہ اور ان کے بعد حضرت مغیرہ بن شعبہ لشکرِ اسلام کی قِیادت سنبھالیں گے۔

سیاسی بصیرت و کارنامے جنگِ قادسیہ میں حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنا سفیر بنا کر روانہ فرمایا تو حقِ سِفارت خوب خوب ادا کیا اور ایرانی سپہ سالار رُسْتُم کے سامنے عَلَی الْاِعْلان دعوتِ اسلام پیش کی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ میں ایک دفتر قائم کرکے اس میں لوگوں کے اَحوال جمع کئے تاکہ اس کے مطابق اہلِ بصرہ میں وظائف تقسیم ہو سکیں۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو یمن کے علاقے نُجَیْر کی جانب روانہ فرمایا، (تاریخ ابن عساکر، 60/16، 15) حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو پہلے بحرین کا پھر 15 سے 17 ہجری تک بصرہ کی مَسندِ گورنری کا اِعزاز بخشا (تاریخ ابن عساکر، 60/31) اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کُوفہ کا حاکم مقرر کر دیا، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانۂ خلافت میں آپ کچھ عرصے تک اسی عہدے پر برقرار رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ملکی مُعامَلات سے علیحدہ ہو گئے۔ 41ہجری میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تمام ممالکِ اسلامیہ کی باگ ڈور سنبھالی تو آپ کی خدمات لئے بغیر نہ رہ سکے اور آپ کو دوبارہ کُوفہ کی گورنری پر فائز کر دیا۔ آپ مسلسل نو سال تک اس عہدے پر رونق افروز رہے۔ (الاصابۃ، 6/157)

وفات و مزار مبارک آخر کار 70 سال کی عمر پا کر شعبانُ المعظم سن 50 ہجری میں پَیامِ اَجَل پر لبیک کہا، آپ کے مزار مبارک کا اِعزاز بھی سر زمینِ کُوفہ کو حاصل ہے۔
(تاریخ ابن عساکر، 60/62)

روایات کی تعداد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی سربُلندی اور ترویج و اِشاعت میں گزاری آپ سے 136 احادیث مروی ہیں، 9احادیث مُتَّفَق علیہ (یعنی بخاری و مسلم دونوں میں) ہیں جبکہ ایک حدیث بخاری میں اور 2 حدیثیں مسلم میں اِنفِرادی طور پر ہیں۔ (تہذیب الاسماء، 2/412) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مَرْوِیّات میں مَسْحٌ عَلَى الْخُفَّيْن اور وضو میں چوتھائی سر کے مسح کی احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

(وہ بزرگانِ دین جن کا یوم وصال/عرس شعبان المعظم میں ہے)

شعبانُ المعظّم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظّم 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا مزید کا تعارف ملاحظہ فرمایئے: **صحابیات** **1** اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ولادت اعلانِ نبوت سے 5 سال قبل مکّہ شریف میں ہوئی اور وصال شعبان 45ھ میں مدینۂ منوّرہ میں فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ آپ کثرت سے روزے رکھنے والی، بہت عبادت کرنے والی، علمِ حدیث و فقہ سے شغف رکھنے والی، بلند ہمت اور حق گو خاتون تھیں۔ آپ سے مروی احادیث کی تعداد 60 ہے۔(طبقات ابن سعد، 8/65 تا 69، فیضان امہات المؤمنین، ص94 تا 115) **2** حضرت سیّدتنا اُمِّ ایمن برکۃ بنت ثعلبہ حبشیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی والدہ، آپ علیہ السَّلام سے بہت محبت کرنے اور آپ کی خدمت کی سعادت پانے والی، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ اور حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدۂ محترمہ اور قدیم الاسلام تھیں، حبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت فرمائی، وصال شعبان یا رمضان 10ھ یا محرم 23ھ کو ہوا۔ (زرقانی علی المواهب، 1/308) **علمائے اسلام** رحمہمُ اللہُ السَّلام **3** حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 70ھ یا 80ھ کو کوفہ (عراق) میں ہوئی اور وصال بغداد میں 2 شعبان 150ھ کو ہوا۔ مزار مبارک بغداد (عراق) میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ تابعی بزرگ، مجتہد، محدث، عالَمِ اسلام کی مؤثر شخصیت، فقہِ حنفی کے بانی اور کروڑوں حنفیوں کے امام ہیں۔(نزہۃ القاری، مقدمہ، 1/110، 164، خیرات الحسان، ص31، 92) **4** شیخ الاسلام حضرت سیّدنا امام لیث بن سعد مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 94ھ قَرْقَشَنْدَہ (القلیج صوبہ قلیوبیہ) مصر میں ہوئی ۔ آپ محدثِ زمانہ اور مفتیِ مصر تھے ۔ 15 شعبان 175ھ کو مصر میں وصال فرمایا، مزار مبارک قَرافہ صُغریٰ (شارع امام لیث، قاہرہ) مصر میں ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص140، تاریخ ابن عساکر، 50/347، 349) **5** امام الحنفیہ، حضرت سیّدنا ابوالحسن عُبَیدُاللہ کَرْخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 260ھ میں کرخ جدان (عراق) میں ہوئی اور وصال 15 شعبان 340ھ کو فرمایا، تدفین بغداد (عراق) میں ہوئی۔ آپ مجتہد فی المسائل، مفتیِ عراق، شیخ الحنفیہ اور زُہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔ "اُصولِ کرخی" قواعدِ فقہ میں آپ کی یادگارِ زمانہ کتاب ہے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 25/48، اصول الکرخی، ص366) **6** ابن الکتاب حضرت علّامہ جمالُ الدّین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 630ھ کو مصر میں ہوئی اور وفات شعبان 711ھ کو قاہرہ (مصر) میں ہوئی۔ آپ عظیم ادیب، مؤرخ، استاذُالعلماء اور قاضی طرابلس تھے۔ کئی جلدوں پر مشتمل عربی لغت "لِسَانُ الْعَرَب" آپ کی عالمگیر شہرت کا باعث ہے۔ (لسان العرب، 1/5، الدرر الکامنہ، 4/262، 265) **7** استاذِ صاحبِ درِّمختار حضرت سیّدنا محمد محاسنی آفندی دمشقی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی

ولادت 1012ھ دمشق شام میں ہوئی اور وصال شعبان 1072ھ کو فرمایا، بابِ فرادیس شام میں دفن کیا گیا۔ آپ ممتاز عالمِ دین، مدرسِ جامعِ اُمَوی، خطیبِ جامعِ دمشق تھے، مسلم شریف پر تعلیقات یادگار ہیں۔ (خلاصۃ الاثر، 3/408، 411، حدائق الحنفیہ، ص438) **8** قطبِ شام حضرت امام عبدالغنی نابُلُسی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1050ھ دِمَشْق شام میں ہوئی۔ آپ عالمِ کبیر، شاعر و ادیب، استاذُ العلماء، عارف باللہ اور 250 سے زائد کتب و رسائل کے مصنف ہیں۔ 24 شعبان 1143ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک صالحیّہ دمشق شام میں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ آپ کی کتاب "اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃُ" کا ترجمہ بنام "اصلاحِ اعمال" کر رہی ہے جس کی جلد اوّل شائع ہوچکی ہے۔ (اصلاح اعمال مترجم، 1/56تا70) **9** محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1323ھ میں ضلع گورداسپور (موضع دیال گڑھ مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی اور یکم شعبان 1382ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) پاکستان میں ہے۔ آپ استاذالعلماء، محدثِ جلیل، شیخ طریقت، بانیٔ سنّی رضوی جامع مسجد و جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام سردارآباد اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے تھے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص27، 334) **10** شرفِ ملت حضرت علّامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1363ھ مزار پور (ضلع ہوشیار پور پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ استاذالعلماء، شیخ الحدیث و التفسیر، مصنف و مترجم کتب، پیرِ طریقت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 18 شعبان 1428ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک جوڈیشنل کالونی لالہ زار فیز-2 مرکزالاولیاء لاہور پاکستان میں ہے۔ (شرفِ ملت نمبر لاہور، ص 126)

اولیائے کرام رحمھم اللہ السلام

11 شیخ المشائخ حضرت حافظ ابوعبدالرحمٰن محمد سُلَمی محدث نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 325ھ نیشاپور (صوبہ خراسان) ایران میں ہوئی۔ آپ عالم دین، حافظ الحدیث، مفسر قراٰن، استاذالعلماء، کئی کتب کے مصنف اور ولیِ کامل تھے۔ طَبَقاتُ الصُّوْفِیۃ آپ کی تصنیف ہے۔ وصال 3 شعبان 412ھ کو ہوا اور تدفین نیشاپور میں ہوئی۔ (المنتظم، 15/151، 150، طبقات الصوفیۃ، مقدمۃ المحقق، ص15) **12** ولیِ شہیر حضرت لعل شہباز قلندر حافظ سیّد محمد عثمان مَرْوَندی سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 573ھ مَرْوَنْد (ضلع ہرات) افغانستان یا مَرَنْد آذربائیجان میں ہوئی اور 21 شعبان 673ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک سہون شریف (ضلع جامشورو باب الاسلام سندھ) پاکستان میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ آپ علم و فضل، زُہد و تقویٰ میں کامل اور روحانیت کے تاجدار ہیں۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 1/144تا159) **13** قادری بزرگ حضرت سید ابوالحسن موسیٰ پاک شہید ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 952ھ میں اوچ شریف (ضلع بہاولپور جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور 23 شعبان 1001ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہے۔ آپ خاندانِ غوثُ الاعظم کے چشم و چراغ، سلسلہ قادریہ کے نامور شیخ طریقت اور مشہور محدث شیخ عبدالحق دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مُرشِد ہیں۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/403-406) **14** حضرتِ ایشاں، پیر سیّد خاوند محمود بخاری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 971ھ بخارا (ازبکستان) میں ہوئی اور 12 شعبان 1052ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظ القراٰن، عالمِ دین، مصنف اور نقشبندی سلسلے کے بزرگ تھے۔ آپ کا عالیشان مزار محلہ بیگم پورہ (نزد انجینئرنگ یونیورسٹی باغبانپورہ) مرکزالاولیاء لاہور میں واقع ہے۔ (تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص54تا109) **15** قاضی کشمیر حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی شطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی ولادت غالباً ضلع روہتک (ریاست ہریانہ) ہند میں ہوئی۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، قاضی القضاۃ کشمیر اور مصنّف کتب ہیں۔ 8 شعبان 1088ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک گُلہار شریف (مضافاتِ کوٹلی) کشمیر میں ہے۔ (قاضی فتح اللہ شطاری، ص59تا207)

آصف جہانزیب عطاری مدنی

حضرت سیّدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی

بحیثیتِ مسلمان یہ بات قابلِ اِفتخار ہے کہ ہماری تاریخ ایسی جلیل القدر شخصیات سے مُزَیَّن ہے جن کی علمی وَجاہت کا شہرہ اَطرافِ عالَم میں پھیلا ہوا ہے۔ ان ہی روشن و تابندہ شخصیات میں سے ایک دَرَخْشاں نام عالمُ العَصْر، ناصرُ الحدیث، فَقِیہُ الْمِلَّۃ، حضرت سیّدنا امام ابوعبد اللہ محمد بن ادریس شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا بھی ہے، جو مجتہد، فقہِ شافعی کے بانی اور عظیم رُوحانی شخصیت کے مالک ہیں۔ **حالاتِ زندگی** 150ھ میں جس دن حضرت سیّدنا امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا وصال ہوا اسی دن غَزَّہ (فلسطین) میں آپ کی ولادت ہوئی۔ (وفیات الاعیان، 4/23) آپ کے دادا کے دادا حضرت سیّدنا شافع رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابیِ رسول تھے، انہی کی نسبت سے آپ شافعی کہلاتے ہیں۔ (المنتظم، 10/134، سیر اعلام النبلاء، 8/378 ملخصاً) کم عُمری میں ہی آپ یتیم ہوگئے تھے، اس لئے آپ کی پرورش اور تربیت آپ کی والدہ نے فرمائی۔ (سیر اعلام النبلاء، 8/377) بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تحصیلِ علم اور تیر اَندازی کا بے حد شوق تھا، تیر اندازی میں مہارت کا یہ عالَم تھا کہ آپ کے دس میں سے دس نشانے دُرُست لگتے تھے۔ (تاریخ بغداد، 2/57) **حصولِ علم میں مشقتیں** معاشی اِعتبار سے آپ کے ابتدائی حالات نہایت دُشوار گزار تھے، آپ کی والدہ کے پاس استاد صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا اور کاغذ نہ ہونے کی وجہ سے کبھی ہڈیوں پر اور کبھی صفحات مانگ کر ان پر احادیثِ مبارکہ لکھا کرتے۔ (سیر اعلام النبلاء، 8/379 مفہوماً) شدید تنگ دَسْتی کے باعث تین بار آپ کو اپنا تمام مال حصولِ علم کے لئے فروخت کرنا پڑا۔ (تاریخ دمشق، 51/397 ملخصاً) اتنے سخْت حالات کے باوجود آپ طلبِ علم میں لگے رہے، حصولِ علم کے لئے عرب کے دیہاتوں میں آپ نے 20 سال گزارے اور وہاں کی زبانوں اور اَشعار پر عبور حاصل کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 8/379 ماخوذاً) **زبردست قوّتِ حافظہ** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت ذہین تھے، 7 سال کی عمر میں کلامِ مجید اور 10 سال کی عمر میں حدیث شریف کی کتاب "مؤطا امام مالِک" صرف 9 راتوں میں حِفظ کرلی تھی۔ (تاریخ بغداد، 2/60، الدیباج المذہب، 2/157) 15 سال کی عمر میں آپ کو فتویٰ دینے کی اجازت مل گئی (المنتظم، 10/136) لیکن اِحتیاط کے پیشِ نظر آپ نے اس وقت تک فتویٰ دینا شروع نہ کیا جب تک دس ہزار حدیثیں یاد نہ کرلیں۔ (المنتظم، 10/135) **اساتذہ و تلامذہ** آپ نے اپنے دور کے عظیمُ المَرْتَبَت علمائے کرام و بزرگانِ دین سے علم حاصل کیا، ان میں حضرت سیّدنا امام مالک، حضرت سیّدنا مُسلم بن خالد، حضرت سیّدنا سفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرت سیّدنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں، جبکہ آپ کے تلامذہ میں حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیّدنا امام عبد اللہ حُمَیْدی اور حضرت سیّدنا امام حسن زعفرانی علیہم الرحمۃ جیسی نابِغۂ روزگار شخصیات شامل ہیں۔ (الدیباج المذہب، 2/157) آپ کی جلالتِ علمی کو دیکھتے ہوئے آپ کو یمن میں نَجْران کا قاضی مقرر کیا گیا۔ (البدایہ والنہایہ، 7/255) دیگر اَکابرین کے علاوہ آپ نے حضرت سیّدنا امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے جلیل القدر شاگرد حضرت سیّدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بھی اِکتسابِ فیض کیا۔ (البدایہ والنہایہ، 7/255 ماخوذاً)

مزار مبارک حضرت امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی

علومِ مُرَوَّجہ کی تکمیل کے دوران عراق ہی سے آپ نے اپنی فقہ (یعنی فقہِ شافعی) کی تَروِیج و تَدوِین کا آغاز فرمایا۔ (ترتیب المدارک، 3/179 ملخصاً) آپ نے ہی سب سے پہلے اصولِ فقہ کے موضوع پر کتاب تصنیف فرمائی نیز ابوابِ فقہ اور اس کے مسائل کی دَرَجہ بَندی فرمائی۔ (مرآۃ الجنان، 2/14 ملخصاً) **تصانیف** حضرت سیّدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے دَرْس وتدریس اور تَصانیف کے ذریعے علمِ دین کی خوب اِشاعت فرمائی جس کا فیضان آج تک جاری ہے، آپ کی تَصانیف میں کتاب "الاُمّ"، "اَلرِّسالَۃ"، "اِخْتِلافُ الْحَدِیث"، "اَدَبُ الْقاضی" اور "اَلسَّبَق والرَّمْی" وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ (اعلام للزرکلی، 6/26) **عبادات اور زُہد و قناعت** مُجْتَہِدِ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت عبادت گزار اور قراٰنِ پاک کی کثْرت سے تِلاوت کرنے والے تھے، آپ روزانہ ایک قراٰنِ پاک اور رمضانُ المبارک میں ساٹھ قراٰنِ مجید کا ختم فرماتے۔ آپ نہایت خوش آواز قارِیِ قراٰن تھے، آپ کی تلاوت سن کر لوگوں پر رِقّت طاری ہو جاتی تھی۔ (المنتظم، 10/135 ماخوذاً) زُہد و قَناعت میں بھی آپ کا اعلیٰ مقام تھا، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ (لباب الاحیاء، 32)

بزرگوں کا آپ کی عظمت کا اعتراف آپ کی شرافت وعظمت کا شہرہ زبانِ زدِ عام تھا یہاں تک کہ اُس دور کے صاحِبانِ کمال نے بھی آپ کے فَضائل و مَناقِب بیان فرمائے، چنانچہ حضرت سیّدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی (علیہ رحمۃ اللہ الکافی) اپنے زمانے کے اَفراد میں سب سے اَفضل ہیں۔ (الانتقاء، ص120) حضرت سیّدنا امام احمد بن حَنْبَل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی دنیا کے لئے سورج اور لوگوں کے لئے خیر وعافیت کی طرح ہیں جس طرح ان دونوں کا کوئی مُتَبادِل نہیں اسی طرح ان کا بھی کوئی مُتَبادِل نہیں۔ (الانتقاء، ص125 ماخوذاً)

وصال زندگی کی 55 بہاریں دیکھنے کے بعد علم وفضل کا یہ چمکتا سورج شعبان المعظم 204ھ کی چاندرات کو مصر میں غروب ہوا۔ (الدیباج المذہب، 2/160، الانتقاء، ص160) مزارِ مبارک جبلِ مُقطّم کے قریب قَرافہ صغریٰ (قاہرہ مصر) میں مَرجِعِ عوام وخواص ہے۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابتدائی طبّی امداد

جِلد کے چھالے

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

اگر جِلد پر چھالے ہو جائیں اور زیادہ تکلیف نہ ہو تو ان کو نہ پھاڑیں کیونکہ چھالوں میں موجود پانی بیکٹیریا سے بچاتا اور انفیکشن سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔ اس پر صاف اور جراثیم سے پاک پٹّی (Sterilize Gauze) رکھ کر کاغذی ٹیپ (Paper Tape) لگا لیں۔ اگر چھالہ تکلیف دِہ ہو اور آپ کو چلنے یا کام کرنے میں دشواری ہو رہی ہو تو فوری طبّی امداد کے طور پر چھالے کی وجہ سے ہونے والے درد کو کم کرنے کے لئے نیچے بیان کردہ طریقے سے چھالے کی جِلد کو برقرار رکھتے ہوئے چھالے کا پانی نکال لیں:

(1) اپنے ہاتھوں اور چھالے کو نیم گرم پانی لے کر صابن سے دھوئیں۔ (2) چھالے پر صاف اور جراثیم سے پاک پٹّی (Sterilize Gauze) لے کر کسی جراثیم کُش دوا سے صاف کریں۔ (3) ایک صاف سُوئی اِسپرٹ سے صاف کرکے چھالے کی جِلد کو بچاتے ہوئے کَناروں پر اِس طرح سوراخ کریں کہ چھالے کا پانی بہہ جائے۔ (4) کوئی جراثیم کُش کریم چھالے پر لگا کر صاف پٹّی کرلیں۔ پٹّی کو روزانہ تبدیل کریں۔ اگر یہ کام کرنے میں دشواری پیش آرہی ہو یا نہ کر پا رہے ہوں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں نیز اگر تکلیف اور علامات برقرار رہیں تو ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

* مستشفیٰ (کلینک) فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

حضرتِ سیّدُنا سفیان ثورِی علیہ رحمۃ اللہ القَوی

محمد رفیق عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدُنا ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مَسروق ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُاللہِ القَوِی علمِ حدیث و فقہ کے بہت بڑے عالم اور صاحبِ زُہد و تقویٰ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہم زمانہ ہیں۔ **ولادت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 97 ھ میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 7 / 175) **تحصیلِ علم** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدا میں اپنے والد اور "کوفہ" کے مشہور شیوخِ حدیث بالخصوص امام اَعمش اور ابو اسحٰق سَبِیعی رحمہم اللہ تعالٰی سے حدیث و فقہ کا درس لیا۔ اس کے علاوہ طلبِ علم کے لئے مختلف ممالک کا سفر بھی کیا۔ (محدثین عظام حیات و خدمات، ص105 مفہوما) ایک بار والدہ ماجدہ نے آپ کا علمی شوق دیکھ کر فرمایا: بیٹا! علم حاصل کرتے رہو! میں چَرخہ کات کر تمہارے اخراجات پورے کروں گی۔ (صفۃ الصفوۃ، ج2،3، 125/2، رقم: 468) **شیوخ و تلامذہ** ایک قول کے مطابق آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے 600 اساتذہ سے کسبِ علم کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 7 / 177) آپ سے روایات لینے والوں میں سفیان بن عُیَیْنَہ، ابوداؤد طیالسی اور عبداللہ بن مبارک جیسے بڑے محدثین بھی شامل ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/ 175، 178) **حکایت** امام ابُوالمُثَنّٰی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے "مَرو" شہر میں لوگوں کا شور و غل سنا: ثَوری آرہے ہیں، ثَوری آرہے ہیں۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک لڑکا ہے جس کی داڑھی کے ابھی چند بال نکلے ہیں۔ امام ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: لوگ بلند آواز سے اس لئے کہہ رہے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ذہین اور مضبوط حافظے کے مالک تھے، نیز نوجوانی ہی میں حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/ 179 مفہوما) **حلقۂ درس** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو عُلومِ اسلامیہ میں کمال کی مہارت حاصل تھی، آپ کا باقاعدہ حلقۂ درس 18 سال کی عمر میں بخارا میں قائم ہوا جہاں عاشقانِ علم کا ہُجوم رہتا۔ (محدثین عظام حیات و خدمات، ص111) **علمی مقام** حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے گیارہ سو(1100) شُیوخ سے حدیث کا علم حاصل کیا، ان میں سب سے افضل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو پایا۔ (تاریخ بغداد، 9/158) حضرتِ سیّدنا امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالِق فرماتے ہیں: پہلے عراق سے ہمارے پاس دراہم اور کپڑے آتے تھے جب سے سفیان آئے ہیں ہمارے پاس علم آنے لگا ہے۔ (تہذیب التہذیب، 3/ 400، رقم: 2519) حضرات امام شُعْبَہ، ابن عُیَیْنَہ اور یحیٰی بن مَعِین رحمہم اللہ تعالٰی نے آپ کو "اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث" کا مقدّس لقب دیا۔ (تاریخ بغداد، 9/ 165، ملتقطا) **مبارک فرمان** جو شخص قبر کو کثرت سے یاد کرتا ہے (تو امید ہے کہ) وہ اسے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ پائے گا اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی یاد سے غافل رہے گا (تو اندیشہ ہے کہ) وہ اپنی قبر کو جہنّم کا گڑھا پائے گا۔ (احیاء علوم الدین، 5 / 238) **وِصال** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شعبانُ المعظّم 161ھ میں بصرہ کے مقام پر دنیا سے پردہ فرماگئے۔ (طبقات لابن سعد، 6/ 350) مزارِ مبارک بصرہ ہی میں بنی کُلیب نامی قبرستان میں ہے۔ (الثقات لابن حبان، 3/ 411)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

بیرونِ ملک کے مسافروں کو نصیحت آموز مدنی پھول

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلّغِ دعوتِ اسلامی حسین عطّاری! مبلّغِ دعوتِ اسلامی عزیزالحق عطّاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَا شَآءَ اللہ! وقاری کابینہ سے سری لنکا کے لئے مدنی قافلہ تیار ہے، مرحبا! اس کے شُرکا میں محمد علی عطّاری، آصف عطّاری، عدنان عطّاری، یعقوب عطّاری، فرحان عطّاری، معین عطّاری، اقبال عطّاری، شہزاد عطّاری ہیں۔ اللہ پاک آپ سب کا سفر بالخیر فرمائے، قدم قدم پر آپ کی حفاظت، حمایت اور مدد کرے، آپ کے لئے مدد گار پیدا کرے، زبانوں میں اَثَر اور وقت میں بَرَکت دے۔ اٰمین! وہاں خوب دل لگا کر مدنی کام کیجئے گا، وہاں ہَریالی (Greenery) کافی ہے اور اسے دیکھنے کے لئے سَیّاح (Tourist) آتے ہیں، اب دیکھئے آپ کیا دیکھتے ہیں۔ یہ شعر ذہن میں بٹھا کر جایئے ؎

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

ایک پُرانی یاد پیش کرتا ہوں: ہم 1999ء میں وہاں (یعنی سری لنکا میں) کسی مَزار پر گئے تھے جو پہاڑ پر تھا اور اس پہاڑ کے پیچھے بڑے حسین مناظر تھے، اسلامی بھائیوں نے کہا ہو گا: دیکھو کتنا حسین منظر ہے! میں نے دو ایک نظر دیکھا، پھر نگاہ پھیر لی اور دیکھنے سے بچا۔ حاجی عبید رضا بھی ساتھ تھے، انہوں نے پوچھنے پر بتایا: باپا! میں نے بھی نہیں دیکھا۔

اے عاشقانِ رسول! آہ! مُباح نظاروں کا بھی قِیامت کے دن حساب ہے۔ ان کے متعلق اچھی نیت ہو تو ثواب کی صورت بنے گی لیکن عام طور پر ہم لوگ حظِّ نفس (یعنی مزہ لینے) کے لئے ایسے مناظر دیکھتے ہیں۔ وہاں (سری لنکا میں) چشمے، آبشاریں اور پورے پورے سبز (Green) پہاڑ ہوتے ہیں، وہاں کے بارے میں کہتے ہیں: ایسی زَرخیز زمین ہے کہ اگر لکڑی کی بھی بُوائی کر دی جائے تو اُگ جاتی ہے۔ وہاں بارشیں بھی بہت ہوتی ہیں، بہر حال وہاں خوبصورت مناظر خوب ہیں! اب آپ کیا کرتے ہیں، یہ آپ کی کَسوٹی (امتحان) ہے۔

اللہ پاک کرے کہ ہم صرف اس کی رِضا والے کاموں میں لگے رہیں، ہمارا دیکھنا سُننا، آنا جانا اور اُٹھنا بیٹھنا اَلْغَرَض ہر کام اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو۔ سری لنکا کے اسلامی بھائیوں کو میرا سلام کہئے گا۔ وہاں میرے خاندان والے بہت ہیں، ان سے ملیں تو ان کو خصوصیت کے ساتھ میرا سلام کہئے گا اور ان پر زیادہ توجّہ دیجئے گا۔ آدمی کو خاندان کی بھی ایک کَشِش ہوتی ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرا سارا خاندان دعوتِ اسلامی میں ہو اور سب مدنی کام کرنے والے بَن جائیں اور یوں مدینہ مدینہ ہو جائے۔ بے حساب مغفِرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَجَبُ المرجب کا روزہ رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی

ہند کے جامعاتُ المدینہ کے 3000 طلبۂ کرام میں سے تقریباً 1507 طلبۂ کرام نے (غالباً) پہلی رجب المرجب 1439ھ کا روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کی، جس پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَوتی پیغام کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

عبد العزیز عطاری مدنی

منبرِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حدیثِ پاک میں ہے کہ جب نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خطبہ ارشاد فرماتے تو کھڑے ہوجاتے پھر قیام کو طویل کرتے تو کھڑے رہنا دُشوار ہوتا چنانچہ کھجور کا ایک تنا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو کی جانب زمین میں گاڑ کر کھڑا کر دیا گیا، جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام طویل ہوجاتا تو اس سے سہارا لیتے اور ٹیک لگا لیتے۔ (سنن دارمی، 1/29، حدیث: 32) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کیا کہ لوگ زیادہ ہوگئے ہیں، ہم آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے منبر بنوالائیں جس پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمائیں؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت عطا فرمادی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص238، حدیث:307 ملخصاً)

منبر کس نے اور کس چیز سے بنایا؟ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک خاتون کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی (Carpenter) غلام سے میرے لئے لکڑیوں کی کوئی ایسی چیز بنوادو جس پر بیٹھ کر لوگوں سے گفتگو کر سکوں۔ اس خاتون نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جنگل سے جھاؤ (کی لکڑی) کا منبر بنادو، وہ تیار کر کے لایا تو اس عورت نے اسے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم کے مطابق اسے رکھا گیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس پر تشریف فرما ہوئے۔

(بخاری، 2/17، حدیث: 2094)

کھجور کا تنا رونے لگا جب منبر شریف تیار ہوگیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس پر خطبہ دینے کیلئے جلوہ افروز ہوئے تو کھجور کے تنے سے رونے کی آواز آئی۔ آپ نے اس پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا پھر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے اس کو منبر کے نیچے دفن کر دیا گیا۔

(بخاری، 2/497، حدیث:3585، سنن الدارمی، 1/29، حدیث:32، وفاء الوفاء، 1/390)

منبر کیسا تھا؟ منبر شریف کی لمبائی دو گز، چوڑائی ایک گز (مدارج النبوۃ، 2/326) اور سیڑھیاں تین تھیں ہر سیڑھی کی بُلندی ایک بالشت اور لمبائی ایک ہاتھ تھی (مراٰۃ المناجیح، 2/193 ملخصاً) اور اس کے تین زینے (سیڑھیاں) اس تخت کے علاوہ تھے جس پر بیٹھا جاتا ہے، حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم درجۂ بالا پر خطبہ فرمایا کرتے، (حضرت سیدنا) صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دوسرے پر پڑھا، (حضرت سیدنا) فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تیسرے پر۔ (فتاوی رضویہ، 8/343 ملخصاً)

منبر پر چادر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سب سے پہلے منبر پر قِبطی چادر چڑھائی۔ (سیرتِ حلبیہ، 2/196)

دعاؤں کی قبولیت کی راتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: پانچ راتوں میں دُعا رَد نہیں ہوتی: (1) جمعہ کی رات (2) رجب کی پہلی رات (3) پندرہ شعبان کی رات (4) عید الفطر اور (5) عید الاضحیٰ کی رات۔ (شعب الایمان، 3/342، حدیث:3713)

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

ابوالحسان عطاری مدنی*

مُجرِم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے

الفاظ و معانی **مجرم:** گناہ گار۔ **جَآءُوْكَ:** تمہارے پاس آئیں۔ **رد:** مُسْتَرَد (Reject)۔ **شرح** ہم گناہ گار اُمّتی اللہ کریم کے فرمانِ عالیشان "جَآءُوْكَ" پر عمل کرتے ہوئے اپنے کریم آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربار میں حاضر ہوئے ہیں اور یہ ایسا دربار ہے جہاں کسی سُوالی کا سُوال رَد نہیں کیا جاتا لہٰذا ہمیں اُمّید ہے کہ اس بارگاہ سے ہمیں مغفرت کا پروانہ ضَرور حاصِل ہو گا۔

مذکورہ بالا شعر میں جَآءُوْكَ سے اس آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا(۶۴)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ5، النسآء:64) حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اس آیتِ مُقدّسہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں توبہ قبول ہونے کی تین شرطیں بیان ہوئیں: اولاً حضور علیہ السَّلام کی بارگاہ میں حاضری، دوسرے اپنے گُناہ سے وہاں جا کر توبہ کرنا، تیسرے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا شفاعت فرمانا، اگر ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی نہ پائی جائے تو قبولِ توبہ کی اُمّید نہیں۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص42ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: بندوں کو حکم ہے کہ ان (یعنی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و اِستِغفار کریں۔ اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم، اس کا سَمْع (یعنی سننا)، اس کا شُہُود (یعنی دیکھنا) سب جگہ ایک سا ہے، مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ حضور کے عالَمِ حیاتِ ظاہری میں حُضُور (یعنی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونا) ظاہر تھا، اب حضورِ مزارِ پُرانوار ہے اور جہاں یہ بھی مُیَسَّر نہ ہو تو دل سے حضور پُرنور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی طرف توجّہ، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے توسُّل، فریاد، اِستِغاثہ، طلبِ شفاعت (کی جائے)۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/654)

حکایت حضور سیّد المرسلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد ایک اَعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے، قبرِ انور کی مبارک مٹّی اپنے سر پر ڈالی اور عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ ہم نے سنا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر جو نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ - الآیۃ﴾ بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اللہ کریم سے اپنے گُناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہ بخشوائیے۔ جب اَعرابی نے یہ عَرض پیش کی تو قبرِ انور سے نِدا (یعنی آواز) آئی: قَدْ غُفِرَ لَكَ یعنی تمہیں بخش دیا گیا۔ (تفسیرِ نسفی، النساء، تحت الآیۃ: 64، ص236)

میں کر کے سِتَم اپنی جاں پر، قراٰں میں جَآءُوْكَ پڑھ کر
آیا ہوں بہت شرمندہ سا، سرکار توجُّہ فرمائیں

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی*

اس وقت مسلمانوں کی بھاری اکثریّت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، اسی غیبت کے باعث آج اکثر گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں، خاندانوں، محلّوں اور بازاروں میں اسی غیبت کے سبب نفرت کی منحوس دیواریں قائم ہوچکی ہیں۔ ایک بڑی تعداد کو غیبت کی تعریف تک معلوم نہیں حالانکہ اس کے بارے میں ضَروری اَحکام جاننا ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرضِ عین ہے اور اس کے متعلق ضروری مسائل نہ جاننے والا گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اصلاحِ اُمّت کے جذبے کے تحت مختلف کتابوں میں پھیلے ہوئے غیبت کے بیان کو سِلکِ تحریر میں پِرو کر تفصیل کے ساتھ "غیبت کی تباہ کاریاں" نامی کتاب میں جمع فرما دیا۔ اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں زندگی کے مختلف مواقع پر اور مختلف شعبوں سے تعلّق رکھنے والے لوگوں میں کی جانے والی غیبتوں کی سینکڑوں مثالیں بیان کی گئی ہیں مثلاً: ❀ منگنی / شادی میں غیبتوں کی مثالیں ❀ تاجروں کے متعلق غیبتیں ❀ نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی مثالیں وغیرہ۔ اس کتاب میں غیبت کرنے اور سننے کی حُرمت، غیبت و بُہتان میں فرق، غیبت پر اُبھارنے والی اشیا، زندوں اور مُردوں کی غیبت، نابالغ کی غیبت، کس بچّے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟ غیبت سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ اور غیبت کے تفصیلی علاج وغیرہ کا ذکر ہے جبکہ دیگر مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں مثلاً تکبُّر، چغلی، بہتان وغیرہ) کا بھی مختصر بیان ہے۔ اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر سینکڑوں مدنی پھول اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں نیز اس کتاب کے ساتھ بعض مضامین کی مناسبت کی وجہ سے آخر میں "عفو و درگزر کی فضیلت مع ایک اہم مدنی وصیت" رسالہ شامل کیا گیا ہے۔ اللہ کریم کی رَحمت سے امّید ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اب تک کی جانے والی گناہوں بھری غیبتوں کے اِرتکاب پر ندامت محسوس ہوگی اور اس پر ملنے والی سزاؤں کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب کو غیر معمولی مقبولیّت حاصل ہوئی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2009 سے 2017 تک صرف اردو زبان میں تقریباً ایک لاکھ پچپن ہزار (155000) کی تعداد میں چَھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ اس کے علاوہ ہندی، سندھی، انگلش اور گجراتی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہوچکا ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو جلد از جلد دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ نیز یہ کتاب مختلف زبانوں میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر آن لائن پڑھی اور ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

اِعتِکاف اور دعوتِ اسلامی

اعتکاف کی فضیلت اعتکاف بہت ہی قدیم اور انتہائی اَہمیّت کی حامل عبادت ہے۔ اس کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رَمَضان پاک کا پورا مہینا اعتِکاف فرمایاہے اور آخری دس دن کا بَہُت زیادہ اہتمام تھا یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذْر کے تحت ”آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمَضانُ الْمبارَک میں اعتِکاف نہ کرسکے توشَوّالُ الْمکرَّم کے آخری عَشرہ میں اعتِکاف فرمایا۔“(بخاری، 1/671، حدیث: 2031) ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اعتِکاف رہ گیاتو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا اعتِکاف فرمایا۔(ترمذی، 2/212، حدیث:803)

دعوتِ اسلامی اور سنّتِ اعتکاف میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک میں لاکھوں لاکھ مسلمان اعتکاف کی سنّت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی اس سنّت کی ادائیگی بڑے اہتمام سے ہوتی ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ دعوتِ اسلامی میں اجتماعی اعتکاف کرنے کے کیا کہنے! اس میں نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، تَہَجُّد، اِشراق، چاشت، اَوّابین، صلٰوۃُ التّوبہ اورصلٰوۃُ التَّسبیح کی بھی سعادت حاصل ہو گی، عِلمِ دین ،وضو، غسل، نماز اور دیگر ضَروری احکام سیکھنے نیز سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کرنے کا موقع ملے گا، زَبان اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے اور اکثر اوقات باوضو رہنے کی عادت بنے گی۔ دل میں خُشوع وخُضوع پیدا ہو گا الغرض اعتکاف میں ایک ایک لمحہ عبادت میں گزرے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضاو خوشنودی حاصل ہو گی۔ رِقّت انگیز دُعائے اِفطار میں شرکت نیز نمازِ عصر اور تراویح کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل ہو گی جس میں اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِاہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات مثلاً عقائد واعمال، فضائل ومناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت اور دیگر موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے حکمت آموز جوابات سے نوازتے ہیں۔

رمضان المبارک 1438ھ (2017ء) کا اجتماعی اعتکاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہر سال کی طرح سال 1438ھ (2017ء) میں بھی ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول کی شرکت رہی۔(تفصیل ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ، اگست 2017ء میں دیکھی جاسکتی ہے)

اعتِکاف کے فضائل ومسائل تفصیل کے ساتھ جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ”فیضانِ رَمَضان“ پڑھئے۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اعتکاف کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی، مجلسِ اعتکاف کے اس ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

aitekaf.pak@dawateislami.net

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے صوتی (Audio) اور صُوری (Video) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

شہزادۂ برہانِ ملّت مفتی محمد محمود احمد قادری کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

حضرتِ مفتیِ اعظم مدھیہ پردیش، محمودِ ملّت، شہزادۂ برہانِ ملّت محمد محمود احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اہلِ خاندان، مُریدین، مُتوسلین، اور تمام سوگواروں کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

مبلغِ دعوتِ اسلامی حیدر نُوری نے اِطلاع دی اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھی خبر ملی کہ حضرت 6 جمادی الاخریٰ 1439ھ بعُمْر 86 سال انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ میں حضرت مولانا محمد حامد رضا قادری رضوی صاحب اَطَالَ اللہُ عُمْرَہٗ سے بھی تعزیت کرتا ہوں (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے لئے دُعا فرمائی اور ان کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ روایت پڑھ کر سنائی:) حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوالی "شرحُ الصدور" میں نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: جب عالِم دنیا سے جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے علم کو کوئی شکل عطا فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے لئے اُنس کا ذریعہ بنتی ہے۔ (شرح الصدور، ص158)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شامی مظلوموں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی دعا

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 16 جمادی الاخریٰ 1439ھ کو مَدَنی مُذاکرے کے دوران شام کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دُعا کی اور فرمایا: ہم اپنے شامی مظلوموں کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ آج کل وہاں ظلم کی آندھیاں چل رہی ہیں، قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے اور شامیوں کو شہید کیا جارہا ہے، اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ یااللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! ملکِ شام کے مسلمان باشندوں پر رحم فرما۔ اے اللہ! ملکِ شام کے عاشقانِ رسول کی حفاظت فرما۔ جو بے چارے مظلوم شہید ہوئے ہیں سب کو بے حساب جنت میں داخلہ نصیب فرما۔ یااللہ! جو زخمی ہیں ان کو رُوبصحت کردے، ان مسلمان عاشقانِ رسول پر رحم فرما، دنیا بھر میں جہاں بھی مسلمان ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں اے اللہ! سب کی غیب سے مدد فرما، مسلمانوں کو ایک اور نیک بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تعزیت کے متفرق پیغامات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے رکنِ شوریٰ و نگران عطاری کابینات حاجی محمد امین عطّاری سے ان کی خالہ اور حاجی رفیق عطاری و برادران سے ان کی والدہ زبیدہ عطاریہ (زم زم نگر حیدر آباد)، مدنی چینل کے نعت خواں محمد عظیم عطاری مدنی کے دو مدنی منّوں (باب المدینہ کراچی)، سلیم شجر عطاری و برادران سے ان کے والد اطہر حسین (یوپی ہند)، سیّد رخسار اور سیّد عادل سے ان کے والدِ محترم قاضی سیّد حسین شاہ (ضلع گجرات)، حاجی محمود عطاری سے ان کی والدہ (باب المدینہ کراچی)، سیّد یاسر اور سیّد صادق سے ان کی والدہ (باب المدینہ کراچی)، حاجی معراج الدین و برادران سے ان کے والد حاجی نظام الدین، محمد طیب عطاری اور محمد جمیل عطاری سے محمد رمضان عطاری اور محمد رمضان عطاری کے بچوں کی نانی (ضیاکوٹ سیالکوٹ)، حاجی مُناف اُتارا سے ان کی نواسی (باب المدینہ کراچی) کے انتقال پر تعزیت اور لواحقین کو صبر کی تلقین فرمائی نیز مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے مسجد بنانے، مدنی قافلے میں سفر کرنے اور تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترغیب بھی دلائی۔

مدنی کلینک و روحانی علاج

ہارٹ اٹیک
Heart Attack

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح وطنِ عزیز پاکستان میں بھی مختلف بیماریوں کے اَعداد و شمار (Statistics) میں تشویش ناک حد تک اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان شُوگر کے مرض میں ساتویں، ٹی بی میں چھٹے، ہیپا ٹائٹس C میں دوسرے اور گُردے کے امراض میں دنیا میں آٹھویں نمبر پر ہے۔ **ہارٹ اٹیک کے اعداد و شمار** پاکستان میں سالانہ تین لاکھ افراد ہارٹ اٹیک کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں جبکہ دنیا میں تقریباً ہر 40 سیکنڈ کے بعد ایک فرد ہارٹ اٹیک کے سبب موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔ ہارٹ اٹیک کا شکار ہونے والے 60 فیصد افراد نیند کی حالت میں اس کا نشانہ بنتے اور پھر ہمیشہ کیلئے سوجاتے ہیں۔ ہارٹ اٹیک کے بعد 100 میں سے تقریباً 50 مریض اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی خالقِ حقیقی سے جاملتے ہیں۔ **ہارٹ اٹیک کیا ہے؟** دل کا دورہ (Heart Attack) بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں بلکہ کئی بیماریوں کی علامت اور آخری مرحلہ (Final Stage) ہے۔ عموماً زیادہ چکنائی والی غذاؤں کے بکثرت استعمال سے خون گاڑھا ہوجاتا اور اس میں چکناہٹ کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے جو خون کی شریانوں میں چپکنے لگتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دل کی شریانیں سُکڑنے لگتی ہیں، ان میں خون کا بہاؤ کم ہوجاتا ہے اور متعلقہ مقام پر صحیح مقدار میں خون نہیں پہنچ پاتا جس کے سبب دل اپنا کام دُرُست نہیں کرپاتا اور آخر کار دل کا دورہ پڑجاتا ہے۔ **علامات** سانس لینے میں تکلیف، سینے میں درد، بے ہوشی طاری ہونا، سیڑھیاں چڑھنے سے سانس پھُولنا، گھبراہٹ، ٹھنڈے پسینے اور غیر معمولی تھکاوٹ وغیرہ۔ دل کے دورے کی علامات کو قبل از وقت بھانپ لینے اور علاج کروانے سے جان بچنے کا امکان کافی حد تک بڑھ جاتا ہے۔ **اسباب** غیر متوازن غذا کا استعمال، شُوگر، ہائی بلڈ پریشر، سگریٹ نوشی، تمباکو، شراب نوشی اور نشہ آور اشیا کا استعمال، وغیرہ۔ ایک سروے کے مطابق دنیا بھر میں ایک فیصد سے بھی کم افراد متوازن غذا (Balanced Diet) استعمال کرتے ہیں۔ **احتیاطی تدابیر** اگر آپ دل کے اَمراض اور ہارٹ اٹیک سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو متوازن غذا کا استعمال فرمائیں ◄ ہر قسم کی نشہ آور اشیا کے استعمال سے اجتناب فرمائیں ◄ ذہنی تناؤ (Stress) سے بچنے کی کوشش کریں ◄ پیدل چلنے اور ورزش (Exercise) کو اپنے معمولاتِ زندگی کا حصّہ بنائیں۔ (بلڈ پریشر یا شُوگر وغیرہ کے مریض ڈاکٹر کے مشورے سے ورزش کریں) **دل کے اَمراض کی پہچان** تیز قدموں کے ساتھ مسلسل آدھا یا پون گھنٹا پیدل چلیں، اگر اس کے نتیجے میں سانس لینے میں تکلیف اور سینے میں درد محسوس ہو یا سینہ بھاری ہوجائے تو فی الفور دل کے ڈاکٹر (Cardiologist) سے مشورہ کرکے دل کی بیماری کے مختلف ٹیسٹ وغیرہ کروالیں۔ **چیک اپ کروالیں** جن کے والدین یا قریبی رشتے داروں میں سے کسی کو بلڈ پریشر، شُوگر یا دل کا کوئی مرض لاحق ہو تو انہیں 24، 25 سال کی عمر میں ان

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

امراض کے ٹیسٹ کروالینے چاہئیں جبکہ 40 سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد تو ان اَمراض کے حوالے سے مکمل چیک اپ کروانا ضَروری ہے۔ **امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی پھول** پڑا، فاسٹ فوڈ اور مُرغّن غذائیں کھانے سے خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھتی ہے، کولیسٹرول کے اثرات شریانوں (یعنی خون کی چھوٹی چھوٹی رگوں) کو سخت اور تنگ بھی کرتے ہیں، جس سے براہِ راست دل کو نقصان پہنچنے کا ہر وَقت اِمکان رَہتا ہے۔ اگر مریض کو ساتھ میں شوگر بھی ہو اور وہ سگریٹ کا بھی عادی ہو تو فالج اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے ■ دل کے اَمراض کا تعلّق اگرچہ زیادہ کھانے سے بھی ہے مگر تَفَکُّرات (Tensions) کے سبب بھی دل کا دورہ پڑ سکتا اور انسان کا ہارٹ فیل ہو سکتا ہے ■ اگر آپ صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو ہر کھانے، سالن میں تیل مصالحہ معمول سے آدھا اور چائے میں چینی بھی آدھی ڈالنے کی تاکید ہے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے صحّت بہتر اور اسلامی تعلیم کے مَدَنی مقصد کے حُصُول میں سَہولت رہے گی ■ اگر جوانی ہی سے مَیدہ، چکناہٹ اور مٹھاس والی چیزوں کا اِستعمال کم کر دیا جائے تو زندہ بچ جانے کی صورت میں بڑھاپے میں سَہولت ہو سکتی ہے۔ (فیضانِ سنت، ص 713،715، 618 بتغیر) **ہارٹ اٹیک سے بچاؤ کا گھریلو نسخہ** چھوٹی الائچی: 25 گرام، نرکچور: 25 گرام، مغزِ کشنیز: 25 گرام، اسَرول: 12 گرام۔ ان چاروں کو صاف کر کے کوٹ یا پیس کر رکھ لیں اور 2 سے 3 ہفتے مسلسل ایک ایک چائے کا چمچ صبح و شام عرقِ گلاب یا سادہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ **فوائد** کولیسٹرول، خون کے گاڑھا پن، چربی بڑھ جانے، انجائنا، دل میں درد یا دیگر علامات کے سبب ہارٹ اٹیک کا خدشہ ہو تو اس دوا کے استعمال سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہارٹ اٹیک اور دل کے دیگر امراض سے حفاظت رہے گی۔ **دل کی بیماریوں کے 3 گھریلو علاج** (1) روزانہ لال انگوروں کا رس آدھا گلاس پئیں۔ (2) روزانہ 2 یا 3 گلاس گاجر کا رس پئیں۔ (3) دل کے مریض کے لئے موسمبی اور کینو بہت مفید ہیں۔ **نوٹ** شوگر کے مریض مذکورہ بالا گھریلو علاج اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کئے بغیر استعمال نہ کریں نیز کوئی بھی علاج طبیب (ڈاکٹر) یا حکیم کے مشورے کے بغیر ہرگز نہ کیجئے۔ **روحانی علاج** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ 75 بار پڑھ کر دل اور سینے کے مریضوں کے سینے پر دم کرنا بِفَضْلِهٖ تَعالٰی مُفید ہے۔ **خوشی یا غم کی خبر حکمتِ عملی سے دی جائے** کسی بڑی خوشی یا غم کی خبر کا اچانک ملنا بھی ہارٹ اٹیک کا سبب بن سکتا ہے۔ کسی کے جوان بیٹے کا اچانک انتقال ہو گیا یا اور کوئی ایمرجنسی ہو گئی تو والدین یا دیگر قریبی عزیزوں کو اس کی خبر حکمتِ عملی کے ساتھ دی جائے مثلاً کچھ تمہیدی جملے کہے جائیں یا انہیں ذہنی طور پر تیّار کر کے بتایا جائے۔ کیونکہ اس طرح کے واقعات موجود ہیں کہ حادثے یا انتقال کی اچانک خبر ملنے پر ماں، باپ یا قریبی عزیز ہارٹ اٹیک کا شکار ہو گیا۔

حکایت 18 محرم الحرام 1427ھ بمطابق 17 فروری 2006ء بروز جُمُعَۃُ المبارک مفتیِ دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق عطّاری مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے بابُ المدینہ کراچی میں وصال فرمایا۔ شیخِ طریقت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مفتیِ دعوتِ اسلامی سے قلبی وابستگی تھی، ان دنوں آپ بیرونِ ملک تھے اور ان کے وِصال کے دن آپ نفلی روزے سے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت کے ہمراہ موجود اسلامی بھائی نے انتقال کی خبر ملنے پر حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے آپ کو فوراً اطلاع نہیں دی بلکہ افطار وغیرہ سے فراغت کے بعد آپ کو بتایا۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بیماریوں سے بالخصوص دل کے تمام اَمراض سے محفوظ فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینہ پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

(ذوقِ نعت، ص146)

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

لہسن (Garlic) اور اس کے فوائد

لہسن کئی کھانوں کا اہم ترین جز سمجھا جاتا ہے۔ یہ گرم ہوتا ہے اسی لئے طبّی ماہرین نے اسے سردی سے بچاؤ کے لئے بہترین ٹانک (Tonic) قرار دیا ہے۔ لہسن کئی طبّی فوائد کا حامل ہے، اس کے 4 فوائد ملاحظہ کیجئے:

سردیوں میں لہسن کے استعمال سے نزلہ، زکام اور کھانسی سے بچاؤ رہتا ہے۔ لہسن ایک قدرتی اینٹی بائیو ٹکس (Antibiotics) ہے، پیٹ میں موجود مُضر اور بیماری پیدا کرنے والے بیکٹریا (Bacteria) کو ختم کرتا ہے جس سے آپ رہیں صحت مند اور کئی بیماریوں سے محفوظ۔ دمہ اور سانس کی کئی بیماریوں، آنتوں کی بیماریوں، امراضِ جلد، ہائی بلڈ پریشر، فالج، لَقوہ، رعشہ، نِسیان، کینسر، ٹی بی، دردِ سر، دانتوں کے درد، گلے کی گلٹھی، جسمانی کمزوری، آواز بیٹھنا، تپ دق، اور مرگی جیسے بے شمار امراض ٹھیک کرنے کی صلاحیت رکھنے کے ساتھ ساتھ ذیابیطس کے مرض سے بھی حفاظت کرتا اور کولیسٹرول کی سطح نیچی رکھتا ہے۔ خون کو پتلا کرتا ہے جس سے آپ کا نظامِ دورانِ خون تیز رہتا ہے نیز اگر خون کی شِریانیں بند ہونے لگیں تو روزانہ نہار منہ لہسن کا استعمال کریں، بہت جلد طبیعت بحال ہوتی محسوس ہوگی۔

(پھلوں سبزیوں کے فوائد، ص112، وغیرہ)

نوٹ: کچا لہسن کھانے سے منہ میں بُو پیدا ہوجاتی ہے لہٰذا جب تک بو باقی ہو مسجد میں جانا جائز نہیں کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/648 ملخصاً)

اِسٹابری (Strawberry) اور اُس کے فوائد

سرخ رنگ کا یہ لذیذ پھل دیکھنے میں جتنا خوبصورت ہے انسانی صِحّت کے لئے بھی اُتنا ہی فائدہ مند ہے۔ اس کا مزاج سرد ہوتا ہے۔ اِسٹابری کے 9 فوائد درج ذیل ہیں:

اِسٹابری کا استعمال امراضِ قلب اور شوگر (Diabetes) سے تحفُّظ دیتا ہے۔ اِسی وجہ سے طِبّی ماہرین نے اِسے دِل کی صحت کے لئے بہترین پھلوں میں سے ایک پھل قرار دیا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر، خراب کولیسٹرول میں بھی مفید ہے۔ اِسٹابری میں موجود ایک جُزْ Ellagic Acid اِنسدادِ کینسر کی خصوصیت رکھتا ہے اور کینسر کے خَلْیوں کی نَشْوونُما کو روکتا ہے۔ اِسٹابری کھانا گلے کے کینسر میں مفید ہے۔ اِسٹابری آنکھوں کی بینائی کو تقویّت بخشتی اور موتیا کے مرض سے نجات کا باعث ہے۔ جسم کے دِفاعی نِظام کو مضبوط اور طاقتور بناتی ہے جس کی بدولت امراض سے دفاع بھی مضبوط ہوتا ہے۔ اِسٹابری قبض اور آنتوں کے ورم سے بچاتی ہے۔ اِسٹابری جِلد نرم و ملائم اور چہرہ تر و تازہ رکھتی اور عُمر بَڑھنے کے ساتھ جُھرّیاں پڑنے کے عمل کو کم کرتی ہے۔ اِسٹابری جوڑوں کی سوجن اور وَزْن کنٹرول (Control) رکھتی ہے۔ (رسائلِ طب، 2/212، وغیرہ)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

عُلمائے کرام اور دیگر شخصیّات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) مولانا محمد عصمت اللہ سیالوی (صدر جماعتِ اہلِ سنّت، جہلم): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مسلسل مطالعہ کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ مَاشَآءَاللہ! ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلّق رکھنے والے مسلمان کے لئے انتہائی نفع بخش، عقائد کی پختگی میں معاون، عملی زندگی کو سنوارنے اور سنّتوں کی ترغیب میں اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی جیسی عظیم تحریک کو ہر میدان میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اٰمین **(2) قاری محمد اعجاز** (ناظمِ اعلیٰ جامعہ نوریہ عظمت القرآن، منڈی بہاء الدین): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ موصول ہوا، اس کے مضامین کا مطالعہ دلی سکون کا باعث ہے۔ اس کی اشاعت پر امیرِ اہلِ سنّت حضرت ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری صاحب اور ان کی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ **(3) قاضی سیّد اعظم علی قادری نثاری** (سُرجانی ٹاؤن، کراچی): دعوتِ اسلامی کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ نظر سے گزرا، بڑے شوق، دلچسپی اور لگن سے پڑھا اس کے پہلے صفحے پر ”فریاد“ کے نام سے مضمون پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوئی۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(4) مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اہلِ سنّت کا ترجمان ہے جو مسلکِ اعلیٰ حضرت کا پرچار، دینِ اسلام کی تبلیغ اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت کو اُمّتِ مسلمہ تک پہنچانے میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ پاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو دن رات ترقی عطا فرمائے۔ (قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ) **(5)** فروری 2018ء کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپنی مثال آپ تھا، خاص طور پر ”مطالعہ ضَروری کیوں؟“ اور ”12 مدنی کام“ والا مضمون مدینہ مدینہ تھا۔ (ارشاد عطاری، باب المدینہ کراچی) **(6)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ذریعہ بہت علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے، خاص طور پر ہر مہینہ کی مناسبت سے شرعی مسائل کے جوابات اور بُزرگوں کے ایّام کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ (علی اکبر عطاری، باب الاسلام سندھ)

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(7) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سے مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب پڑھ کر میں نے نیّت کی ہے کہ میں بھی مَدَنی مذاکرہ دیکھا کروں گی۔ (آمنہ بنتِ امانت علی، سردار آباد فیصل آباد) **(8)** میں ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی برکت سے نماز پڑھنے، جھوٹ سے بچنے اور والدہ کی بات ماننے کا ذہن بنا ہے۔
(بنتِ یونس، مدرسۃ المدینہ طیبہ کالونی، مرکز الاولیاء لاہور)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(9) مَا شَآءَ اللہ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اتنا میٹھا اور اتنا مزیدار ہے کہ پڑھ کر مزہ آجاتا ہے اور دل کرتا ہے کہ پڑھتے ہی جائیں۔ (بنتِ عبد الغفور، منگووال، گجرات پاکستان) **(10)** مَاشَآءَاللہ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپنی مثال آپ ہے، اس کا مطالعہ کرنے سے دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔ اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین (بنتِ عمران عطّاریہ، باب المدینہ کراچی) **(11)** ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت پیارا لگا، پڑھ کر دلی سکون اور خوشی ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہ ماہنامہ قِیامت تک جاری رہے۔ اٰمین (اسلامی بہن، گوجرہ)

آپ کے سُوالات کے جوابات

نابالغ بچے کے عمرے کا مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ نابالغ بچہ اگر عمرے پر جائے تو وہ اِحرام کی نیت کیسے کرے اور کیا وہ اِحرام میں سِلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے؟

سائلہ: بنتِ افضل (میر پور خاص)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ بچے دو طرح کے ہوتے ہیں: 1 سمجھدار و عاقل جو پاکی و ناپاکی اور دینِ اسلام کے بارے میں معرِفت رکھتا ہو۔ 2 ناسمجھ و غیر عاقل جس میں مذکورباتوں کی سمجھ بوجھ نہ ہو۔

اگر بچہ عاقل و سمجھدار ہے تو احرام کی نیّت کے ساتھ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیۡكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ۔۔ پڑھنا) وہ خود ہی اپنی زبان سے کہے گا اس کی طرف سے اس کا ولی اِحرام کی نیت نہیں کر سکتا نیز اَفعالِ حج و عمرہ وہ خود ہی ادا کرے گا۔ رَمی (یعنی کنکر مارنا) وغیرہ کچھ چیزیں چھوڑ دینے کی صورت میں اس پر کفارہ نہیں۔ اگر ایسا سمجھدار بچہ حج کو فاسد بھی کر دے تو اس پر قضا واجب نہیں۔

اور اگر بچہ ناسمجھ ہے تو وہ اَفعال جن میں نیت ضروری ہے تو وہ ناسمجھ بچہ نہیں کر سکتا اس کی طرف سے اس کا وَلی یعنی باپ یا بھائی وغیرہ اِحرام کی نیت کرے اور تلبیہ کہے۔ نیت اس طرح کرے "اَحۡرَمۡتُ عَنۡ فُلَانٍ" یعنی فلاں کی طرف سے اِحرام باندھتا ہوں (فلاں کی جگہ اس بچے کا نام لے) اسی طرح لبیک بھی بچے کی طرف سے اس طرح کہے "لَبَّیۡكَ عَنۡ فُلَانٍ" (فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور آخر تک لبیک پڑھے)۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ دل میں نیت ہونا شرط ہے اور زبان سے نیت کر لینا مُستحب ہے، لہٰذا اگر زبان سے نیت نہ بھی کی ہو تو حَرَج نہیں جبکہ لبیک زبان سے کہنا ضروری ہے اور وہ بھی اتنی آواز سے کہ اگر سننے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو خود سُن لے۔

حالتِ احرام میں نابالغ بچہ خواہ سمجھدار ہو یا ناسمجھ دونوں کو سلے ہوئے کپڑے نہیں پہنائے جائیں، اسے بھی چادر اور تہبند پہنائیں اور اسے بھی ان تمام باتوں سے روکنا چاہیے جو مُحْرِم کے لیے ناجائز ہیں۔ البتہ سلے ہوئے کپڑے پہن لینے سے نابالغ بچے پر دَم لازم نہیں ہوگا۔

نوٹ: نابالغ بچے کے حج و عمرہ اور اِحرام سے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ کی حج و عمرہ پر لکھی گئی مایہ ناز کتابیں **"رفیق الحَرَمین"** اور **"رفیق المُعتمرین"** میں نابالغ کے حج و عمرہ سے متعلق مسائل کا مطالعہ کیجئے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب: ابوالحسن جمیل احمد عطاری

مُصَدِّق: عبدہ المذنب محمد فُضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "صدیق عطاری (ضلع میر پور خاص)، حمزہ صدیقی (باب المدینہ)، بنت غلام یٰسین (قصور)" انہیں مدنی چیک روانہ کر دیے گئے۔ درست جوابات: (1) 32 ہجری میں (2) حضرت سیدنا داؤد علیہ الصّلوٰۃ وَالسَّلام

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام

(1) بنت محمد شبیر (گجرات) (2) عبد المنان (مرکز الاولیاء لاہور) (3) غلام ربانی عطاری (کوٹلی) (4) محمد ادریس (خوشاب) (5) محمد گل باز (اسلام آباد) (6) محمد عبد الرحمن عطاری (خانیوال) (7) بنت ندیم عطاریہ (پاکپتن) (8) محمد فصیح عطاری (حیدرآباد) (9) محمد سالم ہاشمی (شکارپور) (10) محمد طیب (رحیم یار خان) (11) محمد اسامہ عطاری (باب المدینہ، کراچی) (12) فضیل رضا (گلزارِ طیبہ، سرگودھا)

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کی مدنی خبریں

● مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت 26 فروری 2018ء کو جامعات المدینہ کے اساتذہ وطلبۂ کرام کاسنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں بذریعہ ویڈیو لنک ملک وبیرونِ ملک جامعات المدینہ کے اساتذہ و طلبۂ کرام نے بھی شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور اراکینِ شوریٰ نے مدنی پھول عطا فرمائے۔ ● عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک بھر کے دارالافتاء اہلِ سنت کے مفتیانِ کرام اور ناظمین کا مدنی مشورہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے بھی شرکت فرمائی۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) کی مدنی خبریں

● مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد(فیصل آباد) میں مجلس فیضانِ مدینہ، مجلسِ صحرائے مدینہ، مجلس اصلاح برائے فنکار، مجلس ائمہ مساجد، مجلس المدینہ لائبریری، مجلس مدرسۃ المدینہ اور مجلس مدنی قافلہ کے ذمہ داران کے مدنی مشوروں کا سلسلہ ہوا جن میں نگرانِ مجلس پاکستان، صوبائی ذمہ داران اور اراکینِ کابینات نے شرکت کی۔ پاک انتظامی کابینہ کے نگران حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطاری مدنی نے شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا ● مجلس عطیات بکس کے تحت 18 اور 19 فروری 2018ء کو ذمّہ داران کے سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ جس میں پاکستان کے علاوہ ہند، یوکے اور ساؤتھ کوریا کے ذمہ داران اسلامی بھائیوں نے ویڈیو لنک کے ذریعے شرکت کی۔ نگران پاک انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری، رکنِ شوریٰ محمد فاروق جیلانی اور مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے تربیت فرمائی۔

مساجد و مدارس کا افتتاح

● مجلس خدّام المساجد کے تحت کوٹ مصطفیٰ آباد (تھرپارکر، باب الاسلام سندھ) میں **فیضانِ مدینہ** مسجد ● ٹنڈو الٰہ یار (باب الاسلام سندھ) میں **فیضانِ زم زم** مسجد ● ماڈل ٹاؤن میلادِ مصطفیٰ (کھرڑیانوالہ ضلع سردارآباد فیصل آباد) اور ● احمد ٹاؤن شیخوپورہ میں جائے نماز کا افتتاح ہوا، جبکہ ● لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) میں مدرسۃ المدینہ **فیضانِ عطّار** کا افتتاح کیا گیا اس پُرمسرت موقع پر رُکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا۔

اعراسِ بزرگانِ دین پر مدنی کام

مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت ● حضرت علّامہ قاری مُصلحُ الدین صِدّیقی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوالی (باب المدینہ کراچی) ● **شہزادۂ غوث الوریٰ** حضرت سید سخی عبد الوھاب شاہ جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (زم زم نگر حیدرآباد) ● **حافظِ ملّت** حضرت حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (ڈھرکی، باب الاسلام سندھ) ● حضرت سیدنا سخی سلطان عبدالحکیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم (عبدالحکیم، ضلع خانیوال) وغیرہ جبکہ ہند میں ● حافظِ ملّت حضرت علّامہ مولانا شاہ عبد العزیز مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی اور ● آفتابِ الٰہ آباد سیّد منور علی شاہ بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے مزار شریف پر حاضری دی۔ عرس کے دوران قراٰن خوانی، سنّتوں بھرے اجتماعات، 15 سے زائد مدنی قافلوں، 54 سے زائد مَدَنی حلقوں، 85 سے زائد چوک درس اور دیگر مَدَنی کاموں کا سلسلہ بھی رہا۔

مجلس المدینۃ العلمیہ کی کاوشیں

فروری 2018ء میں 7 کتب شائع ہوئیں: 1 نجات دلانے والے اعمال کی معلومات 2 معرفۃُ القراٰن جلد 5 (3) تفسیر سورۂ نور 4 تفسیرِ بیضاوی مع حاشیتہ الجدیدۃ مقصود الناوی 5 فیضانِ ریاض الصالحین جلد 2 6 تنگدستی اور رزق میں بے برکتی کا سبب (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط 27) 7 اللہ والوں کی باتیں جلد 6۔ اشاعت کے لئے بھیجی جانے والی 11 کتب و رسائل: 1 نعت خوانی کے متعلق سوال جواب (فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط: 32) 2 بعد فجر مدنی حلقہ 3 دلچسپ سوالاً جواباً حصہ 2

4 برائی کا بدلہ اچھائی سے دیجئے(فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:33) 5 صحابیات اور شوقِ عبادت 6 شیطان کے لئے زیادہ سخت کون؟(فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:34) 7 مدرسۃ المدینہ بالغان 8 الفوزالکبیر 9 طریقۃ جدیدۃ 1 تا 3 10 تبرکات کا ثبوت (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:36) 11 سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟(فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:37) **مکتبۃ المدینہ کا بستہ** پاکستان کی مشہور یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف ایجوکیشن (مرکزالاولیاء لاہور) میں کتاب میلا(Book Fair) منعقد ہوئے جن میں مکتبۃ المدینہ کا بستہ (Stall) بھی لگایا گیا۔

دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کی مدنی خبریں

● مجلس وُکلا کے تحت راولپنڈی کورٹس ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری، شیخوپورہ کی ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری جبکہ وزیر آباد کی بار ایسوسی ایشن میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکا کو مدنی پھول دیئے۔ ● مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد اور گجرات(پنجاب) میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے ● مرکزالاولیاء لاہور میں قذافی اسٹیڈیم کے قریب ایک ہال میں ڈاکٹرز اور پروفیشنلز کے درمیان رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، جبکہ ● گیم ڈیولپمنٹ کے سافٹ ویئر ہاؤس میں سافٹ ویئر انجینئرز، چیف انفارمیشن آفیسرز، سافٹ ویئر کوالٹی آفیسرز ہیومن ریسورسز مینجمنٹ افسران سمیت دیگر ڈیویلپرز (Developers) اسلامی بھائیوں کے درمیان اور ● سندھ یونیورسٹی جامشورو باب الاسلام سندھ میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا۔ ● مجلس ڈاکٹرز کے تحت باب المدینہ کراچی کے جناح اسپتال میں مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ مجلس ڈاکٹرز ہی کے تحت مرکزالاولیاء لاہور میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے مین آڈیٹوریم میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قاضی سعید، یونیورسٹی مینجمنٹ اسٹاف،ڈاکٹرز اور میڈیکل اسٹوڈنٹس کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بیان فرمایا۔ ● مجلس تجہیز و تکفین کے تحت جامعۃ المدینہ فیضانِ ہاشم ٹھٹھوی(گھارو، باب الاسلام سندھ)، جامعۃ المدینہ ٹنڈو محمد خان، بِھٹ شاہ(باب الاسلام سندھ)، جُھڈو (باب الاسلام سندھ)اور زَم زَم نگر حیدرآباد میں ڈی وی ڈی اجتماعات اور مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا جن میں عاشقانِ رسول کو انتقال سے لے کر تدفین تک کے شرعی احکامات سکھانے کی کوشش کی گئی۔ ● مجلسِ تاجران اور مجلس رابطہ برائے تاجران کے تحت باب المدینہ کراچی میں واٹر پمپ،عائشہ منزل اور حیدری مارکیٹ میں رکنِ شوریٰ حاجی امین عطاری،ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطاری جبکہ خانیوال میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق جیلانی عطاری نے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا۔ نیز کثیر شہروں کی مارکیٹوں میں مدنی حلقوں،چوک درس اور مدنی دوروں کا سلسلہ رہا۔ ● مجلس نشر و اشاعت کے تحت وفاقی دار الحکومت اسلام آباد میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا، مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے مدنی پھول عطا فرمائے۔ اس مدنی حلقے میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے وابستہ شخصیات سمیت رکنِ شوریٰ حاجی وقار المدینہ عطاری بھی شریک تھے۔ ● مجلسِ حکیم کے تحت نیشنل کونسل فار طِب اسلام آباد، ہربل را مٹیریل کی پاپڑ منڈی مرکز الاولیاء لاہور میں اور رُکن نیشنل فار طِب کے گھر پر جبکہ 2 کالجز میں مدنی حلقوں اور نیکی کی دعوت کا سلسلہ رہا۔ ● مجلس عُشر واَطراف گاؤں کے تحت فروری 2018ء میں 12 مقامات پر فیضانِ نماز کورس ہوئے جن میں سینکڑوں عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

مجلس مُعاونت برائے اسلامی بہنیں ● مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت فروری 2018ء میں پاکستان میں 102 محارِم اجتماعات ہوئے جن میں تقریباً 1218 اسلامی بھائی شریک ہوئے،460 محارِم اسلامی بھائیوں نے 3 دن کے مدنی قافلہ میں سفر کیا،593 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کئے گئے۔

Faizan-e-Madina
Frankfurt(Offenbach),Germany

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں فروری اور مارچ 2018ء میں یوگنڈا میں چوک درس اور مدنی دورے کے دوران مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 11 غیر مسلم دامنِ اسلام میں آ گئے۔ ان کے اسلامی نام محمد حکیم، محمد اشرف، محمد اسلام، محمد علی، محمد عیسیٰ، محمد صدیق اکبر، محمد احمد، عبد الکریم، محمد اسلام اور محمد طاہر رکھے گئے۔ نیز ان تمام نو مسلم اسلامی بھائیوں کی اِسلامی تربیت کا اہتمام بھی کیا۔

اراکینِ شوریٰ کا بیرونِ ممالک سفر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین کا سنتوں کی خدمت اور دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے وقتاً فوقتاً بیرونِ ملک سفر کا سلسلہ رہتا ہے گزشتہ دنوں رُکنِ شوریٰ حاجی **یعفور رضا عطاری** نے 21 فروری 2018ء تا 5 مارچ 2018ء کو ملائیشیا اور تھائی لینڈ کا سفر فرمایا جہاں نیلائی، شیملین، کوالالمپور (Kuala Lumpur)، ملاکا (Malacca)، سٹی ون، سک سوات اور بنکاک (Bangkok) میں چیمبر آف کامرس، ایک ریسٹورنٹ، پاکستانی سفارتخانہ (Pakistan Embassy) اور اسلامک کمیونٹی ہال میں مدنی حلقوں اور سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت فرمائی اور ڈاکٹرز، تاجر حضرات، کارخانوں کے مالکان، ورکرز اور دیگر شخصیات اسلامی بھائیوں کو مدنی پھولوں سے نوازا 21 تا 28 فروری 2018ء کو رکنِ شوریٰ **سید لقمان باپو** نے سفرِ عمان میں جامع مسجد سلطان قابوس، عمان کے شہر صحار (Sohar) جبکہ مسقط کے علاقے السیب (Al-Seeb) اور الخوض (Al-khoud) میں مدنی حلقوں اور سنتوں بھرے اجتماعات میں بیان فرمایا اور عاشقانِ رسول کو مساجد بنانے اور آباد کرنے کا ذہن دیا 24، 25، 26 فروری 2018ء کو رکنِ شوریٰ مولانا **حاجی عبد الحبیب عطاری** اور رکنِ شوریٰ **محمد بلال رضا عطاری** نے خلیجی ملک میں ہونے والے تین دن کے سنتوں بھرے اجتماع میں کویت کے ذمہ داران کو 12 مدنی کاموں اور دیگر اخلاقی و معاشرتی موضوع پر مدنی پھول عطا فرمائے فروری 2018ء میں ملائیشیا کے شہر ملاکا میں رکنِ شوریٰ حاجی **رفیع عطاری** نے ایک مقامی درس گاہ "مدرسۃ الذاکرین" میں مدنی حلقے کے دوران ملائیشین اسلامی بھائیوں کو مدنی پھولوں سے نوازا 21 فروری تا 16 مارچ 2018ء کو رکنِ شوریٰ حاجی **محمد عماد عطاری مدنی** نے نیپال کا سفر فرمایا جہاں آپ نے مجلسِ تجہیز و تکفین اور مجلس مدنی مذاکرہ و ہفتہ وار اجتماع ذمہ داران جبکہ رکنِ شوریٰ **محمد اطہر عطاری** نے نیپال ہی میں شعبۂ تعلیم اور دارالمدینہ کے ذمہ داران کو مدنی پھول عطا فرمائے نیز مقامی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر بھی فرمایا فروری 2018ء میں رکنِ شوریٰ حاجی **محمد منصور عطاری** نے ایک خلیجی ملک میں عاشقانِ رسول کو اسلامی طرز پر زندگی گزارنے کے راہنما اصولوں سے متعلّق مدنی پھول عنایت فرمائے۔

مسجد کا افتتاح 2 مارچ 2018ء بروز جمعۃ المبارک جرمنی کے شہر

جواب دیجئے! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۹ھ

سوال (1) سب سے پہلے زراعت کس نے کی؟

سوال (2) امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے کتنے سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734
جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضان مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

فرینکفرٹ (Frankfurt) میں جامع مسجد فیضانِ مدینہ کا افتتاح کیا گیا۔ **جامعۃ المدینہ للبنات کا آغاز** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مارچ 2018ء میں برمنگھم (یوکے) میں جامعۃ المدینہ للبنات کی ایک نئی شاخ کا افتتاح ہوا جس میں "فیضانِ شریعت کورس" کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ یاد رہے! اس سے قبل جنوری 2018ء میں بریڈ فورڈ (یوکے) میں بھی جامعۃ المدینہ للبنات کا آغاز ہوا ہے۔ **کُتُب میلے میں مکتبۃ المدینہ کا بستہ** عُمان کے دار الحکومت مسقط میں عمان انٹر نیشنل ایگزیبیوشن سینٹر میں 22 فروری تا 3 مارچ ہونے والے عالمی کتب میلے (International Book Fair) میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ العربیہ کا بستہ (Stall) بھی لگایا گیا۔ رکنِ شوریٰ سید لقمان باپو نے بھی اسٹال کا دورہ فرمایا۔ جبکہ 28 فروری تا 04 مارچ 2018ء سبی بلوچستان میں ہونے والے عالمی کتب میلے میں بھی دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کا بستہ (Stall) لگایا گیا۔ **مجلس مدنی انعامات کے مدنی کام** مجلس مدنی انعامات کے تحت جُمادی الاُخریٰ 1439ھ میں بیرونِ ملک (ہند، یوکے، یونان، کینیا، بنگلہ دیش، عمان، عرب شریف، کویت، تنزانیہ، فرانس، سری لنکا، یوگنڈا) میں 509 مقامات پر یومِ قفلِ مدینہ اجتماعات ہوئے جس میں 12577 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی جبکہ ہند، یونان اور بنگلہ دیش میں ماہانہ 25ویں اور 26ویں کے 55 اجتماعات ہوئے جس میں 1509 عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔

سنتوں بھرے اجتماعات و مدنی حلقے اٹلی، نیپال، حیدر آباد دکن ہند کے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ، یوکے کے شہر بولٹن (Bolton)، نیپال کے شہر داماولی (Damauli) اور بھیروا (Bhairahawa) اور بنگلہ دیش کے مختلف شہروں میں سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ سیّد عارف علی عطّاری، رکنِ شوریٰ محمد اطہر عطّاری اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بیانات فرمائے۔ جبکہ ● مجلس مدنی انعامات کے تحت ہند کے شہر بڑودا (Baroda) ● مجلس تجہیز و تکفین کے تحت ہند کے شہر علی گڑھ، علی نگر ممبئی، فتح پور یوپی، فیروز آباد، متھرا (Mathura)، رضا نگر گجرات، اٹاوا (Ottawa) یوپی، کانپور، احمد آباد، اندور (Indore)، گوالیار (Gwalior) اور یوکے کے شہر لیوٹن (Leyton) میں مدنی حلقے لگائے گئے۔ ● مجلس تاجران کے تحت زمبابوے کے شہر ہرارے (Harare) اور ساؤتھ افریقہ کے شہر وِٹبینک (Witbank) میں تاجر کمیونٹی کے درمیان ● مجلس دار المدینہ کے تحت نیپال گنج میں قائم دار المدینہ کے اسلامی بھائیوں کے درمیان ● مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے تحت ہند کے مختلف مقامات پر جبکہ یوکے کے شہر اسٹیچ فورڈ (Stechford)، برسٹل (Bristol) اور ونسن گرین (Winson Green)، بارسلونا (Barcelona) اسپین، اٹلی کے شہر کارپی (Carpi) اور چیویتا ویکیا (Civitavecchia) میں قائم مدنی مراکز فیضانِ مدینہ اور یونان میں مدنی حلقوں کا انعقاد کیا گیا جن میں عاشقانِ رسول کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ **عاشقانِ رسول اور مدنی قافلے** دعوتِ اسلامی کے تحت کراچی سے ملائیشیا، عمان، کولمبو، نیپال اور خلیجی ممالک، آسٹریلیا کے شہر سڈنی (Sidney) یونان میں عاشقانِ رسول نے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کیا۔ جبکہ برمنگھم (U.K) سے ایک مدنی قافلے نے مصر کے شہر قاہرہ کی جانب سفر کیا جہاں اہلِ سنّت کی عظیم الشان دینی درس گاہ جامعۃ الازہر میں حاضری اور انتظامیہ و علمائے کرام بالخصوص مفتی ڈاکٹر محمد عبد الفضیل صاحب (جامعۃ الازہر، مصر) ڈاکٹر شیخ وائل محمود صاحب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر جامعۃ الازہر) اور مفتی شیخ ڈاکٹر عَمر و الوَردانی صاحب (مصر) سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا اِس مدنی قافلے میں برمنگھم کے پیرزادہ طیّب صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی بھی شریک تھے۔

جواب یہاں لکھئے

جواب (1): ____________________

جواب (2): ____________________

نام: ______________ ولد: ______________

مکمل پتہ: ____________________

____

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرُست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران نے حافظِ ملّت حضرت علّامہ شاہ عبدُ العزیز محدِّث مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کے عرس کے موقع پر مبارک پور یوپی ہند میں ان علمائے کرام سے ملاقات کی: عزیزِ ملّت علامہ عبدالحفیظ صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ (سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ) مولانا صاحبزادہ نعیم الدین عزیزی صاحب مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب مفتی محمد نسیم مصباحی صاحب مولانا عبدالحق مصباحی صاحب خیرُ الاذکیاء علامہ احمد مصباحی صاحب مولانا عبد المبین نعمانی صاحب مفتی بدر عالم مصباحی صاحب مبلغ اسلام مولانا شمسُ الہدیٰ مصباحی صاحب مفتی اظہار اشرفی صاحب مولانا صدرُ الوریٰ مصباحی صاحب مولانا مسعود برکاتی صاحب۔

نیز مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ اور دیگر ذمہ داران نے گزشتہ ماہ ان علما اور شخصیات سے ملاقات کی: مفتی ڈاکٹر محمد عبدالفضیل صاحب (جامعہ الازہر، مصر) ڈاکٹر شیخ وائل محمود صاحب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر جامعہ الازہر) مفتی شیخ ڈاکٹر عَمرو الوَردانی صاحب (مصر) سید احمد فازوی (ہیڈ آف فارن الازہر برانچز) حضرت مولانا ظفر محمود صاحب (مانچسٹر، یوکے) مفتی گل شہزاد ہزاروی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ فیض القراٰن حسن ابدال) مولانا سید ضیاءالحق سلطانپوری صاحب (شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ محمدیہ غوثیہ راولپنڈی) مفتی احمد رضا نوری صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ حویلی لکھا، بصیر پور شریف) مفتی محمد طاہر اکبری صاحب (مہتمم جامعہ انوار القراٰن منچن آباد) مولانا محمد اسمٰعیل بندیالوی صاحب (مدرس جامعہ نور الھدی فاؤنڈیشن، سردارآباد، فیصل آباد) مولانا قاری یاسین قادری صاحب (خطیب پیر بابا، بونیر سوات) مولانا عبدالکریم قادری صاحب (مدرس جامعہ انوار محمدیہ کاٹلنگ مردان) مولانا علی رضا قادری صاحب (مہتمم جامعہ احیاءالعلوم بورے والا) مفتی محمد عارف سعیدی صاحب (مہتمم جامعہ انوار المصطفیٰ، سکھر) صاحبزادہ عبد اللطیف قادری صاحب (مدرس جامعہ غوثیہ صدیقیہ بھرچونڈی شریف)۔

شخصیات سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ، مجلسِ تاجران اور دیگر ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ ان شخصیات سے ملاقاتیں کی: شاہ محمود قریشی (MNA) قمرزمان کائرہ (MNA) غلام احمد بلور (MNA) ڈاکٹر سکندر ناصر شاہ (انفارمیشن سیکرٹری سندھ) سینیٹر اسلام الدین شیخ انور خان (MNA) محمد عثمان ابراہیم (MNA، وفاقی وزیر برائے ہیومن ریسورس، گوجرانوالہ) رانا منور غوث خان (MPA) میاں طارق (MNA گوجرانوالہ) ڈاکٹر ذوالفقار بھٹی (MNA) ملک محمد شاکر جمشید اعوان (MNA) مہر غلام محمد علی (MNA) ملک غلام جیلانی ٹوانہ (DPO خوشاب) ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ (MPA) چوہدری حامد حمید (MNA) امیر تیمور (DPO لودھراں) سید بلال حیدر (ڈپٹی کمشنر بھکر) سینیٹر ظفر اللہ خان ڈھانڈلہ (بھکر) محمد توصیف (ایکشن بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ بھکر) واصق احمد (ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر) ملک محمد ظفر (ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت) امجد خان نیازی (MNA میانوالی) شاہد قریشی (کنٹری منیجر بحریہ ٹاؤن) عبد الحمید یوسفی (وائس پریزیڈنٹ سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن) قونصل جنرل احمر اسماعیل اور اسسٹنٹ مبین مہر (یوکے میں پاکستانی سفارتکار)۔

مدنی مراکز میں عُلَما و شخصیات کی آمد

بغداد شریف سے حضرت سیدنا جنید بغدادی اور حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے مزار شریف سے مُتَّصِل مسجد کے امام و خطیب و سجادہ نشین علامہ شیخ علی طارق الحنفی الرفاعی القادری

حفظہ اللہ نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں المدینۃ العلمیہ، مدرسۃ المدینہ آن لائن، شعبہ تراجم اور مدنی چینل کا دورہ فرمایا جبکہ ● حضرت مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب (سجادہ نشین چُورہ شریف) نے فیضانِ مدینہ G-11 (اسلام آباد) اور ● حضرت مولانا عارف نعمانی صاحب نے مبارک پور ہند میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے لئے لی جانے والی جگہ کا دورہ فرمایا۔ نیز ● سیاسی شخصیت جہانگیر خان ترین ● علی خان ترین کی فیضانِ مدینہ لودھراں ● جنید خانزادہ (سینئر صحافی اور مقامی نیوز چینل کے بیوروچیف زم زم نگر حیدرآباد) کی مدرسۃ المدینہ آن لائن اور ● لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن سے وُکلا اور کورٹ اسٹاف کے ایک وفد کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مرکزُ الاولیاء لاہور آمد ہوئی۔

مدنی مذاکرے، سنتوں بھرے اجتماع، مدنی حلقے اور مدنی قافلے میں شخصیات کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر شخصیات کے مدنی حلقوں اور سنتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ جاری رہتا ہے، گزشتہ ماہ ہونے والے مدنی حلقوں اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں ان شخصیات نے شرکت کی: ● حافظ عبدالمنان بیگ (ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر گلزارِ طیبہ سرگودھا) ● راجہ ظہور احمد صاحب (چیف آفیسر خوشاب) ● مہر انصر اقبال (کوٹ مومن) ● چوہدری طاہر رشید گجر (چیئرمین میونسپل کمیٹی کوٹ مومن) ● محمد الیاس (ایڈیشنل کمشنر گوجرانوالہ) ● حفیظ مرزا ملک (پروٹوکول آفیسر)۔ نیز دعوتِ اسلامی کے تحت اولڈ ہیم یوکے، اورنگ آباد مہاراشٹر ہند، جدہ عرب شریف، ایک خلیجی ملک اور ملائیشیا میں بھی سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں کا سلسلہ رہا۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز بابُ المدینہ (کراچی)، زم زم نگر حیدرآباد، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، گجرات، مدینۃ الاولیاء ملتان اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں 30 جُمادَی الاُولیٰ 1439ھ سے 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** جبکہ 14 جُمادَی الاُخریٰ 1439ھ سے 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کروایا گیا جن میں مجموعی طور پر تقریباً 425 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ ان دونوں کورسز میں ضروری شرعی احکام اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کام سکھانے کا سلسلہ ہوتا ہے **متفرق مدنی خبریں** زم زم نگر حیدر آباد میں ایک شخصیت اسلامی بہن نے مدنی حلقے میں شرکت کرنے کے بعد اپنے گھر میں سنتوں بھرا اجتماع کروانے کی نیت کی، انہیں رسالہ "غسل کا طریقہ" پیش کیا ● بابُ المدینہ (کراچی) میں حرمین گرامر اسکول میں مدنی حلقے اور پرنسپل صاحبہ سمیت عملے کی اسلامی بہنوں سے ملاقات کا سلسلہ ہوا، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور رسالہ "مقصدِ حیات" تحفۃً پیش کیا گیا۔ اسکول میں اب مدنی درس کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے ● سکرنڈ (بابُ الاسلام سندھ) میں ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے شاہ عبداللطیف پبلک اسکول کی پرنسپل صاحبہ سے ملاقات کرکے مدنی رسائل پیش کئے اور انہوں نے شخصیات اجتماع میں شرکت کی نیت کی۔

نماز کے چند ضروری مسائل

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

حدیث شریف میں ہے: جو شخص رکوع و سجود مکمّل نہیں کرتا نماز اسے کہتی ہے: "اللہ تجھے ہلاک کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا، پھر اس نماز کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔" (شعب الایمان، 3/144، حدیث:3140 ملتقطاً) نیز ایک روایت میں ہے: بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ عرض کی گئی: نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا: وہ جو رُکوع و سُجود مکمل نہ کرے۔ (مسند احمد، 8/386، حدیث:22705) آج کل نماز میں کی جانے والی عُمومی غلطیوں (Common Mistakes) میں سے کچھ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے چند **مَدَنی پھول** پیشِ خدمت ہیں:

❀ رُکوع میں جُھکنے کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنوں تک پہنچ جائے جبکہ مکمل رُکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، 1/513 مفہوماً) ❀ رکوع کے لیے جھکنا نماز میں فرض ہے اور وہاں کچھ ٹھہرنا یعنی اِطمینان سے رکوع کرنا واجب۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/75) ❀ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، رُوئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کرنے کی صورت میں پیشانی اور ناک کی ہڈی کو اتنا دَبانا ضروری ہے کہ دبانے سے مزید نہ دبے۔ اگر پیشانی اتنی نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوگی جبکہ ناک کی ہڈی اتنی نہ دبی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور اسے لَوٹانا واجب ہوگا۔ (عالمگیری، 1/70) ❀ سجدے میں پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے اور ہر پاؤں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ، 3/253 ملخصاً) ❀ رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے نیز اس دوران کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا بھی واجب ہے۔ (بہار شریعت، 1/518 ملخصاً، نماز کے احکام، ص218) ❀ ایک رُکن میں تین مرتبہ کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی ایک بار کُھجا کر ہاتھ ہٹایا پھر دوسری بار کُھجا کر ہٹایا اب تیسری بار جیسے ہی کھجائے گا نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائیگا۔ (بہار شریعت، 1/614 ملخصاً) ❀ امام سے پہلے مقتدی کا رُکوع و سُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا (مکروہِ تحریمی ہے) (بہارِ شریعت، 1/629) ❀ نماز میں چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ جبکہ بغیر چہرہ پھیرے بلا حاجت اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، 1/626 ملخصاً) (نماز کے مسائل تفصیلاً سیکھنے کیلئے "بہار شریعت" حصہ 3 اور "نماز کے احکام" کا مطالعہ فرمائیے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اِسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-936-8
0132019